Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 39

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

26/ذوالحجہ 1437 ہجری قمری 29/تبوک 1395 ہجری شمسی 29/ستمبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 23/ستمبر 2016 کو مسجد بیت الفتوح ، مورڈن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو، اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نُور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چُپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لیے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دُنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اُس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتتِ اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 99)

معاف کرنے کی معراج تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتی ہے

آپ کے عفو کی بے شمار مثالیں ہیں، آپ کا عفو ایسے معراج پر پہنچا ہوا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23/ستمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرتؐ نے ایک موقع پر حقیقی مؤمن کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ حقیقی مؤمن وہی ہے جو اپنے لئے جو چاہتا ہے وہی دوسرے کیلئے چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا رہنما اصول ہے جو دنیا میں ہر سطح پر گھر سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک پیار محبت اور صلح کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جھگڑوں کو ختم کرتا ہے دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ میں نے کئی موقعوں پر غیروں کے سامنے یہ بات رکھی تو بڑے متاثر ہوتے ہیں لیکن ہمارا مقصد صرف اچھی بات بتا کر لوگوں کو متاثر کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے عمل سے اس بات کی اور ہر اسلامی حکم کی خوبصورتی ثابت کرنا بھی ہے۔ ہمیں غیر سوال کر سکتے ہیں کہ بہت اچھی بات ہے لیکن بتاؤ تم میں سے کتنے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب موقع آئے تو خود غرضی نہیں دکھاتے۔ بات کی خوبصورتی تو اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب بات کہنے والا خود بھی اس پر عمل کر رہا ہو۔ لوگوں کو ہماری امتیازی خصوصیت تو تبھی پتا چلے گی جب ہمارے قول و فعل ایک جیسے ہوں گے۔ لوگ صرف بات سننے تک نہیں رہتے بلکہ ہمیں دیکھتے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا جو آنحضرتؐ نے مؤمن کے اعلیٰ اخلاق قائم کرنے کیلئے بتائی کہ تمہارے حقیقی مؤمن ہونے کا تب پتا چلے گا جب تمہارے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں گے تمہارے ایک دوسرے کیلئے جذبات اور احساسات کے معیار بلند ہوں گے اور وہ معیار کیا ہیں کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرو وہ دوسرے کیلئے پسند کرو۔ یہ نہیں کہ اپنے حقوق لینے کیلئے انصاف انصاف کی آوازیں بلند کرتے رہو اور دوسروں کے حقوق دیتے وقت منفی رویہّ دکھاؤ۔

ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو ہم جب اپنے لئے یہ چاہتے ہیں کہ ہماری غلطی معاف ہو اور ہم سے کوئی مؤاخذہ نہ ہو ہمیں سزا نہ ملے تو پھر جب کوئی دوسرا غلطی کرتا ہے جس سے ہم متاثر ہو رہے ہوں پھر ہمیں اس کیلئے بھی اگر وہ کوئی عادی مجرم نہیں ہے بار بار وہ غلطیاں نہیں دہرا رہا تو یہی رویہّ اپنانا چاہئے کہ معاف کر دیں۔ ہاں اگر کسی غلطی سے جماعت یا قومی مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہو تو پھر یہ فردی غلطی نہیں ہوتی اور اس کا جرم پھر قومی جرم بن جاتا ہے اور پھر ایسے لوگوں کا فیصلہ بھی ادارے کرتے ہیں کوئی شخص نہیں کرتا۔

بہرحال میں یہ بات کر رہا ہوں کہ معاشرے کے روزمرہ کے آپس کے معاملات میں جو ہم اپنے لئے حق سمجھتے ہیں وہ دوسرے کو بھی حق دیتے ہیں یا نہیں یا دینے کی ہماری سوچ ہے یا نہیں اور اس میں بنیادی اکائی گھر ہے دوست احباب ہیں بہن بھائی ہیں دوسرے رشتہ دار ہیں۔ جب چھوٹے پیمانے پر اپنے چھوٹے سے حلقے میں یہ سوچ ہوگی تو پھر معاشرے میں وسیع طور پر بھی یہی سوچ پھیلے گی۔ خود غرضیاں ختم ہوں گی حق دینے کی باتیں زیادہ ہوں گی معاف کرنے کے رجحان بڑھیں گے سزا دینے یا دلوانے کے رجحان میں کمی ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ظاہری حقوق اور ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ معاف کرنے کے رجحان کو بھی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس میں پہلے تو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حق کی ادائیگی کے لئے خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو ضرورتمند ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محسنین کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اپنے جذبات پر بھی کنٹرول رکھنے والے۔ یہ بات کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ ہر قسم کے غصہ اور بدلے کے جذبات کو دل سے نکال دیا جائے یہ بہت بڑی بات ہے۔ جب غصہ بھی نہ آئے اور بدلہ لینے کے جذبات بھی دل سے نکل جائیں اور نہ صرف یہ کہ غصہ کے جذبات کو نکال دیا جائے بلکہ غلطی کرنے والے پر کچھ احسان بھی کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مؤمن میں یہ باتیں پیدا ہوں۔ روایات میں حضرت حسنؓ کا ایک واقعہ آتا ہے کہ آپ کے ایک غلام نے کوئی غلطی کی اس پر آپ کو بڑا غصہ آیا اور سزا دینا چاہتے ہی تھے کہ اس غلام نے آیت کا یہ حصہ پڑھا **والکاظمین الغیظ**۔ اور وہ جو غصہ دباتے ہیں۔ اس پر حضرت حسنؓ نے سزا دینے کیلئے جو ہاتھ اٹھایا تھا اسے نیچے گرا لیا۔ اس پر غلام نے کہا **والعافین** یعنی ایسے لوگ لوگوں کو معاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس پر حضرت حسنؓ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ اس بات پر غلام نے کہا کہ **واللہ یحب المحسنین** کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اس پر انہوں نے اس غلام کو کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔ جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے حوالے سے ایک جگہ فرماتے ہیں: یاد رکھو جو شخص

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط (5)

حضور کی mta سے استفادہ کی تلقین

”اللہ تعالیٰ نے mta کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے“

گزشتہ چند شماروں سے ہم پیارے آقا سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایم ٹی اے سے استفادہ کے متعلق ارشادات پیش کررہے ہیں۔ حضور ہمیں خصوصیت کے ساتھ ایم ٹی اے سے استفادہ، ایم ٹی اے سے جُڑنے اور ایم ٹی اے سے وابستہ ہوجانے کی تلقین فرمارہے ہیں۔ اور یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ ایم ٹی اے سے وابستہ ہوئے بغیر نہ تو ہم خلیفہ وقت کے خطبات وخطابات سن سکتے اور نہ آپ کے ہدایات وارشادات سے آگاہ ہوسکتے ہیں اور نہ اُن پر عمل پیرا ہوسکتے ہیں۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ جب تک ہم آپ کے ارشادات سُنیں گے نہیں تو اس پر عمل کی بھی توفیق نہیں مل سکتی۔ پس آج خلافت سے وابستگی کا ایک اہم ذریعہ ایم ٹی اے ہے۔ ایم ٹی اے سے وابستہ ہوئے بغیر ہم خلافت سے حقیقی وابستگی پیدا نہیں کرسکتے۔ اور جب خلافت سے وابستگی نہیں ہوگی تو ہماری اور ہماری نسلوں کی روحانی تربیت بھی نہیں ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں ایم ٹی اے سے وابستہ ہونے کی بار بار تلقین فرمارہے ہیں۔ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں
باقاعدگی سے ایم ٹی اے پر خلیفہ وقت کے خطبات، خطابات سنیں

قائد تربیت نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آئرلینڈ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تربیتی پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ :

”سب سے پہلے نماز کی طرف توجہ دیں۔ سب انصار باقاعدگی سے پانچوں نمازیں ادا کرنے والے ہوں۔ پھر ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں۔ باقاعدگی سے ایم ٹی اے پر خلیفہ وقت کے خطبات، خطابات سنیں اور دوسرے پروگراموں سے بھی استفادہ کریں۔ حضور انور نے فرمایا: گھروں میں ایم ٹی اے باقاعدہ دیکھیں۔ اس میں مختلف پروگرام آرہے ہوتے ہیں جن میں کوئی نہ کوئی اصلاحی، تربیتی، پہلو بیان ہوجاتا ہے۔ جو اپنا اثر رکھتا ہے۔“

(نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آئرلینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ، 28 ستمبر 2014، بدر 13 نومبر 2014، صفحہ 12، کالم نمبر 4)

......☆......☆......☆......☆......☆......

زیادہ سے زیادہ لوگوں کو mta سے منسلک کریں اور میرا خطبہ جمعہ باقاعدہ سنیں
آپ کے پاس اس کا ڈاٹا ہونا چاہئے کہ کون سے لوگ ہیں جو
باقاعدہ خطبہ سنتے ہیں اور کون سے ایسے ہیں جو اس میں کمزوری دکھا رہے ہیں

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

”نمازوں پر حاضری بڑھانے کیلئے نیشنل سیکرٹری تربیت، قائد تربیت، مہتمم تربیت اور دوسری جماعتوں اور مجالس کے شعبہ تربیت کا گراس رُوٹ لیول پر کام کرنا ضروری ہے اور نمازوں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں اور پھر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ایم ٹی اے سے منسلک کریں اور میرا خطبہ جمعہ باقاعدہ سنیں حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس اس کا ڈاٹا ہونا چاہئے کہ کون سے لوگ ہیں جو باقاعدہ خطبہ سنتے ہیں اور کون سے ایسے ہیں جو اس میں کمزوری دکھا رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: ایم ٹی اے پر مختلف پروگرام آتے ہیں۔ ہر ایک اپنے دلچسپی کے پروگرام دیکھ سکتا ہے۔“

(نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ، 28 ستمبر 2014، بدر 13 نومبر 2014، صفحہ 12، کالم نمبر 4)

......☆......☆......☆......☆......☆......

کیا مائیں اپنے بچوں کو ایم ٹی اے کے پروگرامز دکھاتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا:

”ماؤں سے بھی پوچھنا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے کیا کررہی ہیں؟ کیا وہ اپنے بچوں کو قرآن کریم سکھا رہی ہیں؟ کیا وہ اپنے بچوں کو ایم ٹی اے کے پروگرامز دکھاتی ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس طرف توجہ دیں۔“

(نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ، 31 مارچ 2013، بدر 11 جولائی 2013، صفحہ 9، کالم 1)

......☆......☆......☆......☆......☆......

ہر احمدی کو، نوجوان کو، مرد ہو عورت ہو mta سے جوڑنے کی کوشش کریں
نظامِ جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 16/اگست 2013 میں فرماتے ہیں :

”دوسری بات تربیت کی ہے اور وہ افرادِ جماعت کا خلافت کے ساتھ تعلق ہے۔ خلافت کے ساتھ تعلق میں آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح alislam ویب سائٹ ہے۔ پس ان سے بھی جوڑنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو، نوجوان کو، مرد ہو عورت ہو جوڑنے کی کوشش کریں اور نظامِ جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے۔ مخلصین اور باوفا مخلصین کی بہت بڑی تعداد ہے جو بڑی کوشش سے آتے ہیں اور یہاں مسجد میں آکر بھی خطبہ سنتے ہیں اور دُنیا میں مختلف جگہوں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بھی سنتے ہیں اور باقاعدگی سے سنتے ہیں، بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ دو تین دفعہ سنتے ہیں۔ لیکن ایک ایسی تعداد ہے جو نہیں سنتی...... جب اُنہیں توجہ دلائی جاتی ہے تو پھر اُنہیں شرمندگی کا احساس بھی ہوتا ہے اور توبہ واستغفار بھی کرتے ہیں اور آئندہ سے جماعت سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

پس یہ یاددہانی کروانا اور نگرانی بھی رکھنا یہ جو جماعتی نظام ہے، سیکرٹریان، مبلغین اور ذیلی تنظیمیں ہیں، ان سب کا کام ہے کہ خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں۔ دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو جو پہلے ہی ہے اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔ جب اُن کو سمجھایا جائے تو یہ لوگ مزید نکھر کے سامنے آتے ہیں۔ اگر کوئی گرد پڑ بھی گئی ہو تو وہ جھڑ جاتی ہے۔ اگر تربیت کا شعبہ مستقل خلیفہ وقت سے رابطے کی تلقین کرتا رہے اور خطبات اور جلسوں اور سارے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں تو جہاں خلافت سے مزید تعلق مضبوط ہوگا، وہاں تربیت کے بھی بہت سے مسائل حل ہوجائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔“

(خطبہ جمعہ 16/اگست 2013، اخبار بدر 24/اکتوبر 2013، صفحہ 5، کالم 1)

......☆......☆......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ نے mta کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے
اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں
خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 27/ستمبر 2013 میں فرماتے ہیں :

”یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دُوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ مَیں نے جائزہ لیا ہے بعض عہدیداران بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو اِن سے ضرور جوڑیں تاکہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔“

(خطبہ جمعہ 27 ستمبر 2013، اخبار بدر 5 دسمبر 2013، صفحہ 4، کالم 2)

......☆......☆......☆......☆......☆......

میں بار بار کہا کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے پر جو ہم اتنا خرچ کرتے ہیں تو
ہر احمدی کو روزانہ کچھ وقت مقرر کرکے اس کا کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور سننا چاہئے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا تھا ہم سال میں ایم ٹی اے پر ایک ملین پاؤنڈ خرچ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ہر روز ایم ٹی اے پر تقریباً تین لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اور یہ صرف اس لئے ہے کہ تا احبابِ جماعت امامِ وقت کے ارشادات واحکامات سے تازہ بتازہ آگاہ ہوتے رہیں۔ جماعت کی روحانی تربیت ہوتی رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6۔اکتوبر 2013 کو جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے اختتامی خطاب میں فرمایا :

”اگر آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے منسلک کرلیں گے تو ہر احمدی کا علم بھی بڑھے گا۔ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کا علم بھی بڑھے گا۔ اس لئے میں بار بار کہا کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے پر جو ہم اتنا خرچ کرتے ہیں تو ہر احمدی کو روزانہ کچھ وقت مقرر کرکے اس کا کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور سننا چاہئے۔“

(حضور انور کا جلسہ سالانہ آسٹریلیا سے اختتامی خطاب، 6۔اکتوبر 2013 بروز اتوار، اخبار بدر 5 دسمبر 2013 صفحہ 10 کالم 3)

......☆......☆......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر دل وجان سے عمل کرنے، حضور پُرنُور کی کامل اطاعت وفرمانبرداری اور خلافت سے کامل وابستگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گزشتہ اتوار اپنے تین دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا
جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں سارا سال کوششیں اور کام ہوتا ہے۔سینکڑوں رضا کار کچھ دن پہلے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں اور جب جلسہ شروع ہوتو پھر لگتا ہے کہ ایک دم میں اختتام بھی ہو گیا۔تین دن پلک جھپکنے میں گزر جاتے ہیں

یہ سب کارکن ہیں جن میں مرد بھی ہیں،عورتیں بھی ہیں،نوجوان لڑکیاں بھی ہیں،نوجوان لڑکے بھی ہیں،بچے بھی ہیں یہ سب شامل ہیں اور یہ سب لوگ جو ہیں یہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے شکریہ کے مستحق ہیں،خاص طور پر جو یہاں شامل ہو رہے ہیں اور عام طور پر دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو ان کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خدمت کرنے والوں کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی کے سننے اور دیکھنے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔پس یہ تمام کارکنان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔میں بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور خدمت کرنے کی توفیق پائی۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے

بعض غیر مسلم،غیر احمدی لوگ ایسے ہیں جو یہاں جلسے پر آتے ہیں اور یہاں کا ماحول دیکھ کر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو جاتے ہیں
پس بیشمار برکتیں ہیں جو جلسہ سالانہ کی ہیں اور اس کا اظہار اب ہر ملک کے جلسہ کے حوالے سے ہوتا ہے

جلسہ جرمنی پر بھی گزشتہ دو تین سال سے بیعت کرنے کا پروگرام رکھا جاتا ہے
اس سال چودہ ممالک سے تعلق رکھنے والے 83 عورتوں اور مردوں نے بیعت میں حصہ لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی

جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے مہمانوں کے جلسہ کے انتظامات،نظم وضبط اور اس کے پروگراموں سے متعلق نیک تأثرات اور اس کے نتیجہ میں ان کے خیالات میں پیدا ہونے والی پاکیزہ تبدیلیوں کا روح پرور تذکرہ

بعض لوگ جلسوں میں اس لئے آتے ہیں کہ احمدیوں کے اخلاق کو آزمائیں۔ان کی کمزوریوں کو تلاش کریں۔اس لئے ہر احمدی کو جلسوں میں خاص طور پر بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے اور عمومی طور پر لوگوں پر جلسہ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔لیکن بعض لوگوں نے بعض کمیوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور ان کی نشاندہی کی ہے

جلسہ کے دنوں میں جہاں ہم جلسہ کی برکات سے فیض پاتے ہیں اور اپنی تربیت اور غیروں کو تبلیغ کا باعث بھی بنتے ہیں وہاں ہمیں اپنی خامیوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے

جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائی ہے وہاں ہمیں،انتظامیہ کو اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ان کو تلاش کریں کہ کہاں کہاں ہماری کمزوریاں تھیں اور پھر جو کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں کہ لال کتاب بنائیں اس میں درج کریں اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں

اس دورہ کے دوران بعض مساجد کے سنگ بنیاد اور بعض کے افتتاح بھی ہوئے۔ان مواقع پر منعقدہ تقریبات میں شامل ہونے والے مہمانان کے تأثرات کا تذکرہ

جلسہ اور مساجد کے فنکشنز کی میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئیں۔ریڈیو،ٹی وی،اخبارات میں کوریج۔اندازاً 72 ملین افراد تک پیغام پہنچا

کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنے تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں

جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے
تربیتی پروگرام بنانے اور ان کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرنے کی تاکیدی ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09 ستمبر 2016ء بمطابق 09 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گزشتہ اتوار اپنے تین دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں سارا سال کوششیں اور کام ہوتا ہے۔سینکڑوں رضا کار کچھ دن پہلے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں اور جب جلسہ شروع ہو تو پھر لگتا ہے کہ ایک دم میں اختتام بھی ہو گیا۔تین دن پلک جھپکنے میں گزر جاتے ہیں۔شاید باہر رہنے والوں،دوسرے ملکوں کے لوگوں کا خیال ہو کہ جرمنی کا جلسہ تو بڑے بڑے تعمیر شدہ ہالوں میں ہوتا ہے یہاں ان کو سب کچھ بنا بنایا مل گیا۔یہاں رضا کاروں کا کیا کام ہوتا ہو گا یا کرتے ہوں گے۔لیکن اس کے باوجود کہ بڑے بڑے ہال ہیں بعض کام ہیں جو کرنے پڑتے ہیں اور بڑی محنت چاہتے ہیں۔وسیع ہال ہونے کے باوجود رہائش کے لئے،کھانا پکانے کے لئے،کھانا کھلانے کے لئے اور متفرق کاموں کے لئے عارضی انتظام کرنا پڑتا ہے جو اس مین بلڈنگ سے باہر ہوتا ہے۔مارکیز وغیرہ بھی لگانی پڑتی ہیں۔پھر ہال کے اندر بیٹھنے کا انتظام کرنا،آواز پہنچانے کا صحیح انتظام کرنا اس قسم کے بہت سے کام ہیں جو وقار عمل کے ذریعہ زیادہ تر خدّام اور لجنہ اور انصار بھی کرتے ہیں۔پھر جلسہ کے دنوں میں کھانا پکانا،کھانا کھلانا،صفائی کا انتظام کرنا،پارکنگ کا انتظام،سیکیورٹی کا انتظام،چیکنگ وغیرہ،مختلف قسم کی ساؤنڈ سسٹم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا،ایم ٹی اے جو علاوہ جلسہ گاہ سے کارروائی دکھانے کے سٹوڈیوز سے مختلف دلچسپی کے پروگرام بھی دے دیتے ہیں۔یہ سب کارکن ہیں جن میں مرد بھی ہیں،عورتیں بھی ہیں،نوجوان لڑکیاں بھی ہیں،نوجوان لڑکے بھی ہیں،بچے بھی ہیں یہ سب شامل ہیں اور یہ سب لوگ جو ہیں یہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے شکریہ کے مستحق ہیں،خاص طور پر جو یہاں شامل ہو رہے ہیں اور عام

طور پر دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو ان کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خدمت کرنے والوں کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی کے سننے اور دیکھنے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔

پس یہ تمام کارکنان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ میں بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ جلسہ جہاں ہماری تربیت کے سامان کرتا ہے، جلسہ پر شامل ہونے والوں کی خاص طور پر، اور ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا میں یہ پروگرام دیکھنے والوں کے لئے عام طور پر۔ وہاں غیر احمدی اور غیر مسلم مہمان جو جلسہ پر آتے ہیں اور یا پھر احمدیوں سے رابطے رکھنے والے ہیں اور اس وجہ سے ایم ٹی اے پر ہمارے پروگرام دیکھتے ہیں، بعض مخالفین بھی دیکھتے ہیں۔ اکثر اوقات پھر یہ جلسہ ان لوگوں کے لئے تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے، شامل ہونے والوں کے لئے بھی اور دنیا میں پھیلے ہوئے لوگوں کے لئے بھی۔ کئی احمدی اس کا اظہار کرتے ہیں کہ جلسہ کی وجہ سے ان کا تعلق ہمارے ساتھ مزید مضبوط ہوا ہے اور جماعت کو جاننے کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ بعض غیر مسلم، غیر احمدی لوگ ایسے ہیں جو یہاں جلسے پر آتے ہیں اور یہاں کا ماحول دیکھ کر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس بیشمار برکتیں ہیں جو جلسہ سالانہ کی ہیں اور اس کا اظہار اب ہر ملک کے جلسہ کے حوالے سے ہوتا ہے۔ جرمنی میں جو جلسے کے دوران غیروں پر اثر ہوا ان میں سے کچھ واقعات مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔

جلسہ جرمنی پر بھی گزشتہ دو تین سال سے بیعت کرنے کا پروگرام رکھا جاتا ہے۔ اس سال چودہ ممالک سے تعلق رکھنے والے 83 عورتوں اور مردوں نے بیعت میں حصہ لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ بعض بیعت کرنے والوں کے دل جلسہ کی کارروائی اور احمدیوں کے رویّے اور حسن سلوک دیکھ کر احمدیت کی طرف پھر گئے اور اس وجہ سے انہوں نے بیعت کر لی۔

بوسنیا سے آنے والے ایک مہمان ابراہیموو (Ibrahimov) صاحب کہتے ہیں کہ احمدیت ہی حقیقی سچائی ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ میرے خطبات کا ذکر کر کے کہتے ہیں کہ مجھ پر سب سے زیادہ اثر ان کے خطبات اور تقریروں کا ہوا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ میرا دل ہر لحاظ سے مطمئن ہوا اور مَیں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اب میں خلیفۃ المسیح کا ہی بن کر رہنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ مجھے ان کا قرب حاصل ہو۔ مجھے آپ لوگوں کی تنظیم، محبت اور امن نے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے۔

پھر ایک دوست ریاض صاحب یہاں رہتے ہیں جن کا تعلق عراق سے ہے کہتے ہیں کہ میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں دو عرب میٹنگز میں فیملی کے ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا جن میں آپ کے امام کے ذریعہ، یہاں جو مقامی امام تھے ان کے ذریعہ، جماعتی عقائد کا علم ہوا جو میرے لئے بالکل نئے اور حقائق پر مبنی اور دل میں اثر کر جانے والے تھے۔ پھر مجھے جلسہ سالانہ پر جانے کا موقع ملا۔ میرے لئے یہ منظر انتہائی حیران کن تھا کہ انتہائی تنظیم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف قومیتوں کے لوگ مگر اخوت اور بھائی چارے کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ کہتے ہیں مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی اور خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقے کے پاس نہیں ہے اس لئے سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردّد نہیں ہوا اور واپس آ کر جب ہم نے اپنے رشتہ داروں کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ لوگوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا، ہمیں کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ ہم بھی یہ تمام باتیں سن کر جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

پھر ایک اور دوست سلمان صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ سے ہوا۔ ان کے اخلاق سے مَیں بیحد متاثر ہوا ہوں۔ چنانچہ مَیں نے جماعت کے بارے میں جاننے کی کوشش کی۔ اسی سلسلہ میں جلسہ میں آیا۔ یہاں سب کچھ دیکھ کر میری دنیا بدل گئی۔ جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ ایسا منظم اجتماع مَیں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ لوگوں کے اخلاق، ان کا حسن سلوک اور پیار محبت کی فضا یہ تمام چیزیں آجکل دنیا میں سوائے احمدیت کے اور کہیں نظر نہیں آتی اور انہی چیزوں کو دیکھ کر میں آج جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ پس یہ حُسن اخلاق جو ہے اس کا بھی ایک احمدی کو ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ یہ تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔

پھر بوسنیا کے ایک مہمان تھے بائیرم (Bajram) صاحب انہوں نے بھی بیعت کی۔ کہتے ہیں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ جلسہ کے موقع پر مجھے احمدیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور جماعت کا زیادہ سے زیادہ تعارف حاصل ہوا۔ یہ جماعت سچی جماعت ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہے۔ جلسہ پر جب میں نے خلیفۂ وقت کی باتیں سنیں تو میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ خلیفہ وقت نے مجھے اپنے الفاظ سے اپنے قریب کر لیا۔ اب میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اس جماعت کا حصہ ہوں۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ اس پیغام کو آگے پھیلاؤں گا۔

پھر بیلجیم سے آنے والے ایک مہمان گربو صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسا عظیم الشان روحانی اجتماع ہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو لمبے عرصے سے جانتے ہیں۔ پہلے میں نے خط کے ذریعہ بیعت کی تھی مگر آج شوق اور ڈر کی وجہ سے میرا دل سینہ میں بڑی تیزی سے دھڑک رہا ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ میرے لئے ناقابل یقین بات ہے کہ آج خلیفہ کے سامنے بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ چودہ سال کی عمر سے مجھے یاد ہے کہ میں مولویوں سے احادیث سنتا تھا کہ مہدی منتظر آئیں گے۔ آج میری وہ خواہش پوری ہوگئی۔ میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

پس جلسہ خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے یا ماحول جو ہے وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ تقریریں جو ہیں وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور لوگوں کے دلوں پہ اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے ہمارا ہر عمل جو ہے، صرف تقریریں نہیں بلکہ ہر احمدی کا ہر عمل جو ہے اس کو اپنے عمل کو اس طرح بنانا چاہئے کہ غیروں پر بہترین اثر کرے۔ صرف دکھانے کے لئے نہیں بلکہ حقیقت میں ہمارا ہر عمل ہمارے دل کی آواز ہو، ہمارے عقیدے کی آواز ہو۔

جلسہ سالانہ پر یورپ کے مختلف ممالک سے غیر مہمان جو آتے ہیں وہ بھی بڑے متاثر ہو کر جاتے ہیں احمدی اگر نہیں بھی ہوتے تو متاثر ضرور ہوتے ہیں بلکہ بعض جماعت احمدیہ کے سفیر بن کر تبلیغ کا بھی کہتے ہیں۔ اس سال جرمنی کے جلسہ پہ جو وفود باہر سے آئے ان میں لتھوینیا، لاٹویہ، میسیڈونیا، بوسنیا، البانیا، رومانیہ، کوسووو، بلغاریہ، قازقستان، مالٹا، بیلجیم، کروشیا اور ہنگری سے لوگ آئے تھے۔ ان وفود کی میرے سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔

لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون ماریہ صاحبہ جو لیگل اکاؤنٹنسی سروس میں پراجیکٹ مینیجر ہیں، کہتی ہیں کہ جلسہ میں شامل ہونا میری زندگی کا ایک بہت اچھا تجربہ ہے۔ کام کے حوالے سے اکثر پاکستان، ایران، عراق اور دبئی کے لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے جو اسلام کو ماننے والے ہیں۔ مجھے میرے دوست اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کے ماننے والے ہیں اور اسلام دہشتگردی کا مذہب ہے۔ لیکن جلسہ میں شمولیت کے بعد مَیں یہ ماننے پر مجبور ہوں کہ مسلمان لوگ بہت اچھے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں۔ مجھے ان دنوں کے دوران یوں محسوس ہوا جیسے مَیں اپنے ہی گھر میں رہ رہی ہوں۔ اس لئے میں واپس جا کر اپنے دوستوں کی مسلمانوں کے بارے میں رائے کو تبدیل کروں گی۔

پھر لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان تومس چیپائتس (Thomas Cepaitis) کہتے ہیں یہ مرد ہیں جو لتھوینیا میں ایک علاقہ اوزوپس (Uzhupis) کے وزیر خارجہ ہیں کہتے ہیں۔ یہ ایک عظیم جلسہ ہے اور اس جلسہ نے اسلام کے بارے میں میرے تصورات کو ہمیشہ کے لئے بدل کر رکھ دیا ہے۔ مجھے اس سے قبل جماعت کا زیادہ تعارف نہیں تھا۔ جماعت کے لوگ بہت ہی مہمان نواز ہیں اور محبت کرنے والے ہیں۔ نمائش میں مختلف لوگوں کے ہاتھوں سے قرآن مجید لکھنے کا idea مجھے بہت اچھا لگا۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کو اکٹھا ہوتے دیکھ کر بھی بڑا اچھا لگا۔

پھر مراکش کے ایک نوجوان جلیل صاحب ہیں۔ یہ بیلجیم میں رہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے والد عبدالقادر نے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر بیعت کی تھی اور وہی انہیں یہاں جرمنی لے کے آئے تھے۔ کہتے ہیں میں پہلی بار کسی بھی جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ ایک نوجوان ہونے کے طور پر میں اپنے نوجوان بھائیوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسے موقعوں پر شامل ہوا کریں کیونکہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے اور مجھے اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ جب ہم نوجوان باہر سڑک پر چلتے ہیں تو سڑک پر چلتے لوگ شاذ ہی آپ کو سلام کرتے ہیں مگر یہاں اس جلسہ میں ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کرتا نظر آ رہا تھا اور یہ بات بڑی متاثر کن تھی۔ مَیں خدا تعالیٰ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے ایسا موقع عطا فرمایا اور مجھے اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ کہتے ہیں کہ میں شروع میں جب یہاں آیا تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں یہاں تین دن کیا کروں گا۔ مگر میں نے اس جلسہ کی تقریبات میں حصہ لیا اور یہاں کا بھائی چارہ اور پیار و محبت دیکھی تو مجھے پتا بھی نہیں لگا کہ یہ تین دن کہاں گئے۔ جلسہ کے تیسرے دن مَیں نے بیعت میں شمولیت کی۔

پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا میسیڈونیا وغیرہ سے آئے تھے۔ ایک عیسائی دوست ٹونی (Toni) آئے۔ کہتے ہیں کہ میرا تعلق صحافت سے ہے۔ مَیں قبل ازیں جلسہ سالانہ جرمنی اور یوکے میں شامل ہو چکا ہوں۔ پچھلے سال جب پہلی بار میں جلسہ میں شامل ہوا تو بہت متاثر ہوا تھا کہ اتنی تعداد میں لوگ ایک بڑے اجتماع میں شامل ہیں اور سب انتظامات احسن طریق پر ہیں۔ سب لوگ ڈسپلن کے ساتھ تھے۔ ایک دوسرے کے احترام کر رہے تھے۔ پہلے میں یہ سمجھا کہ یہ سب کچھ by chance ہے یا حقیقت میں سب کچھ ہو رہا ہے۔ اس سے مجھے کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ کہتے ہیں مجھے لگا جیسے یہ کوئی خواب ہے۔ یہ جلسہ انسانوں کا عظیم اجتماع ہے۔ پھر میں اگست میں انگلینڈ میں یوکے کے جلسہ میں شامل ہوا، اب دوبارہ جرمنی میں ہوں تو مجھے یقین ہوا کہ جلسہ کے انتظامات بڑے پرفیکٹ (perfect) ہیں۔ میری عمر باون سال ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں اس طرح منظم اجتماع نہیں دیکھا۔ میں نے جلسہ کے انتظامات میں کوئی کمی نہیں دیکھی، نہ یوکے میں نہ یہاں۔

صحافی بڑی تنقید کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن یہ احمدیت کی خوبصورتی ہے کہ ہر جگہ ان کو ایک سی چیز نظر آئی۔

پھر ایک غیر احمدی مسلمان صحافی سیناد (Senad) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جب میں نے جلسہ میں شامل ہونے کی حامی بھری تو میرا اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح کا جلسہ ہوگا اور اتنا کامیاب ہوگا۔ جلسہ کے دوران بہت سی باتیں ہیں جنہوں نے مجھ پر بہت مثبت اثر چھوڑا۔ زندگی میں پہلی بار میں نے دیکھا کہ ایک جگہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگ موجود ہیں، سب تہذیب یافتہ ہیں، کسی کے چہرہ پر غصہ یا نفرت کے آثار نہیں تھے کہ دوسروں کو کمتر سمجھیں۔ تمام لوگوں کا رویّہ میرے ساتھ بہت اچھا تھا۔ پھر کہتے ہیں خلیفہ کی تقاریر سے متاثر ہوا۔ بہت طاقتور تھیں جو سب پر اثر ڈال رہی تھیں۔ ان کی تقاریر لوگوں کے دلوں تک پہنچ رہی تھیں۔ میں صفائی کے معیار سے بھی حیران ہوا۔ ٹائلٹ ہر وقت صاف تھے جبکہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ تھے۔ اس بات نے خاص اثر مجھ پر چھوڑا۔ میرے ساتھ ایک دوست بھی آئے ہوئے تھے جو عیسائی ہیں۔ جلسہ کے آغاز سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ کہتے ہیں مَیں بہت متاثر ہوا۔ اب جبکہ میں اپنے تاثرات قلمبند کر رہا ہوں، میرا وہ ساتھی اسلام کے بارے میں کتب کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اسی طرح وہ جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی پڑھ رہا ہے اور میسیڈونیا کی جماعت نے جلسہ پر جو نظم پڑھی تھی وہ سن رہا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا جلسہ کا ماحول بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔

بوسنیا سے ایک دوست ڈاکٹر عادل تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات اور پروگرام اپنی نوعیت میں منفرد تھے۔ کہتے ہیں مَیں بحیثیت ایک ڈاکٹر گزشتہ پچیس سال سے مختلف پروگراموں میں شمولیت اختیار کرتا رہا لیکن اس قسم کے انتظامات اور نظم و ضبط مجھے کہیں بھی نظر نہیں آئے۔ کہتے ہیں اسلام کی بنیاد اطاعت اور نظم و ضبط پر ہے اور یہی بات مجھے یہاں جلسہ میں نظر آئی۔

ایک مہمان دانیال صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ جلسہ ہزاروں روحانی مردوں کو زندگی بخشنے والا جلسہ تھا اور ان روحانی مُردوں میں سے ایک مَیں بھی ہوں جسے جلسہ میں شامل ہو کر از سر نو روحانی زندگی عطا ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگرچہ مَیں کئی سالوں سے جماعت میں شامل ہوں مگر اس سے قبل دل نے اس روحانی تپش کو محسوس نہیں کیا تھا جو اس

جلسہ نے دی ہے اور اب مجھے اَز سرِ نَو روحانی زندگی عطا ہوئی ہے۔

پھر بوسنیا سے ایک غیر از جماعت نوریا صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں سے جلسہ کا ذکر سنا کرتا تھا لیکن مجھے خود شامل ہونے کی توفیق نہیں ملی۔ اس سال جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرے دل میں ایک عجیب کیفیت طاری ہے جو کہ خارج از بیان ہے۔ مَیں اندر سے بدل چکا ہوں۔

پھر لوگ کس طرح آزماتے ہیں یہ بھی دیکھیں۔ یہ نہیں کہ لوگ صرف آتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ہم آزما کے تو دیکھیں احمدی ہیں کیسے؟ کہاں کہاں ان میں نقص ہیں تا کہ اس نقص کو تلاش کیا جائے۔ تو عمار صاحب جو سیرین ہیں اور جرمنی میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں حقیقت میں مَیں جماعت کا مخالف ہوں۔ مَیں اس لئے آیا تھا کہ میں خامیاں دیکھوں گا اور پھر ان کو مشہور کروں گا۔ میں نے تین دن اپنا موبائل میز پر رکھے رکھا لیکن چوری نہیں ہوا۔ مَیں نے ہر لحاظ سے انتظامات اور لوگوں کے رویّوں کا بغور جائزہ لیا مگر مجھے ایک بھی خامی نظر نہیں آئی اور اب میں اس جماعت کے بارے میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں۔

گو کہ یہ آزمانا جو ہے یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کو temptetion ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ پتا لگ گیا کہ کس نیت سے بعض لوگ آتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو جلسوں میں خاص طور پر بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔

ایک مہمان علی صاحب جن کا تعلق شام سے ہے، کہتے ہیں مجھے جماعت کا تعارف ایک عرب احمدی کے ذریعہ ہوا اور ایک جماعتی تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا جس میں جماعت کے تفصیلی عقائد پر بات چیت ہوئی اور کافی حد تک میری تسلی ہو گئی۔ اس کے بعد فیملی کے ساتھ جلسہ جرمنی پر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جماعت کی تنظیم اور روحانی ماحول دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ میرے لئے یہ بہت ہی خوبصورت موقع ہے کہ میں آپ کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں۔ میں آپ کی حسن ضیافت اور بھائی چارے اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور مہمانوں کے لئے اپنی راتیں قربان کرنے پر شکر گزار ہوں۔ یقیناً جماعت احمدیہ ایک مسلم جماعت ہے اور اسلام کی ایک خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے اور اس کا جمال دوسروں پر ظاہر کرتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس چُھپی ہوئی خوبصورتی کو غور و فکر اور research کے ذریعہ سے دوسروں پر ظاہر کریں۔

رومانیہ سے ایک نو مبائع فلوریان (Florian) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ کے جملہ انتظامات سے بیحد متاثر ہوا ہوں۔ ہر انتظام بہت مکمل اور نپا تُلا اور بہترین ہے۔ کسی انتظام کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ اس میں کوئی کمی ہے یا نقص ہے۔ اتنے بڑے اجتماع کے لئے ایسا وسیع انتظام جو مکمل بھی ہو بیحد محنت اور جانفشانی اور سالوں کی پلاننگ اور تجربے سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مسکراتے ہوئے چھوٹے چھوٹے بچے پانی پلا کر ایسی خوشی میں جھوم جاتے ہیں جیسے انہوں نے اپنی کوئی گمشدہ چیز کو حاصل کر لیا ہو۔ غرض ہر کارکن اپنی ڈیوٹی میں پورا مگن، محو اور مہمانوں کی محبت سے سرشار ہے۔ مَیں نو احمدی ہوں- پہلی بار جلسہ میں آیا ہوں اور میں نے پہلا سبق ایئر پورٹ سے جلسہ کے اختتام تک یہی سیکھا ہے کہ عملاً خدمت، محبت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا ہے۔ پھر یہ بیعت کی تقریب میں بھی شامل ہوئے اور اس کا تأثر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیعت کے وقت ایک خوشی کی لہر اور ایک عجیب سا احساس تھا، الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ایک خاص کیفیت کو میرے دل نے محسوس کیا۔ بیعت کے وقت میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یوں لگتا تھا کہ ایک مقناطیسی فیلڈ بن گیا ہے اور سب ایک جذب اور کشش کے گھیرے میں ہیں۔ کہتے ہیں یہ جلسہ میرے لئے ایک خواب سے کم نہ تھا۔

کوسووو کے ایک بائیرم (Bajram) صاحب کہتے ہیں میں نے بہت سے لوگوں سے جلسہ کے بارے میں سنا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ میں اب خود شامل ہو کر ان سب باتوں کا عینی شاہد ہوں۔ میں نے یہاں نظم وضبط اور حسن اخلاق اور جماعت کا ایک مضبوط نظام دیکھا ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا کہ جماعتی قوت کا راز کیا ہے؟ مجھ سے انہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا راز ہے۔ ان کو میں نے یہی جواب دیا تھا کہ یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق جس میں کہا گیا تھا کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب مسیح موعود کا ظہور ہو گا اور وہ جماعت بنائے گا۔ پس یہ خدا کی بنائی ہوئی جماعت ہے اس وجہ سے تمہیں یہ چیزیں نظر آتی ہیں۔ یہ جماعت جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ اس نے افراد جماعت اور خلافت احمدیہ کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے اور ایک ایسا نظام قائم کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے سائے میں پَل رہا ہے، بڑھ رہا ہے۔ اگر انسانی نظام ہوتا تو گزشتہ سوا سو سال سے جس طرح مختلف طریقوں سے اس میں رخنے ڈالنے کی کوششیں کی گئی ہیں، کب کا یہ نظام درہم برہم ہو چکا ہوتا۔

بلغاریہ سے بھی کافی بڑی تعداد میں لوگ آئے تھے۔ 76 افراد کا وفد تھا۔ 25 احمدی احباب تھے باقی سب غیر از جماعت تھے۔ ڈاکٹر، بزنس مین، فوج کے اعلیٰ ریٹائرڈ افسران بھی تھے۔ ٹیچر بھی تھے۔ پڑھے لکھے لوگ تھے۔ ایک مہمان خاتون میگڈا (Magda) صاحبہ کہنے لگیں کہ یورپ کے ممالک میں بیشمار غیر ملکی مہاجرین آ رہے ہیں اور مقامی لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ایک بے چینی کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ اس بارے میں انہوں نے میرا کہا کہ آپ نے جو رہنمائی کی ہے وہ دلوں کو سکون عطا کرنے والی ہے اور تمام بے چینیوں کا حل ہے۔ اسی طرح آپ نے جو عورتوں اور مردوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے مَیں اس سے بڑی متاثر ہوئی ہوں۔

پس غیروں کا متاثر ہونا ہم سے کچھ مطالبہ بھی کرتا ہے اور وہ یہ کہ ہم مزید اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہمارے ہر عمل سے اس کا اظہار ہو۔

ایک مہمان رستو یانوف (Rustoyanov) صاحب کہتے ہیں کہ مَیں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور تمام تقاریر سے کچھ نہ کچھ میں نے نیا سیکھا ہے۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کی عورتوں کی طرف تقریر نے مجھے بہت متاثر کیا اور انہوں نے اسلام کی خوبصورت تصویر پیش کی جس کی آج بہت ضرورت ہے۔

پھر مالٹا سے بھی ایک وفد آیا ہوا تھا۔ اس میں ایک ڈاکٹر بھی تھے۔ نائیجیرین اوریجن کے ہیں لیکن مالٹا میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کئی سال قبل اسلام کو سمجھنے کے لئے چھ ماہ کا کورس کیا تھا۔ اس کورس کے بعد یہ محسوس ہوا کہ اسلام ہی وہ جگہ ہے جہاں میں جا سکتا ہوں مگر بعض مسلمانوں کی غلط حرکات اس خوبصورت امیج کو داغدار کر رہی ہیں اور پھر تشویش بھی ہوئی۔ مگر جماعت احمدیہ وہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بیان کرتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ جہاد کی جو تعریف احمدیہ جماعت کرتی ہے اگر تمام مسلمان اس جہاد کو ماننے لگ جائیں تو دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے اور ہر طرف محبت اور بھائی چارے کا بول بالا ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کو رب العالمین مانتی ہے اور یہ نہیں کہتی کہ اللہ تعالیٰ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے اور اس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے اور زیادہ قریب کر دیا ہے۔ کہنے لگے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پہلے وحی کرتا تھا، بولتا تھا مگر آج نہیں بولتا وہ غلطی پر ہیں اور احمدیت حق ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ مَیں اسلام کے بارے میں سوالات کے جوابات کی تلاش میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا تھا اور اس جلسہ میں شرکت اور خلیفہ وقت کے خطابات اور خصوصاً دوسرے روز غیر مسلموں سے خطاب کے بعد مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ جہاد کی جو تفسیر جماعت احمدیہ کرتی ہے اس سے متعلق ایک کتاب شائع کر کے مسلمانوں کو پڑھانی چاہئے۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے اور غیر مسلموں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ اب مالٹا کے لوگوں کو احمدیت کی خوب تبلیغ کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے اور یہ اسلام امن وسلامتی کا پیغام ہے۔ اب ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر احمدیت کا پیغام اپنے ملک میں پھیلائیں گے۔

تین عیسائی خواتین بھی مالٹا سے شامل ہوئیں۔ دوسرا دن انہوں نے لجنہ کی مارکی میں گزارا۔ اس کے بعد انہوں نے مبلغ سلسلہ کو کہا کہ آج آپ نے جو ہمیں خواتین کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع فراہم کیا ہے تو ہمیں وہاں زیادہ مزا آیا ہے اور ہم وہاں پر زیادہ آسانی اور آرام محسوس کرتی رہیں۔ خواتین کے ساتھ رہ کر ہمیں زیادہ آزادی اور خود اعتمادی کا احساس ہوا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ جلسہ کا باقی وقت بھی ہم خواتین کے ساتھ ہی گزاریں۔

پس ان احمدی بچیوں کے لئے بھی اس میں سبق ہے جو سمجھتی ہیں یا ان لوگوں کے زیر اثر آ جاتی ہیں جو کہتے ہیں کہ مرد اور عورت میں تفریق نہیں ہونی چاہئے، علیحدہ علیحدہ نہیں بیٹھنا چاہئے اور اس وجہ سے کئی نوجوانوں کے دماغ زہر آلود کر دیئے ہیں۔

لاٹویا سے آنے والے ایک وکیل آروِڈز (Arvids) صاحب کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا۔ جلسہ میں شمولیت سے قبل جماعت احمدیہ کے متعلق زیادہ معلومات نہیں تھیں لیکن ان دنوں میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں نے اپنی زندگی میں آپ سے زیادہ محبت کرنے والے، مدد کرنے والے اور خدمت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے فخر کا باعث ہے اور واپس جا کر میں اپنی زندگی کے متعلق دوبارہ غور کروں گا۔

ایک مہمان خاتون ٹینا (Tina) صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین کی تقریر میں خواتین کے حقوق اور ان پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بارے میں جو خطاب تھا اس نے مجھ پر اسلام میں عورت کے بارے میں بہت عمدہ اثر پیدا کیا اور اب میں کہہ سکتی ہوں کہ عورت کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ کہتی ہیں کہ خواتین کے جلسہ پر خطاب پر میں بہت خوش ہوئی اور حیران تھی کہ اسلام نے کتنی عمدگی سے عورت کے ساتھ مساوات قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور عورت اور مرد کے حقوق کی وضاحت کی ہے۔ اس خطاب کے سننے کے بعد اس موضوع کے بارے میں میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

بیلجیم سے آنے والے ایک غیر احمدی مہمان جو سینیگال کے باشندے ہیں۔ (یہ مسلمان ہیں) کہتے ہیں کہ مجھے بہت سے غیر احمدی اجلاسات اور دیگر اجلاسات اور تقریبات میں شامل ہونے کا موقع ملا لیکن جو نظام یہاں دیکھا اور کہیں نظر نہیں آیا۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جلسہ گاہ میں ایک شخص کرسی سے گر گیا تو تمام کارکنان جو اس وقت موجود تھے وہ اس شخص کی مدد کے لئے آگے بڑھے جیسے وہ سب سے اہم شخص ہو۔ میں نے اس نظارے کو دیکھ کر سوچا کہ یہاں پر سب کو اتنی عزت اور احترام دیا جاتا ہے اور سب سے برابری کا سلوک کیا جاتا ہے۔ میرے لئے اس محبت اور بھائی چارے کا آج کے دَور میں نظارہ کرنا اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ یہی تجدید دین اسلام ہے۔ جماعت احمدیہ ہی آج کے دَور میں اسلام کی تعلیمات پر حقیقی عمل کرتی نظر آتی ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میں ایک دوسری بات کی بھی گواہی دینا چاہتا ہوں کہ آجکل یورپ کے اکثر ممالک میں پولیس کا پہرہ ہے اور دیگر اجتماعوں میں پولیس اور پہریدار نمایاں ہوتے ہیں مگر ان تین دنوں کے دوران باوجود اس کے کہ اس جگہ پر چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع تھے کسی قسم کی بدمزگی اور حادثہ پیش نہیں آیا اور نہ ہی اس ملک کی پولیس نظر آئی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہاں کی پولیس کی وردی کا رنگ کیا ہے۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت نے اسلام کی تعلیمات

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11؍مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

کو صحیح سمجھا ہے اور اس پر عمل پیرا ہے جس کی وجہ سے جلسہ کا ماحول پُر امن ہے۔

لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ میرے ملک لتھوینیا میں ایک کہاوت ہے کہ ہمیشہ سیکھو، سیکھو اور ایک مرتبہ اَور سیکھو۔ کہتی ہیں کہ میں نے ان دنوں میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ اندازہ ہوا ہے کہ اسلام حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیتا ہے۔ میں واپس جا کر بھی اسلام احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں گی۔ نیز میں آپ کا شکر یہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اس جلسہ کے بعد سب سے بڑھ کر یہ کہ میں اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی محسوس کر رہی ہوں۔ میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مَیں امید کرتی ہوں دوبارہ بھی جلسہ پر آؤں گی۔

پھر ایک مہمان مسٹر ارالڈو (Mr. Eraldo) جو اکاؤنٹنٹ ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ نے مسلمانوں کی محبت میرے دل میں پیدا کی ہے۔ مسلمان امن چاہتے ہیں جنگ نہیں۔ ISIS اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتی۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ اس کے ذاتی مفادات ہیں۔

یہ حسن اخلاق کی بات ہے اور میں نے بتایا ہے کہ ہمارے اخلاق جو ہیں وہ ہر احمدی کے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ صرف غیروں سے یا نو مبائعین سے نہیں بلکہ آپس میں بھی ہمیں ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت اور رحم کا سلوک کرنا چاہئے اور رنجشوں کو ختم کرنا چاہئے۔ میں نے جلسہ پر بھی یہ کہا تھا۔ ایک نومبائع دوست ندیم صاحب کہتے ہیں کہ یہ میرا تیسرا جلسہ ہے۔ موصوف نے کہا کہ دو ماہ قبل خاکسار روزگار کی تلاش میں جرمنی آیا ہے۔ ایک روز میں نماز کے لئے بیت السبوح آنا چاہتا تھا۔ ایک ٹیکسی کے ذریعہ وہاں آنے کا موقع ملا اور اتفاقاً وہ ٹیکسی ایک احمدی بھائی کی تھی۔ اس احمدی بھائی نے جس محبت اور پیار سے مجھے گلے لگایا وہ محبت بے نظیر اور بے مثال تھی اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں جو محبت اور پیار دیکھنا چاہتے ہیں یہ اس کی ایک جھلک ہے۔

یہ تأثرات جیسا کہ پہلے مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے اَور لوگوں کے بھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے اور عمومی طور پر لوگوں پر جلسہ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے بعض کمیوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور ان کی نشاندہی کی ہے۔ بعض مہمانوں نے بتایا کہ اس دفعہ ٹرانسلیشن سننے والی ڈیوائسز (devices) جو تھیں، ان میں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ پہلے تو نہیں شکایت آئی، شاید اس دفعہ ہو، بعض اوقات ٹرانسلیشن کے دوران کافی شور ہوتا تھا اور دوسری زبانیں بھی اس میں مکس (mix) ہو جاتی تھیں۔ اس کا تجربہ تو مَیں نے خود بھی کیا ہے۔ میں وہاں جرمن تقریب میں جرمنوں کی تقاریر سن رہا تھا تو اس میں اردو ترجمہ کے اوپر دوسری زبانوں کے ترجمے شروع ہو گئے تھے اور بار بار انٹرفیئرنس (interference) ہوتی تھی۔ پس انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ پیسے نہ بچائیں بلکہ اچھا انتظام کریں اور اچھی ڈیوائسز (devices) لے کر آئیں۔

میسیڈونیا کی ایک غیر احمدی خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ بات تو ایسی اہم نہیں ہے کہ میں ذکر کروں لیکن ذکر کر دیتی ہوں۔ ہمیں ایسا کھانا ملا جس کی ہمیں عادت نہیں تھی جس کی وجہ سے بعض کو بعض تکلیفیں بھی ہو گئیں۔ پھر ایک خاتون نے یہ بھی ذکر کیا کہ ہمارے کھانوں میں ایسے مصالحے تھے جس کی وجہ سے ہم کھانا نہیں کھا سکیں۔ ہمارے لئے بڑا مشکل تھا۔

تو غیر ملکیوں کے کھانے کا انتظام تو ہو سکتا ہے۔ یہ انتظامیہ کا کام ہے۔ ابھی اتنی تھوڑی تعداد میں یہ لوگ آتے ہیں کہ یہ انتظام کوئی مشکل نہیں ہے یہ۔ پھر سمجھتے ہیں ہم لوگ کہ پاستا (Pasta) بنا دیا تو سب کھا لیں گے۔ ہر ایک پاستا (Pasta) پسند نہیں کرتا۔ بعض علاقوں کے لوگوں کو شوربا یا اس قسم کے کھانے کی عادت ہے جو پتلا ہو۔ تو وہاں کے احمدی لوگ جو آتے ہیں اور مربیان و مبلغین کے ذریعہ سے ان کی خوراک کے بارے میں پتا کرایا جا سکتا ہے اور ایسا مشکل کام نہیں ہے کہ نہ بنائی جا سکے۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ پھر ایک بات مجھے یہ بھی پتا چلی ہے کہ عورتوں میں مہمانوں کی مارکی میں احمدی عورتوں کا بھی رَش ہو جاتا تھا۔ اس طرف ہماری عورتوں کو بھی توجہ دینی چاہئے اور لجنہ کی انتظامیہ کو خاص طور پر کہ ہماری لڑکیاں اور عورتیں تین دن پرہیزی کھانا نہ کھائیں اور عام لنگر کا کھانا کھائیں تو مہمانوں کو کھانا کھانے اور کھلانے میں زیادہ سہولت ہو گی۔

پھر ایک خاتون نے مجھے براہ راست سوال کے رنگ میں پوچھا لیکن مقصد واضح تھا۔ یہ بتانا چاہتی تھی کہ بعض احمدی عورتوں کا حلیہ نماز کے وقت بھی صحیح نہیں ہوتا۔ عورتوں کے بال نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ سر ننگے ہوتے ہیں۔ پوری طرح ڈھکے نہیں ہوتے۔ اور اس کا اعتراض بالکل ٹھیک تھا۔ سامنے سے اور پیچھے سے بالوں کو ڈھانک کے رکھنا چاہئے۔ اس کی احتیاط کریں۔

بچوں کی ماؤں نے بھی بعضوں نے شکایت کی ہے یا شکوہ کے رنگ میں خط لکھا یا دعائیہ رنگ میں بھی لکھا کہ آئندہ سال یہ انتظام بہتر ہو جائیں کہ زیادہ چھوٹے بچوں اور جو بہت زیادہ شور مچانے والے ہیں اور بہ نسبت بڑے بچوں کی ماؤں کی جگہ علیحدہ ہونی چاہئے کیونکہ بہت زیادہ شور کی وجہ سے تقاریر سنی نہیں جا سکتیں۔ بٹھانے کا تو کوئی مقصد نہیں ہے۔

پھر اس طرف بھی بعض لوگوں نے مجھے توجہ دلائی ہے کہ لڑکیوں کو جب سندات مل رہی تھیں تو اس وقت ایم ٹی اے نے زیادہ قریب سے لڑکیوں کے کلوز اَپ دکھانے شروع کر دیئے حالانکہ میری یہ ہدایت ہے کہ دُور سے دکھایا کریں اور چہرے نظر نہ آئیں۔ اول تو ہر لڑکی کا پردہ بھی صحیح ہونا چاہئے لیکن اگر نہیں بھی ہے تو ایم ٹی اے کو احتیاط کرنی چاہئے۔ نئی کارکنات کو اگر صحیح اندازہ نہیں ہے یا ان کو بریف نہیں کیا گیا تو اس بارے میں آئندہ پابندی کی جائے۔ ایم ٹی اے یا جو بھی انتظامیہ ہے اس کا انتظام کرے۔ اور پردے کے بارے میں بعض باتیں ہیں تو انشاء اللہ میں صدرات لجنہ کو بعد میں بھیج دوں گا۔ اس کا یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جلسہ کے دنوں میں جہاں ہم جلسہ کی برکات سے فیض پاتے ہیں اور اپنی تربیت اور غیروں کو تبلیغ کا باعث بھی بنتے ہیں وہاں ہمیں اپنی خامیوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ مجھے یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہر دفعہ بہت ساری کمزوریوں کا مَیں ذکر کروں یا ان کی نشاندہی کروں۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ خامیاں اور کمزوریاں ہوتی ہیں۔ کوئی نظام بھی کامل کبھی نہیں ہو سکتا۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائی ہے وہاں ہمیں، انتظامیہ کو اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں۔ خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ ان کو تلاش کریں کہ کہاں کہاں ہماری کمزوریاں تھیں اور پھر جو کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں کہ لال کتاب بنائیں جس میں غلطیوں کا اندراج ہو۔ اس میں درج کریں اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح ہمارے نظام میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ اپنے تمام شعبہ جات کی بعد میں میٹنگ کریں اور انہیں کہیں کہ اپنے اپنے شعبہ کی کمیاں نوٹ کر کے لائیں۔ جہاں جہاں ان کو کوئی سقم نظر آئے وہ نوٹ کر کے لائیں تاکہ آپس کے مشورے سے ان کا بہتر حل نکالا جائے۔ آئندہ سال بہتر انتظام ہو۔ اور اگر لوگوں کی طرف سے کوئی اصلاح طلب یا قابل توجہ امر سامنے آئے تو فوراً کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شکایت کو دور کرنے کے لئے آئندہ مضبوط پلاننگ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اس دورے کے دوران مجھے کچھ مسجدوں کے سنگ بنیاد اور افتتاح کرنے کا بھی موقع ملا۔ یہ بھی تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔ غیر مہمان آ کر اسلام کے بارے میں جب معلومات لیتے ہیں تو ان کے لئے بڑی حیران کن بات ہوتی ہے کہ اسلام کی تعلیم کا یہ پہلو تو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا، نہ ہمیں دکھایا گیا۔ اس وقت اس بارے میں بھی بعض تأثرات پیش کر دیتا ہوں۔

ایک مسجد کے افتتاح میں ایک ہسپانوی عیسائی کہتے ہیں کہ میرا بیٹا کچھ سال قبل احمدی ہو گیا جس سے مجھے بہت پریشانی ہوئی کیونکہ میں ایک کیتھولک عیسائی ہوں اور اپنے مذہب کا بہت پابند ہوں۔ مجھے افسوس تھا کہ میرا بیٹا کس جگہ پر آ پہنچا ہے اور اسلام کو میں مضر جانتا ہوں، نقصان دہ سمجھتا تھا۔ بہر حال آج آپ کے خلیفہ کو میں نے دیکھا اور ان کی باتیں سنیں اور مجھے ایک حقیقی امن کا احساس ہوا۔ اب مجھے اس بات کی تسلی ہے کہ میرا بیٹا اچھی جگہ پر ہے۔

پھر ایک خاتون مہمان تھیں کورالا (Kurala) صاحبہ کہتی ہیں مجھے کچھ برا بھی لگا اور افسوس بھی ہوا۔ کس بات پر؟ کہ آپ کے خلیفہ کو بار بار کہنا پڑا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ لیکن میں سمجھ سکتی ہوں کہ دنیا میں آجکل جو اسلام کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور اتنی غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں تو لوگوں کو سمجھانے کے لئے بار بار اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے۔ کہتی ہیں کہ بہت باریک بینی سے انہوں نے اس امر کو بیان کیا کہ اسلام امن کا پرچار کرنے والا ہے۔ جس طرح بیان کیا ہے کوئی اس کے مخالف دلیل نہیں دے سکتا۔ کہتی ہیں پیغام بڑا سادہ ہے کہ ہر ایک کو آپس میں گلے لگانا چاہئے اور باہم محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ پھر کہتی ہیں مجھے احمدیہ مسجد سے کسی قسم کا شکوہ نہیں مگر ایک افسوس ضرور ہے اور اس بات کا افسوس ہے کہ جبکہ مسجد اور گرجے کا مقام ایک ہی ہے۔ مسجد مسلمانوں کی عبادتگاہ ہے، گرجا عیسائیوں کی عبادتگاہ ہے۔ ایک ہی مقام ہے تو پھر بھی گرجوں کو شہر کے مرکز میں بنانے کی اجازت ملتی ہے اور مسجدوں کو شہر سے باہر۔ اور نمازیوں کو دور آنا پڑتا ہے۔ یہ کونسل جو ہے کیوں شہر میں مسجد بنانے کی اجازت نہیں دیتی۔

اب ان میں سے خود ایسے لوگ کھڑے ہونے شروع ہو گئے ہیں جو پہلے مسجدوں کے مخالف تھے لیکن اب انہی تقریبات کی وجہ سے اور مسجدوں کے افتتاحوں کی وجہ سے مسجدوں کی حمایت کرنے لگ گئے ہیں کہ ہماری مسجدیں بھی شہروں کے اندر بنی چاہئیں۔

ایک جگہ میئر صاحب نے کہا کہ مجھے بڑا گھمنڈ تھا کہ میں آپ کی جماعت کو جانتا ہوں۔ مگر آج مجھے اسلام کے بارے میں اور خاص طور پر آپ کی اسلامی ہمدردی کے جذبات سے بھری دنیا بھر میں امداد کے بارے میں مزید سیکھنے کو ملا۔ اس بارے میں جو مَیں نے کچھ بتایا تھا، کہتے ہیں کہ مجھے بہت خوشی ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ اسلام گرجوں کی حفاظت کی بھی اور دیگر تمام مذاہب کے مقتدیوں کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔

پھر ایک مہمان مسٹر سٹیفن (Mr. Stefan) ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو میں نے سوچا تھا اس سے یہ ایک انوکھا اور مختلف واقعہ تھا۔ مجھے نہیں معلوم میں نے کیا امید کی تھی لیکن یہ بالکل بھی ویسا نہیں تھا بلکہ اس کے برعکس بہت ہی پُر امن ماحول تھا جس میں خلیفہ وقت نے دوسروں کے حقوق ادا کرنے، ان کی حفاظت اور ایک دوسرے سے پیار کرنے کی بات کی۔ کہتے ہیں آج مَیں نے اسلام کے بنیادی اصول سیکھے ہیں اور یہ سننا بہت ہی پسندیدہ بات تھی کہ خلیفہ نے کہا کہ ہمیں اپنی اچھی خوبیوں پر مرکوز رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی کمزوریوں اور خامیوں کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مجھے یہ بھی پسند آیا جب انہوں نے اسلامی تاریخ بیان کی اور یہ کہا کہ کس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر سے ہجرت کرنی پڑی مگر پھر بھی ان پر ظلم ہوتا رہا۔ کہتے ہیں مجھے ایسا لگا جیسے انہوں نے اسلام کے بارے میں رازوں کی ایک کتاب کھول دی ہو جسے اس سے پہلے کوئی نہ جانتا ہو۔

پھر ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ خلیفہ کا خطاب سنا۔ مَیں نے ہمسایوں کے حوالے سے ایسی اعلیٰ تعلیم پہلے کبھی نہیں سنی۔ اگر ہر ایک اپنے ہمسائے کے حقوق ادا کرنا شروع کر دے جیسا کہ آپ کے خلیفہ نے کہا ہے تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ کہتی ہیں کہ خلیفہ نے کہا کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرو۔ یقیناً یہی امن کی مکمل تعلیم ہو سکتی ہے۔

اس مسجد کی افتتاح کی تقریب پر جو اس علاقے کے ضلع کے سربراہ تھے انہوں نے اپنی تقریر میں ایک یہ بات کہی کہ احمدی جو عورتوں سے مصافحہ نہ کرنے کی بات کرتے ہیں اس سے integration نہیں ہو سکتی۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ

کلامُ الامام

”زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے

برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

”تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

لوگ ہم میں جذب نہیں ہو سکتے جب تک ہماری عورتیں آپ کے مردوں سے مصافحہ نہ کریں اور آپ کی عورتیں ہمارے مردوں سے مصافحہ نہ کریں۔ تو میں نے ان کا خطاب ختم ہونے کے بعد جو اپنی مختصر سی تقریر کی اس میں ان کا جواب دیا۔ اس پر انہی خاتون نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ خلیفہ نے ہاتھ ملانے کے حوالے سے بھی بات کی۔ ضروری نہیں کہ اس کمرے میں موجود ہر شخص نے خلیفہ کی باتوں سے اتفاق کیا ہو لیکن مَیں مکمل طور پر ان کی باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ ہمیں دوسروں کی خوبیوں کو سراہنا چاہئے۔ یہی بات مَیں نے آج آپ کے خلیفہ سے سیکھی ہے کہ integration کے لئے دونوں طرف سے مفاہمت کا ہونا ضروری امر ہے۔ مجھے پتا ہے کہ مسلمان سؤر کا گوشت نہیں کھاتے اس لئے اگر مَیں مسلمانوں کو اپنے گھر مدعو کروں گی تو ان کے لئے کوئی اور گوشت بناؤں گی۔ یہ تو بنیادی سی بات ہے۔ اسی طرح اگر مسلمان مرد میرے ساتھ ہاتھ ملانا نہیں چاہتے تو میں کیوں زبردستی انہیں ہاتھ ملانے پر مجبور کروں۔

پھر ایک جرمن مرد نے کہا کہ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ کے خلیفہ نے عورت اور مرد کے ہاتھ ملانے والے معاملے کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کا خطاب سننا میرے لئے باعث عزت تھا۔ ان کے دلائل کو ردّ نہیں کیا جا سکتا جو انہوں نے دیئے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معاشرے کے لئے کوئی عام بات نہیں کہ مسلمان مرد عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے لیکن خلیفہ نے بالکل درست کہا ہے کہ ایک امن پسند اور tolerant معاشرے میں ہمیں ایک دوسرے کے عقائد کا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر وہ خاتون جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کے ساتھ آئی تھیں اور اس وجہ سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کو کہنا پڑا کہ عورتوں کے ساتھ ہاتھ ملانا چاہئے۔ یہ خاتون ایک سال پہلے مسجد کی بنیاد پر بھی اور پھر افتتاح پر بھی آئی ہوئی تھیں۔ یہ کہتی ہیں ان کو پہلے بڑا غصہ تھا کہ مرد عورت کا کیوں ہاتھ نہیں ملایا جاتا۔ کیونکہ ان کو پہلے بتا دیا گیا تھا کہ مَیں ہاتھ نہیں ملاؤں گا۔ بہر حال یہ کہتی ہیں کہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ خلیفہ نے مسٹر گیمکے (Mr. Gemke) جو ڈسٹرکٹ ہیڈ تھے ان کی طرف سے اٹھائے گئے تمام سوالات کا جواب دیا۔ گزشتہ سال مجھے جب دعوت نامہ دیا گیا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ احمدی مرد عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملائیں گے۔ یہ پڑھ کر مجھے شدید دکھ ہوا تھا لیکن آج جس طرح خلیفہ نے ہاتھ ملانے کے حوالے سے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے یہ مجھے خط بھجوانے سے پہلے بتا دیتے تو مجھے اسی وقت سمجھ آ جاتی۔ گو کہ میرا ماننا ہے کہ عورت مرد ہاتھ ملا سکتے ہیں لیکن آپ کے خلیفہ کے خطاب نے میرا نظریہ تبدیل کر دیا ہے کہ ہمیں اپنے رسوم و رواج دوسروں پر زبردستی نہیں ٹھونسنے چاہئیں اور دوسروں کے عقائد اور نظریات کا خیال رکھنا چاہئے۔

پس ایک بات تو ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ دوسروں کے ساتھ بات چیت میں جب اپنے دین اور مذہب اور روایات کی بات کر رہے ہوں تو حکمت سے بات کرنی چاہئے تا کہ آپ کی بات ان کو پہنچ بھی جائے اور دوسروں کے جذبات کو تکلیف بھی نہ ہو۔ اب اس عورت نے جو چرچ کی نمائندہ تھی جس کا مَیں نے ذکر کیا ہے یہ بالکل ٹھیک کہا ہے کہ مجھے خط میں لکھ کر دینے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم مصافحہ نہیں کرتے۔ تم آؤ گی تو مصافحہ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ ہم تمہیں سنگ بنیاد پر بلا تو رہے ہیں لیکن یاد رکھنا مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ نہ بڑھانا۔ اس کی جرأت نہ کرنا۔ یہ کوئی لکھنے والی بات ہے ہی نہیں۔ اگر ایسا ہی شک ہے کہ وہ اس طرح کرے گی تو پھر نہ بلائیں۔ اور پھر مسجد کے افتتاح پر بھی اس کو بلا لیا۔ لیکن اس لحاظ سے یہ اچھا ہوا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ نے اس معاملے کو دوبارہ اٹھایا اور مجھے کچھ حد تک ان کو تفصیلی جواب دینے کا موقع مل گیا۔ میں نے بھی کوئی ڈر کے بات نہیں کی تھی۔ ان کے سامنے دوٹوک بات کی تھی۔ لیکن حکمت سے بات کی تھی۔ اور ضلعی ہیڈ کو بھی شاید اس طرح واضح جواب کی امید نہیں تھی کیونکہ اس کا بھی انہوں نے اظہار کیا لیکن ساتھ خوش بھی تھے کہ میری باتوں کا جواب بھی دے دیا اور یہ بھی کہا کہ بڑے اچھے طریقے سے میری دلیلوں کو انہوں نے ردّ کر دیا۔ پس یاد رکھیں کہ ہم نے زبردستی کسی کو منوانا نہیں ہے لیکن اپنی تعلیم سے پیچھے بھی نہیں ہٹنا۔ ہمیں دین کے کسی معاملے میں شرمانے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی تعلیم ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ کسی احمدی لڑکے کو، لڑکی کو، عورت اور مرد کو احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم نے دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے تو ہمیں ہر معاملے میں اپنے عملی نمونے پیش کرنے ہوں گے اور جرأت بھی دکھانی ہوگی۔ اس خاتون نے جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ مجھے سنگ بنیاد کے دعوت نامے پر یہ پیغام لکھا ہوا ملا، میری باتیں سننے کے بعد اس اظہار کے علاوہ جو میں نے ابھی بیان کیا ہے اس نے یہ بھی بتایا کہ ایک سال سے میں اس حوالے سے بڑی تکلیف میں تھی۔ لگتا تھا کہ میری بے عزتی کر دی گئی ہے اور سنگ بنیاد کے بعد میں بڑے بھاری دل کے ساتھ گئی تھی اور آج بھی یہاں آ تو گئی تھی لیکن بے چین تھی۔ لیکن آج میں آپ کی باتیں سننے کے بعد مسکراتے چہرے کے ساتھ جا رہی ہوں اور آپ کا حق ہے کہ ہاتھ ملائیں یا نہ ملائیں۔

بہت سے لوگوں نے اس بارے میں اپنے تاثرات بیان کئے کہ اب حقیقی integration کی ہمیں سمجھ آئی ہے اور ہمیں اب حقیقی خلافت کی سمجھ آئی ہے۔

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

ایک شخص نے یہ بھی کہا اور یہ ایسی بات ہے جو آپ سب مردوں اور عورتوں کے لئے بڑی اہم ہے۔ (نوجوان مرد تھا) کہنے لگا کہ آپ کے خلیفہ تو بڑی عمر کے ہیں اور خلیفہ بھی ہیں۔ وہ اس حوالے سے شاید اپنی تعلیم پر عمل کرتے ہوں گے۔ اصل تو آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کا جو اسلام کی تعلیم ہے اب پتا لگے گا کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اور عورتیں مرد اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اور اس پر عمل کرتے ہوئے عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے ہاتھ ملانے میں اپنے آپ کو بچاتے ہیں یا نہیں بچاتے۔ اب یہ بات کھل کے سامنے آئے گی۔ کہنے لگا کہ اگر دوسرے احمدی نوجوان بھی، لڑکیاں لڑکے بھی اس پر عمل کریں تو پھر میں سمجھوں گا کہ واقعی آپ اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

پس یہ بہت بڑا چیلنج ہے یہاں رہنے والے ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے جو اس شخص نے احمدی مردوں اور عورتوں کو دیا ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنی تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔ لجنہ کی تنظیم اس طرف خاص توجہ دے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی خدام کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ انصار اللہ کو بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ تمام تنظیمیں اور جماعتی نظام افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے اب آپ کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے ہیں اور دیکھیں گے کہ آپ کے عمل کس طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بھی بتا دوں کہ جلسہ اور مساجد کے فنکشنز کی مجموعی طور پر میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ دیکھنے سننے والوں کی ممکنہ تعداد 72 ملین لوگوں تک ہے۔ جلسہ جرمنی پر پانچ ٹی وی چینل نے خبریں دیں۔ جن میں سے ایک ریڈیو چینل نے، تین اخبارات نے، دو نیوز ایجنسیوں نے، اس کے علاوہ بہت سے دوسرے اخبارات بھی ہیں۔ ٹی وی چینل ہیں۔ SWR ٹی وی، Baden ٹی وی، RTL ٹی وی، ZDF ٹی وی اور Albania ٹی وی اور بیشمار اور اخباروں کی خبریں بھی ہیں۔ {حضور نے مقامی انتظامیہ سے استفسار فرمایا: ابھی نماز تو دوسرے ہال میں ہوگی ناں؟}

خطبہ یہاں مَیں نے دیا ہے اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے میں باہر دوسرے ہال میں ریسپشن میں جا کر نماز پڑھاؤں گا۔ آپ لوگ یہیں انتظار کریں۔ جب تک میں وہاں جاتا نہیں اور نماز شروع نہیں ہوتی آرام سے بیٹھیں اور پھر نماز میں شامل ہوں۔

پچھلی دفعہ جب میں یہاں آیا تھا تو جو لجنہ اور انصار اللہ نے جگہ خریدی ہے اور بیت العافیت اس کا نام رکھا ہے وہاں کھلا ہال تھا، جگہ مل گئی تھی لیکن اس دفعہ کونسل کی طرف سے بعض اعتراضات کی وجہ سے جو ابھی تک حل نہیں کئے گئے وہاں نماز پڑھنے کی جگہ ابھی نہیں ملی جس کی وجہ سے آج عورتوں کو بھی یہاں جمعہ پڑھنے آنے کے لئے روکا گیا ہے اور صرف مرد حضرات آئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ لجنہ کا اور انصار اللہ کا کام تھا کہ اگر عمارت خریدی تھی تو اس کے جو قانونی تقاضے تھے ان کو بھی پورا کرتے اور جلد سے جلد اس عمارت کو قابل استعمال بناتے۔ پتا نہیں لجنہ اور انصار بھی شاید اسی معاملے میں بیٹھے رہے کہ کونسل ہمارے پاس آئے گی۔ خود ہاتھ جوڑ کر کہے گی کہ اپنے کام کر لو۔ یہ نہیں ہوگا۔ آپ لوگوں کو اپنے کاموں کے لئے فوری طور پر قدم اٹھانا چاہئے۔ اسی طرح اگر امیر صاحب اور جائیداد کا محکمہ اس میں involve ہیں تو ان کو بھی چاہئے کہ فوراً ان کی مدد کریں۔ یہ نہ ہو کہ آئندہ کئی سال اسی بات پہ بیٹھے رہیں کہ خود کونسل ہمیں درخواست کرے کہ ہم اپنی جگہ کو استعمال کر لیں۔ اب ان سستیوں کو چھوڑیں اور جو آپ کے کام کرنے کے تقاضے ہیں ان کو پورا کریں۔

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ○ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمد بکر مصطفی صاحب (1)

مکرم محمد بکر مصطفی صاحب کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1966ء میں ہوئی۔ یہ پیشہ کے اعتبار سے عربی زبان کے استاد ہیں، انہیں 2008ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میرے والدین کو زیادہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا تھا اپنی اس محرومی کا ازالہ کرتے ہوئے میرے والد صاحب نے مجھے الأزہر کے زیر نگرانی ایک انسٹیٹیوٹ میں داخل کروادیا۔ میں حفظ قرآن کریم میں سب سے آگے تھا لیکن مجھے مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ مجھے کتب کے علاوہ اگر کوئی لکھا ہوا کاغذ بھی مل جاتا تو میں اسے پڑھے بغیر نہ چھوڑتا تھا۔ کچھ بڑا ہوا تو مجھے ٹی وی ریڈیو کے معلوماتی پروگراموں کے علاوہ اخبار کے مطالعہ کا شوق اس قدر پیدا ہوا کہ میں سارے ہفتے کا قلیل جیب خرچ جمع کر کے اخبار خرید لیتا اور پھر اس کو شروع سے لے کر اخیر تک پڑھتا رہتا تھا۔

اسلام پر حملہ اور میرے جذبات

جب مَیں ایف اے کی تعلیم حاصل کر رہا تھا تو اس وقت سیٹلائٹ ڈش کا آغاز ہوا۔ مجھے اس نئی دنیا کو دیکھنے اور معلومات کے نئے جہاں میں جھانکنے کا ازحد شوق تھا۔ میں نے بمشکل پیسے جمع کر کے ڈش لگوائی اور پھر دن رات مختلف چینلز دیکھنے لگ گیا۔

ایک روز میں حسب معمول مختلف چینلز بدل بدل کے دیکھ رہا تھا کہ ’’الحیاۃ‘‘ نامی ایک چینل پر ایک عیسائی کو مصری لہجے میں بات کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ دریدہ دہن پادری زکریا بطرس تھا جو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نہایت ناشائستہ زبان استعمال کر رہا تھا نیز قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت زیادہ گستاخی کر رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے تو میں سکتے میں ہی آ گیا۔ باوجود نہایت مکروہ پروگرام کے میں حیرانی کی تصویر بنے اسے دیکھتا رہا۔ اگلے روز میں نے اس پادری کے پروگراموں کے ردّ میں مواد تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ میں نے مختلف چینلز اور انٹرنیٹ پر بھی بہت تلاش کی لیکن بے سود۔ تھک ہار کر میں نے کہا کہ میں کم ازکم ان اعتراضات کو تو جمع کرلوں جن کا جواب ڈھونڈنا مقصود ہے۔ چنانچہ میں اس پادری کے پروگرامز دیکھنے کے دوران نوٹ بک لے کر بیٹھ جاتا اور ایسے پوائنٹس اس میں درج کرتا رہتا۔ اس کے ساتھ ساتھ مَیں روزانہ مختلف ٹی وی چینلز اور ویب سائٹس پر اس پادری کے خیالات کا ردّ تلاش کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ کوئی مولوی یا عالم اور کوئی چینل یا ویب سائٹ بھی ایسی نہ تھی جہاں سے مجھے میرے مَن کی مراد ملتی۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ کیا امّت علمی لحاظ سے اس حد تک بانجھ ہو چکی ہے کہ اس زمانے میں ایک بھی ایسا شخص پیدا نہیں کر سکی جو اس دریدہ دہن پادری کا منہ بند کر سکے؟!!

بہتر حالت کی خوشخبری

اسی عرصہ میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں نماز جمعہ کے لئے ایک مسجد میں بیٹھا ہوں جہاں امام ایک نہایت عالی منبر پر چڑھ کر خطبہ دے رہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد میں اپنے دائیں بائیں نظر دوڑاتا ہوں تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ تمام لوگ خطبہ کے دوران مسجد کے فرش پر لیٹے سو رہے ہیں۔ یہ بات خطیب کو بھی ناگوار گزرتی ہے اور وہ منبر سے کچھ سیڑھیاں نیچے اتر کر نسبتاً بلند آواز میں خطبہ دینا شروع کر دیتا ہے لیکن میرے علاوہ باقی تمام لوگ پھر بھی سوئے رہتے ہیں۔ یہ صورتحال دیکھ کر خطیب منبر سے اتر کر میرے سامنے آبیٹھتا ہے اور مجھے مخاطب کر کے خطبہ دینا شروع کر دیتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد مجھ پر بھی نیند طاری ہونی شروع ہو جاتی ہے اور میں بھی خطیب کے سامنے ہی مسجد کے فرش پر لیٹ جاتا ہوں۔ پھر خواب میں ہی میں نیند سے اچانک بیدار ہو کر کہتا ہوں کہ اس مسجد کے نمازیوں کی یہ حالت کسی طور بھی قابل قبول نہیں ہے، اور مجھے ایسی مسجد میں ہرگز نماز ادا نہیں کرنی چاہئے جس کے تمام نمازی اپنی نماز سے غافل ہو کر گہری نیند سوئے ہوئے ہیں، لہٰذا مجھے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے کسی اور مسجد کی تلاش کرنی چاہئے۔ یہ سوچتے ہی مَیں اپنا جوتا اٹھا کر اس مسجد سے نکل جاتا ہوں۔ کچھ فاصلے پر ہی مجھے ایک اور مسجد مل جاتی ہے۔ جس کے دروازے پر پہنچ کر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ابھی ابھی نماز جمعہ ختم ہوئی ہے اور نمازی مسجد سے نکل کر اپنے گھروں کو جا رہے ہوتے ہیں۔ وہ مجھے تعجب خیز نظروں سے دیکھتے ہیں لیکن میں ان کی پرواہ کئے بغیر مسجد میں داخل ہو جاتا ہوں۔ چونکہ نماز جمعہ تو ختم ہو چکی ہوتی ہے اس لئے میں ظہر کی نماز کی چار رکعت ادا کرنے کے لئے تجدید وضو کی خاطر جب ایک غسلخانہ کھولتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہ غسلخانہ سبز رنگ کے پرندوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میرے حلقۂ احباب میں ایک دوست خوابوں کی تعبیر کرنے میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور ساری خواب سنا کر اس سے تعبیر کرنے کو کہا۔ اس نے کہا کہ تفصیلی امور کا تو علم نہیں لیکن ایک بات جو واضح ہے وہ یہ ہے کہ تم اپنی دینی حالت سے مطمئن نہیں ہو اور بہتر حالت کی طرف جانے کے لئے کوشاں ہو۔ چنانچہ عقائد کے اعتبار سے تمہیں عنقریب ایک بہتر حالت میسر آنے والی ہے۔

خواب کی تعبیر

مَیں اس تعبیر سے مطمئن ہو گیا کیونکہ یہ میری اندرونی حالت کی غمّاز تھی۔ مجھے دریدہ دہن پادری کے حملے کے بالمقابل عالم اسلام سے کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جو اس کا جواب دے سکے لیکن افسوس کہ رؤیا کے مطابق سب سو رہے تھے۔ پھر ایک روز میرے دل کی مراد بر آئی۔ مَیں ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ ایک چینل پر سفید رنگ کے ایک شخص کو مذکورہ پادری کے خیالات کا ردّ کرتے ہوئے دیکھا۔ میں سب کچھ چھوڑ کر ہمہ تن گوش ہو گیا۔ اس کے جوابات میں مجھے اپنے دل کے زخموں کا مرہم مل گیا۔ یہ مکرم مصطفی ثابت صاحب تھے جو پادری کے اعتراضات کے ردّ میں ایک پروگرام پیش کر رہے تھے۔ میں پروگرام دیکھنے کے دوران ہی یہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس شخص سے میرا رابطہ ہو جائے تو میں اس کے ساتھ مختلف موضوعات پر بات کر کے اس کا شکریہ ادا کروں اور اس کی شاگردی اختیار کرلوں۔ میں انہی سوچوں میں گم تھا کہ یہ پروگرام ختم ہو گیا لیکن اس کے آخر پر مجھے میری مراد بھی مل گئی کیونکہ پروگرام کے آخر پر لکھا گیا تھا کہ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رابطہ کریں۔

مصری احمدی سے رابطہ

اس طریق پر رابطہ کا مطلب یہ تھا کہ میرے پاس کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا ہونا ضروری ہے جو کہ اس وقت میرے پاس نہیں تھا۔ میں یونیورسٹی سے فارغ ہو کر معمولی نوکری کر رہا تھا اور میری تنخواہ بہت تھوڑی تھی۔ اس قلیل تنخواہ میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت کی فراہمی ناممکن تھی۔ چنانچہ میں نے فوراً اقسطوں پر کمپیوٹر خریدا، انٹرنیٹ کی سروس لے کر اپنا ای میل بنایا اور مکرم مصطفی ثابت صاحب کی ویب سائٹ کھولی تو وہاں ایک جگہ یہ سہولت بھی دی گئی تھی کہ آپ لائیو چَیٹ بھی کر سکتے ہیں لیکن جب بھی میں یہ ویب سائٹ کھولتا تھا وہاں چَیٹ کرنے کے لئے کوئی بھی موجود نہ ہوتا تھا۔ ایک روز مَیں نے ویب سائٹ کھولی تو وہاں اس بات کا اشارہ دیا گیا تھا کہ لائیو چیٹنگ کیلئے کوئی شخص موجود ہے۔ میں نے فوراً سوال لکھ دیا: کیا آپ مصطفی ثابت صاحب ہیں؟

آگے سے جواب ملا: نہیں، میں محمد شریف ہوں۔

ایک دو سوالوں کے بعد شریف صاحب نے مجھ سے فون نمبر مانگا اور پھر انہوں نے فون کیا تو میں نے ان سے جماعت اور امام مہدی و مسیح موعود کے تعارف کے علاوہ ان تمام سوالوں کے بارہ میں بات کی جو میرے ذہن میں پیدا ہوئے۔ شریف صاحب نے کہا کہ میں آپ کو ایک مصری احمدی عالم کا نمبر دیتا ہوں اور آپ ان سے رابطہ کر کے مزید معلومات لے سکتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے مکرم فتحی عبد السلام صاحب کا نمبر دیا۔ میں نے انہیں فون کر کے وقت لیا اور پھر اس کے مطابق ملاقات کے لئے پہنچ گیا۔ میری ان سے ملاقات نہایت مفید ثابت ہوئی۔ مجھے ان سے مل کر جہاں اپنے کئی سوالوں کا جواب ملا وہاں بعض ایسے امور کا بھی پتہ چلا جن سے میں لاعلم تھا۔ خصوصاً یہ کہ مدعیٔ نبوت اگر سچا ہو تو اسے ایسی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ جسے برداشت کرنا خدا تعالیٰ کی تائید کے بغیر ناممکن ہوتا ہے، اور اگر وہ جھوٹا ہو تو خدا تعالیٰ یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس کا دشمن بن جاتا ہے اور خدا کا مقابلہ کرنے کی تو کسی میں بھی سکت نہیں ہے۔ لہٰذا مدعیٔ نبوت کی دعوت کا پھیلنا اور اس کی ترقی اور تائید الٰہی سراسر اسکی صداقت کا ثبوت ہوتی ہے۔

صادقوں کے درمیان

بہر حال میرا فتحی عبد السلام صاحب سے رابطہ رہا۔ ان کے ساتھ سوال وجواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ایک روز فتحی عبد السلام صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ قاہرہ کے سفر کے لئے تیار ہیں؟ ان کا مقصد میری احمدی بھائیوں کے ساتھ ملاقات کروانا تھا۔ اس وقت مجھے شدید کمر درد کی شکایت تھی اس کے باوجود میں نے فوراً حامی بھر لی اور پھر ہم دونوں قاہرہ پہنچ گئے اور وہاں ہم مکرم عمرو دیاب صاحب کے گھر بیٹھے جہاں دیگر احمدی احباب بھی موجود تھے۔ میں نے ارد گرد نظر دوڑائی تو دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لگی ہوئی تھی۔ میں اسے دیکھتا رہا اور اسی دوران بڑی مضبوطی کے ساتھ یہ احساس میرے دل میں جاگزیں ہو گیا کہ میں سچے لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوں۔ یہ احساس اس قدر قوی تھا کہ میں اس کے حصار سے باہر نہ آ سکا۔ میں اس کے بارہ میں فتحی عبد السلام صاحب کو بتانا چاہتا تھا لیکن اسی لمحے میری ساری توجہ ایک اور امر پر مرکوز ہو کر رہ گئی اور وہ یہ کہ یکا یک میں نے محسوس کیا کہ میری کمر کا درد ختم ہو گیا ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید کسی خاص پوزیشن میں بیٹھنے سے ایسا ہوا ہے چنانچہ یہ سوچ کر مَیں نے اپنی پوزیشن تبدیل کی نیز ادھر ادھر حرکت کر کے بھی دیکھا تو درد کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید یہ وقتی امر ہو، لیکن کچھ دیر تک انتظار کرنے کے بعد بھی جب یہ حالت قائم رہی تو میں نے فتحی عبد السلام صاحب سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ حق پر ہیں۔ انہوں نے مجھ سے اس بیان کی وجہ دریافت فرمائی تو میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہاں آنے پر ہی مجھے شفا بخشی ہے اور مجھے کمر کے درد سے رہائی مل گئی ہے۔ یہ سنتے ہی فتحی عبد السلام صاحب نے تکبیر بلند کرتے ہوئے سورہ الم نشرح آخر تک پڑھی۔ گو سب ہی اس بات سے بہت خوش ہوئے لیکن میری خوشی دیدنی تھی۔

بیعت

یہاں پر مجھے بہت سی کتب دی گئیں اور فتحی صاحب نے کہا کہ جو بات سمجھ نہ آئے اس کے نیچے لائن لگا دینا تا کہ بعد میں ان کی وضاحت کر دی جائے۔

ان کتب میں سے مَیں نے سب سے پہلے **فلسفة تعاليم الإسلام** (اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ) پڑھی جس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جو کچھ اس کتاب میں لکھا گیا ہے سراسر قرآن کریم، حدیث اور عقل ومنطق کے عین مطابق ہے، اور اپنے اندر ایک جدّت اور گہرائی رکھتا ہے۔

میں تو پہلے ہی دلی طور پر مطمئن ہو چکا تھا چنانچہ ایک روز فتحی صاحب کے ہمراہ ڈاکٹر حاتم صاحب کے گھر پر جا کر متعدد احمدیوں کی موجودگی میں مَیں نے بیعت فارم پُر کر دیا۔

تبلیغ کے میدان میں پہلا قدم

بیعت کے بعد سب سے پہلے میں نے اپنے اس دوست کو تبلیغ کی جس نے میری خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں عقائد کے اعتبار سے نسبتاً بہتر حالت کی طرف منتقل ہونے والا ہوں۔ یہ شخص تنخواہ پر ایک مسجد میں امام مسجد کی ڈیوٹی دیتا ہے۔ میں نے اسے اپنی خواب اور اس کی تعبیر یاد دلاتے ہوئے یہ کہا کہ تمہاری تعبیر درست نکلی ہے۔ اور میں احمدی ہو گیا ہوں۔ پھر میں نے اسے جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں بتاتے ہوئے تبلیغ احمدیت کی لیکن اس کا رویّہ نہایت جارحانہ تھا۔ اس نے مجھے جھوٹا کہا اور اہانت آمیز رویہ اختیار کیا۔ اور قریب تھا کہ وہ غصے کی شدت میں مجھے مارتا پیٹتا، لیکن خدا کا فضل ہے کہ میں محفوظ رہا۔

..................(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26؍اگست 2016)

......☆......☆......☆......

ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو اسلام کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے
ہر ایسی حرکت جس سے اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے

ہمیں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہم نے ہر خوف کو دُور کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
مشن کی تکمیل کے لئے کوشش کرنی ہے۔ ہر جگہ شریروں کے شر سے بچنے کے لئے ہمیں دعاؤں اور صدقات پر توجہ دینی چاہئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29 جولائی 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آج کل جو دُنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اِس حوالے سے حضور انور نے مسلمان ممالک کے سربراہوں کو کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے اس کی وجہ مسلمانوں کے بعض گروہ بن رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے سربراہ نہیں سمجھتے کہ ان کو اسلام مخالف طاقتیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مسلمان ممالک کی طاقت کمزور سے کمزور تر ہو رہی ہے اور یہی بات اسلام مخالف طاقتیں چاہتی ہیں کہ اسلامی حکومتیں، اسلامی ممالک کبھی معاشی لحاظ سے یا امن اور سلامتی کے لحاظ سے مضبوط نہ ہوں۔ بڑی طاقتیں اپنا اسلحہ بیچتی ہیں اور دونوں طرف کی ہمدرد بن جاتی ہیں۔ عراق، لیبیا، شام وغیرہ میں یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود مسلمان حکمرانوں کو سمجھ نہیں آتی۔ اگر قرآن کریم کی تعلیم پر ہی غور نہیں کرنا، اگر مسلمان بن کر نہیں رہنا تو عقل کا تو تقاضا یہ ہے کہ سوچ سمجھ کے اپنے قدم اٹھائیں۔ یہ دیکھیں کہ مسلمانوں کے اختلاف کا یا ان کے ملکوں میں بے چینی اور بدامنی کا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے۔ پس ان مسلمان ممالک کے لئے ان دنوں میں بہت دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

سوال دہشت گرد تنظیموں کی طرف سے ہونے والے بہیمانہ ظلم و ستم پر حضور انور نے کن خوفناک خدشات کا اظہار فرمایا ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دہشت گرد تنظیموں نے ان مغربی ممالک میں معصوم جانوں کو قتل کرنے کے انتہائی بہیمانہ اور ظالمانہ عمل کر کے اسلام کو بدنام کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ اسلام کو بدنام کرنے کیلئے اسلام مخالف طاقتیں ہی غیر مسلم ممالک میں ایسی حرکتیں ان لوگوں سے کروا رہی ہوں جس سے اسلام بھی بدنام ہو اور ان کو مدد کے نام پر، دنیا کو دہشت گردی سے بچانے کے نام پر ان ممالک میں اپنے اڈّے قائم کرنے کیلئے ایک وجہ ہاتھ آ جائے۔

سوال حضور انور نے دہشت گردی کے خلاف اسلام کی کیا تعلیم بیان فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ کوئی اسلامی تعلیم نہیں ہے کہ معصوموں کی قتل و غارت کی جائے۔ ایئرپورٹوں پر، سٹیشنوں پر مسافروں کو اور بچوں کو، عورتوں کو، بوڑھوں کو، بیماروں کو قتل کر دیا جائے۔ چرچوں میں جا کر لوگوں اور پادریوں کو قتل کر دیا جائے۔ قتل تو دُور کی بات رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگ میں جو فوج بھجواتے تھے اسے بھی ہدایت ہوتی تھی کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں، پادریوں کو قتل نہیں کرنا۔ ہر شخص جو ہتھیار نہیں اٹھاتا یا کسی بھی شکل میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کا حصہ نہیں بنتا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کا نام اسلام رکھا ہے اور یہ نام ہی دہشتگردی اور جبر و تشدد کو ردّ کرتا ہے اور امن و صُلح اور آشتی کا پیغام دیتا ہے۔

سوال حضور انور نے آیت کریمہ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ (یونس:26) کے حوالہ سے ایک حقیقی مسلمان کی کیا نشانی بیان فرمائی ؟

جواب حضور انور نے آیت کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا رحم اور اس کا فضل مانگتا ہے، سلامتی مانگتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے تو پھر شرارت شوخی اور فسق و فجور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ پھر اسلام کہتا ہے سلام کو رواج دو اور سلامتی پھیلاؤ۔ سلام کہنا صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو بلا تخصیص سب کو سلام کہا جاتا تھا۔

سوال حضور انور نے دُنیا کے دل جیتنے اور اسلام کو دُنیا میں پھیلانے کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر دُنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں، اگر اسلام کو دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے تو اس کی خوبصورت تعلیم سے، نہ کہ شدت پسند لوگوں اور علماء کی خود ساختہ تعلیم سے۔ لیکن یہ راستہ تو وہی دکھا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ انصاف تو وہی قائم کرسکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انصاف قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے، حَکَم اور عدل بنا کر بھیجا ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو وہی لاگو کرسکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر فائز کیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی تعلیم کو کتنے حصوں پر منقسم کیا ہے ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصہ کئے ہیں۔ اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔ ہمدردی اور سلوک الگ چیز ہے اور مخالفت مذہب دوسری شئے۔

سوال جو لوگ جہاد کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہیں انہوں نے کن کن باتوں کو جائز قرار دیا ہوا ہے ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا وہ گروہ جو جہاد کی غلطی اور غلط فہمی میں مبتلا ہے انہوں نے یہ بھی جائز رکھا ہے کہ کفار کا مال ناجائز طور پر لینا درست ہے۔ خود میری نسبت بھی ان لوگوں نے فتویٰ دیا کہ ان کا مال لُوٹ لو‘۔ بلکہ یہاں تک بھی کہ ان کی بیویاں نکال لو۔ حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں۔ وہ تو ایک صاف اور مصفّٰی مذہب تھا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کی حقیقت کو کس مثال کے ذریعہ واضح کیا ؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوق ابوّت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہ ہو وہاں اس کا یہ بھی منشاء ہے کہ نوع انسان میں مودّت اور وحدت ہو۔‘‘

سوال وہ کیا تعلیم ہے جس کو اپنا کر مسلمان دنیا میں دوبارہ اسلام کی شان و شوکت قائم کر سکتے ہیں

جواب حضور انور نے فرمایا کہ یہ تعلیم ہے جس کو اپنا کر مسلمان دنیا میں دوبارہ اسلام کی شان و شوکت قائم کر سکتے ہیں کہ خدا کے حق کو بھی پہچانیں اور ایک دوسرے کے حق کو بھی پہچانیں۔ نوع انسان میں محبت اور پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

سوال حضور انور نے ظلم کرنے والوں اور خودکش حملہ آوروں کو کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ ظلم سے کام لے کر معصوموں کو قتل کرنے کی بجائے اسلام کی امن صلح اور آشتی کی تلوار سے دلوں کو گھائل کر کے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے قدموں میں لا کر ڈالیں۔ خودکش حملے کر کے یا ظلم کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کی بجائے اس کا پیار اور قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام کی آغوش کو باپ کی محبت اور رحمت کا سایہ بنائیں نہ کہ اپنی ظالمانہ حرکتوں کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرنے والوں اور حملہ کرنے والوں کو مزید مواقع فراہم کریں۔

سوال حضور انور نے ہم احمدیوں کو کن باتوں کی طرف خاص توجہ دینے کی تلقین فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو اسلام کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ ہر ایسی حرکت جس سے اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے۔ دنیا تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کا ابھی بہت کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ اپنی پردہ پوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہم نے ہر خوف کو دُور کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے کوشش کرنی ہے۔ ہر جگہ شریروں کے شر سے بچنے کے لئے ہمیں دعاؤں اور صدقات پر توجہ دینی چاہئے۔

سوال حضور انور نے دعاؤں اور صدقات کے متعلق کون سی احادیث بیان فرمائیں ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضورؐ بیان فرماتے ہیں کہ جس کے لئے باب دعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے ان میں سے سب سے زیادہ اسے عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندو تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ صدقات کے بارے میں فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ صحابہ کے پوچھنے پر کہ جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ کیا کرے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ معروف باتوں پر عمل کرے۔ اسلامی احکامات پر عمل کرے۔ نیکیوں پر عمل کرے اور بری باتوں سے روکے۔ یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

سوال آج کل کے حالات کے پیش نظر حضور انور نے دعا کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی کیا نصائح بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔ نیز فرمایا ہمیشہ دعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔

سوال حضور انور نے بلاؤں کے دُور ہونے اور شر سے محفوظ رہنے کے لئے کون سی قرآنی دعائیں پڑھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور نے فرمایا کہ ہمیں ان قرآنی دعاؤں پر زور دینا چاہئے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة:202) کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا کی حسنات سے بھی نواز اور آخرت کی حسنات سے بھی نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ دشمن کے خلاف ثباتِ قدم کی یہ دعا ہمیں سکھائی کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (آل عمران:148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصور اور کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف فرما دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔ پھر قرآن کریم کی ایک دعا ہے۔ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ (القصص:25) کہ اے میرے ربّ اپنی خیر سے، اپنی بھلائی سے جو کچھ بھی تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی کون سی دعا پڑھنے کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ایک دعا کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ مجھ پر القاء ہوئی کہ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ فرمایا کہ ’’میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔‘‘

......☆......☆......☆......

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 20

اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پڑے تھے اور یوں اِن کے مسکن کی سرزمین بھی پہلی بار خلیفۃ المسیح کے مبارک وجود سے فیضیاب ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے انتہائی پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچے اور بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے ہر ایک اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ خواتین ایک طرف کھڑی شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر صدر جماعت Frankenthal شہر شوکت علی صاحب، مبلغ سلسلہ نعمان خالد صاحب اور سید طاہر حسن بخاری صاحب اور ریجنل امیر حمید خالد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے کیلئے آنے والے مہمانوں میں اس شہر کے لارڈ میئر Martin Hebich، ایک دوسرے شہر worms کے میئر Kosubeck اور صوبہ Rheinland-Pfalz کے وزیر اعلیٰ کے نمائندہ Miguel Vicente بھی شامل تھے۔ ان تینوں مہمانوں نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

شہر Frankenthal میں مسجد نور کے سنگ بنیاد کی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عمیر خالد صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ عزیزم عدنان رانا نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے شہر Frankenthal کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس شہر کی آبادی 48 ہزار کے قریب ہے اور شہر صوبہ Rheinland-Pfalz کا حصہ ہے۔ تاریخ میں اس شہر کا پہلی بار ذکر 722ء میں آتا ہے۔ اس شہر میں ایک فیسٹیول منعقد ہوتا ہے جو پورے صوبہ Pfalz میں سب سے بڑا فیسٹیول ہوتا ہے اور اس میں تین لاکھ کے قریب لوگ شامل ہوتے ہیں۔

امیر صاحب جرمنی نے ذکر کیا کہ بہت سے لمبے مراحل سے گزر کر یہ مسجد کی جگہ ملی ہے۔ سال 2006ء سے مسجد کیلئے جگہ کی تلاش جاری تھی۔ شروع میں انتظامیہ نے انکار کیا اور بعض ٹیکنیکل وجوہات کے باعث ہماری درخواست کو ردّ کیا۔ ہم نے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ گزشتہ سال مئی کے مہینہ میں شہر کی انتظامیہ کی طرف سے اس جگہ پر ایک مسجد بنانے کی منظوری مل گئی۔

امیر صاحب نے بتایا کہ شہر کے لوگوں کی طرف سے مسجد بنانے میں ہماری مخالفت نہیں کی گئی۔ خاص طور پر سابق میئر Theo Wieder صاحب نے بہت مدد کی اور اسی طرح موجودہ لارڈ میئر Martin Hebich صاحب نے بھی ہماری بہت مدد کی اور ان کا تعاون ہمیں ہمیشہ حاصل رہا۔

فرنکنتھال شہر میں جماعت کے قیام کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں جماعت کی تجنید 185 ممبران پر مشتمل ہے۔ جب یہاں 1984 میں جماعت کی بنیاد پڑی اُس وقت صرف چھ ممبران ہوا کرتے تھے۔ یہاں جماعت کے افراد کا تمام شہریوں سے بہت اچھا تعلق ہے اور جماعت کی طرف سے مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ہر سال وقارعمل کیا جاتا ہے۔

امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں کی لجنہ بہت فعّال ہے۔ اور اس کے شہر کی انتظامیہ سے اچھے رابطے ہیں۔ ہر ہفتہ لجنہ اپنا تبلیغی سٹال لگاتی ہے اور اسکے علاوہ بھی دوران سال مختلف پروگرام منعقد کرتی ہے۔ سٹالوں سے جو آمد ہوتی ہے اس سے چیریٹیز کی مدد کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے Frankenthal کے شہر کو ایک پودا تحفہ میں دیا جو ہماری طرف سے امن کے پیغام کی علامت ہے۔

مسجد کے اس قطعہ زمین کا رقبہ 2115 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ نومبر 2014 میں ایک لاکھ 79 ہزار 775 یورو کی مالیت سے خریدا گیا۔ یہاں نماز کیلئے مردوں اور عورتوں کے دو ہال تعمیر ہوں گے۔ ہر ایک کا رقبہ ساٹھ مربع میٹر ہوگا۔ اسکے علاوہ مبلغ کی رہائش کیلئے ایک گھر بھی تعمیر ہوگا۔ مسجد کے مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہوگا۔ اور بارہ کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہوگی۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد شہر Frankenthal کے لارڈ میئر Martin Hebich نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا عزّت مآب خلیفۃ المسیح اور تمام مہمانوں اور حاضرین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ لوگوں کا اس شہر میں اپنی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا، یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ لوگ ادھر رہنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک مشہور کہاوت ہے جو جہاں گھر بنانا چاہتا ہے وہ ادھر رہنا چاہتا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ احمدی اس شہر میں بہت خوش ہیں اور انہیں یہاں کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہاں جماعت احمدیہ کی مسجد بن رہی ہے اور شہر کی انتظامیہ آپ کے ساتھ ہر کوشش اور تعاون کر رہی ہے کہ یہاں مسجد تعمیر ہو۔ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ یہ پلاٹ جو پہلے اس شہر کی ملکیت تھا اب آپ کی ملکیت بن چکا ہے۔ میئر صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کھلے ہاتھوں سے ہم سے ملتی ہے اور ہر لحاظ سے کھلا دل رکھنے والی ہے۔ معاشرہ میں امن، بھائی چارہ اور رواداری قائم کرتی ہے۔ میئر صاحب نے کہا جس طرح عمارت کی اینٹیں اکٹھی کر کے آپس میں جوڑی جاتی ہیں اسی طرح یہ اس بات کا نشان ہے کہ ہم سب باہم متحد ہو کر مل جل کر رہنا چاہتے ہیں قطع نظر اسکے کہ کس کا کس ملک سے تعلق ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہم اکٹھے رہ سکتے ہیں اور مسلمان بھی اب جرمنی کا حصہ ہیں۔

میئر صاحب نے کہا شروع میں کچھ لوگ تھے جنہیں خوف تھا لیکن اکٹھے بیٹھ کر تمام پریشانیاں دُور ہو گئیں اور خوف دُور ہو گئے۔ اس مسجد کے بنانے سے تعصّبات ردّ کئے جاسکتے ہیں اور بدظنیاں دُور کی جاسکتی ہیں۔

میئر صاحب نے کہا کہ آپ لوگ مسجد بنانے سے نئی جگہیں ایسی بنا رہے ہیں جہاں شہر کے لوگ اکٹھے ہو سکتے ہیں جو کہ نہایت خوشی کی بات ہے اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا کردار کیسا ہے۔ اس کا مزاج کیسا ہے۔ اس طرح ہم مزید ایک دوسرے کے قریب آئیں گے۔ آپ کے اندرونی اخلاق یہاں سے ظاہر ہوں گے۔

میئر موصوف نے کہا مسلمان آج کل بہت سی نفرتوں کا سامنا کر رہے ہیں اور بہت سے مسلمان خطرناک جگہوں سے ہجرت کر کے ادھر آ رہے ہیں ان کو یہ مسجد ایک امن کی جگہ ملے گی اور حفاظت کا مقام نظر آئے گی۔ اپنے ایڈریس کے آخر پر میئر صاحب نے جماعت کو مبارکباد دی اور ایک پودا شہر کی طرف سے تحفہ کے طور پر دیا اور کہا کہ اس کی جڑیں یہاں مضبوط ہوں جس طرح آپ لوگوں کی جڑیں یہاں مضبوط ہیں اور آپ اس شہر کا حصہ بن چکے ہیں۔

لارڈ میئر کے اس ایڈریس کے بعد صوبہ Rheinland-Pfalz کے وزیر اعلیٰ کے نمائندہ Miguel Vicente نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا میں سب سے پہلے عزّت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ یہاں سب لوگ ہی اتنے پیار اور محبت سے ملنے والے ہیں۔ اس مسجد کے سنگ بنیاد سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ لوگ ادھر خوش ہیں اور سلامتی اور امن کے ساتھ رہ رہے ہیں اور یہ شہر یہ ملک آپ لوگوں کا وطن بن گیا ہے۔

موصوف نے کہا مسلمانوں کو جرمنی میں پچاس تا ساٹھ سال ہو گئے ہیں اور اب اس بات کو صحیح طور پر تسلیم کر لینا چاہئے کہ مسلمان جرمنی کا حصہ ہیں۔ یہ مسجد کے لئے جگہ ملنا اور پھر یہاں ایک عمارت بنانا محض کوئی ظاہری نشانی نہیں ہے بلکہ یہ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کو اپنی ضروریات کیلئے ایک علیحدہ جگہ دی جائے موصوف نے کہا مذہبی آزادی ہر ایک کا بنیادی حق ہے جس کو بجالانے کا ہر ایک کو موقع ملنا چاہئے اور یہ صرف مسلمانوں کا نہیں بلکہ ہر مذہب کے ماننے والے کا حق ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر کاربند ہو۔ لیکن ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ ہر ایک قواعد و ضوابط کی پیروی بھی کرے۔ جماعت احمدیہ مکمل طور پر یہاں کے قوانین کی پیروی کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت پر ان کے اپنے وطن میں ظلم کئے گئے۔ آپ کو اپنے گھروں سے نکالا گیا اور آپ کو مجبور کیا گیا کہ آپ اپنا وطن چھوڑیں جس پر آپ کو ہجرت کرنی پڑی۔ یہاں آپ کے لئے آزادی ہے اور اس شہر میں ترقی کی راہیں کھلی ہیں۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بعد ازاں سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام مہمانان اور افرادِ جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ سب کو امن اور سلامتی سے رکھے۔

آج اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں رہنے والے لوگوں کو اور افرادِ جماعت احمدیہ کو توفیق دے رہا ہے کہ یہاں ایک مسجد تعمیر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد تعمیر ہوگی اور جب یہ تعمیر ہوگی تو اس کے بعد اس کے مقاصد مزید اُبھر کر سامنے آئیں گے۔ جن کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے افتتاح کے موقع پر بھی ہوگا۔ امیر صاحب جماعت جرمنی نے اس شہر کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اس شہر کے لوگ بڑے کھلے دل کے لوگ ہیں اور یہاں بین المذاہب ڈائلاگ بہت زیادہ ہوتے ہیں اور جس میں سب شامل ہوتے ہیں۔

یہ خوبی ایسی خوبی ہے جو معاشرہ کے امن کو قائم رکھنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہے۔ اس لحاظ سے یہ سن کے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اس شہر کے لوگ برداشت کا مادہ رکھنے والے بھی ہیں اور مختلف مذاہب رکھنے کے باوجود ایک دُوسرے کی باتیں مذاہب کے بارہ میں سننے والے بھی ہیں اور پھر سننے کے بعد رنجشیں اور کدورتیں اور لڑائی اور جھگڑے کو ہوا نہیں دیتے بلکہ پھر بھی پیار اور محبت سے رہنے والے ہیں۔ برداشت کرنے والے ہیں۔ پس یہ اس شہر کے لوگوں کی ایک بہت بڑی خوبی ہے جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی جیسا کہ امیر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ یہاں کی کونسل نے بھی اور شہریوں نے بھی مسجد بنانے کے لئے بڑا تعاون کیا اور یہ بات بھی آپ کے کھلے ذہن کی عکاسی کرتی ہے۔ بہت سی جگہوں پر جماعت احمدیہ جرمنی میں مسجدیں بنا رہی ہے۔ بڑے شہروں میں بھی اور چھوٹے قصبوں میں بھی۔ لیکن اکثر جگہ کسی نہ کسی صورت میں مقامی لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور مخالفت کرنے میں وہ اس لحاظ سے حق بجانب ہیں کہ اسلام کا جو تصور آج قائم ہے وہ ان کو کچھ تحفظات دیتا ہے اور ان کے تحفظات قائم ہوتے ہیں کہ اس شہر میں اگر مسجد بن جائے یا مسلمان آجائیں اور اپنے پاؤں جمالیں تو شاید ہمارے شہر کا، ہمارے علاقہ کا امن برباد ہو جائے گا۔ لیکن جیسا کہ داؤد مجوکہ صاحب نے اپنے تعارف میں بھی کہا کہ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو قائم ہی اس لئے کی گئی ہے کہ امن اور سلامتی اور محبت کے پیغام کو پھیلائے۔ حقیقت میں اگر اسلام کی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا جائے اور قرآن کریم کی تعلیم کو دو فقروں میں بیان کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی عبادت کا حق ادا کرو اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرو اور اس کا حق ادا کرو۔ پس جب ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ ہوگی تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی جگہ بھی حقیقی مسلمان فساد پیدا کرنے کی وجہ بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو ہم مسیح موعود اور مہدی موعود مانتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھیجا ہی اس لئے تھا کہ دنیا میں فساد قائم ہو چکا ہے اور اس فساد کو حقیقی اسلامی تعلیم کی رُو سے ختم کرنا آپؑ کا مقصد تھا اور اسی لئے آپؑ نے جماعت قائم کی اور اپنی جماعت کے افراد کو یہی تعلیم دی کہ بندوں کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف لیکر آنا ہے۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے اور اس کام میں تم نے میرا ہاتھ بٹانا ہے۔ پس یہ وہ مقصد ہے جو ہر احمدی کا مقصد ہے اور جب یہ مقصد ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی کو اسلام کی تعلیم سے خطرہ ہو۔ ہاں خطرہ ہے تو ان لوگوں سے جو اسلام کے نام پر غلط قسم کے کام کر رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، بہت سارے مہمان اس شہر کے لوگ جو احمدی نہیں مسلمان نہیں یہاں میرے سامنے بیٹھے ہیں کہ جماعت احمدیہ اس اسلام کو مانتی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں، اللہ تعالیٰ کی اس کتاب میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری۔ قرآن کریم کی تعلیم میں یہ نہیں لکھا کہ سختی کرو یا ظلم کرو بلکہ امن اور سلامتی کی تعلیم ہے۔

خانہ کعبہ جو مسلمانوں کی وہ جگہ ہے جہاں لوگ عبادت کیلئے ہر سال ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں، لوگ عمرہ کرتے ہیں اور سال میں لاکھوں لوگ حج کرتے ہیں، اب چند دنوں بعد پھر حج شروع ہو جائے گا۔ حج کے دن آ رہے ہیں خانہ کعبہ کا جو حج ہے اس کا مقصد ہی یہ تھا کہ یہاں سے امن اور

سلامتی کا پیغام پھیلے۔ لیکن بعض مفاد پرست لوگوں نے اس پیغام کو پھیلانے کی بجائے اپنے مفادات حاصل کرنے شروع کردیئے جس کی وجہ سے بدقسمتی سے مسلمان بجائے اس کے کہ امن اور سلامتی پھیلائیں بعض جگہوں پہ فساد کی وجہ بن رہے ہیں اور اس کا غیر مسلموں پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ لیکن بہر حال یہ ہونا تھا کیونکہ یہ پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ میں اسلام پر عمل ختم ہوجائے گا اور قرآن کریم کی تعلیم کو بھلادیا جائے گا تب اللہ تعالیٰ ایک مصلح بھیجے گا، مسیح موعود بھیجے گا، مہدی بھیجے گا جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں دوبارہ رائج کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یہ کام کررہی ہے۔

امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں لجنہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام کیا ہے یہ بھی اسلامی تعلیم کا ایک حصہ ہے اور یہ اس آزادی کا حصہ ہے جو اسلام نے عورت کو دی کہ آزاد ہوکر مردوں کے سائے سے باہر نکل کر اپنی تنظیم کے تحت کام کرتے ہوئے جو تمہارے فرائض ہیں ان کو بھی ادا کرو جو گھریلو فرائض ہیں بچوں کی تربیت ہے اور تمہارے جو دوسرے فرائض تبلیغ کے ہیں ان کو بھی اپنے حلقہ میں ادا کرو۔ تعلیم بھی حاصل کرو۔ اسی حکم کی وجہ سے ہماری خواتین جو ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا لٹریسی ریٹ بھی مردوں کی نسبت دنیا میں بعض جگہوں پر زیادہ ہے۔ جرمنی تو ایک ترقی یافتہ ملک ہے۔ دنیا کے بہت سے غریب ممالک ہیں جہاں تعلیم کی سہولتیں میسّر نہیں۔ بڑی مشکل سے تعلیم میسّر آتی ہے والدین اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلواسکتے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اس میں ہماری لڑکیاں اور عورتیں بعض جگہوں پر تو لڑکوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ پس یہ بات اس بات کا بھی ردّ کرتی ہے کہ اسلام عورت کو حق نہیں دیتا۔ اسلام میں عورت کے حقوق کی تو عجیب عجیب مثالیں ہیں کہ بانی اسلام نے فرمایا کہ جو عورت اپنی بچیوں کی تربیت اس طرح کردے کہ ان کو تعلیم دلوادے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں بڑا اعلیٰ مقام دے گا۔ جو لوگ اس یقین پر بھی قائم ہیں کہ اس زندگی کے بعد کوئی زندگی ہے ان کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ لڑکوں کی تربیت کی جاتی ہے تو یہ بھی بہت ضروری چیز ہے کیونکہ ان کو معاشرہ کا ایک اچھا حصہ بنانا ہے لیکن اکثر لڑکے والدین کے لئے اس دنیا میں بھی مالی مفادات دینے کا بھی ذریعہ بن جاتے ہیں۔ بہت سے لڑکے ہیں جو اپنے والدین کی خاص طور پر ہمارے معاشرے میں یا تیسری دنیا کے ملکوں میں جہاں ایک جائنٹ فیملی سسٹم بھی ہوتا ہے وہاں لڑکے اپنی آمد سے اپنے والدین کی خدمت کررہے ہوتے ہیں۔ گویا ایک دنیاوی فائدہ اس دنیا میں پہنچاتے ہیں جو ایک اچھی تربیت کرنے والے ماں باپ کو اس دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ لیکن لڑکی جب بیاہ کر دوسرے گھر میں جاتی ہے تو اس کا براہ راست فائدہ اس کی ماں کو نہیں پہنچ رہا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کو اگر تمہیں یقین ہے کہ مرنے کے بعد کی زندگی ہے تو اُس دنیا میں جاکر فائدہ ضرور پہنچاؤں گا۔

پھر اسلام کہتا ہے کہ عورت ماں کی حیثیت سے وہ ہستی ہے جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ یعنی عورت کے ذریعہ جنت کی ضمانت دی گئی۔ اس لئے کہ عورت وہ ہستی ہے جو بچوں کی لڑکوں کی بھی اور لڑکیوں کی بھی نیک تربیت کرکے ان کو معاشرہ کا فعال حصہ بناتی ہے۔ ان کو بجائے فساد کرنے اور توڑ پھوڑ کرنے کے ایسی تربیت دیتی ہے کہ وہ ملک اور قوم کیلئے ایک مثبت کردار ادا کرنے والے بن جائیں۔ معاشرہ کا فعال حصہ بن جائیں۔ ملک کی ترقی میں حصہ لینے والے ہوں۔ پس یہ مقام ہے جو عورت کو دیا گیا ہے مرد کو اسلام میں نہیں دیا گیا کہ تم تربیت کرو اپنے بچوں کی تا کہ مرد بھی اور عورت بھی تمہاری سوسائٹی کا ایک ایسا حصہ بن جائے جہاں محبت پیار اور امن پھیلے۔ جہاں تمہارے شہر کی، تمہارے قصبہ کی اور تمہارے ملک کی ترقی ہو۔ جہاں تم دنیا میں امن قائم کرنے والے بنو۔ پس یہ خوبصورتی ہے عورت کے مقام کی اسلام کی تعلیم میں، جس کی ایک جھلک میں نے آپ کو دکھائی ہے۔

لارڈ میئر نے ذکر کیا کہ یہ جگہ جو آپ کو دے دی گئی ہے شہر کی ملکیت تھی آج آپ کی ملکیت بن گئی۔ لیکن مَیں کہتا ہوں ہمارے نزدیک اسلام کی حقیقی تعلیم جو ہے اس کے مطابق مسجد خدا کا گھر ہے اور یہ کسی شخص کی، کسی فرد کی یا کسی جماعت کی ملکیت نہیں بنی بلکہ یہ مسجد جو انشاء اللہ بنے گی یہ خدا کا گھر ہونے کی حیثیت سے خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے اور جو خدا کا گھر ہو اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پہلی سورت میں ہی کہہ دیا ہے کہ مَیں ربّ العالمین ہوں۔ مَیں تمام دُنیا کا، جہانوں کا ربّ ہوں، ہر ایک کو پالنے والا ہوں، ہندوؤں کا بھی خدا ہوں، عیسائیوں کا بھی، یہودیوں کا بھی اور مسلمانوں کا بھی۔ پس ہم جب یہ کہتے ہیں کہ مسجد خدا کا گھر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی مخلوق کیلئے اس مسجد سے پیار اور محبت اور بھائی چارہ کا پیغام نکلنا چاہئے۔ یہ اعلان ہونا چاہئے کہ اس خدا کے گھر میں آنے والے لوگ، خدا کی عبادت کرنے کیلئے آنے والے لوگ وہ لوگ ہیں جو صرف پیار اور محبت اور بھائی چارہ پھیلائیں گے۔ جو سوسائٹی میں، معاشرہ میں، اس قصبہ میں امن اور سلامتی پھیلائیں گے۔ پس خدا کے گھر کا یہ وہ مقام ہے جو ہمارے نزدیک ایک اعلیٰ مقام ہے اور جس پر ہر احمدی کو عمل کرنا چاہئے۔

پس اس خدا کے گھر میں جب نماز کیلئے آئیں، عبادت کیلئے آئیں تو یہ سوچ کر آئیں کہ ہم نے جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے، اس کا حق ادا کرنا ہے، وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنا ہے اور آپس میں احمدی احمدی نے بھی محبت پیار اور بھائی چارہ سے رہنا ہے۔ اپنے ہمسائے کا بھی حق ادا کرنا ہے اور اس سے بھی محبت پیار اور بھائی چارہ کا سلوک کرنا ہے۔

قرآن کریم میں تو ہمسائے کے حق کا اتنا کہا گیا ہے کہ تمہارے قریب ہونے والے، تمہارے ساتھ کام کرنے والے، تمہارے ساتھ سفر کرنے والے، تمہارے ماتحت سب تمہارے ہمسائے ہیں۔ گویا کہ ہمسائیگی کا ایک بہت وسیع میدان ایک احمدی مسلمان کیلئے ہے بلکہ حقیقی مسلمان کے لئے ہے۔ پس ہمسائیگی کا یہ حق اتنا بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارہ میں اتنی تلقین فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ ہمسائیگی کو بھی کہیں وراثت کے قانون میں شامل نہ کرلیا جائے۔ اس حد تک اس کی اہمیت دی جارہی ہے کہ شاید ہمسائے بھی وراثت کے حقدار بنیں گے۔ گویا کہ ہمسائے کی یہ اہمیت ہے۔ پس ہم نے اس شہر میں رہ کر جہاں احمدیوں کی آبادی 184 کی تعداد میں ہے۔ ہمسائے کی جو تعریف اسلام نے کی ہے اس کے ساتھ پورا شہر ان کا ہمسایہ ہے اور اس کا حق انہوں نے ادا کرنا ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ آج بھی یہ حق ادا کررہے ہیں اور جب مسجد بن جائے گی تو پہلے سے بڑھ کر یہ حق ادا کرنے والے ہوں گے اور سلامتی اور امن اور محبت کا پیغام پہلے سے بڑھ کر پھیلائیں گے۔

لارڈ میئر نے یہ بات بھی کہی کہ پتھروں کی بلڈنگ جو بن رہی ہے، پتھروں کو جوڑ کر ایک bond بنا کر ایک نشان بنایا جاتا ہے کہ اسی طرح ہم نے جُڑ کر رہنا ہے۔ یہ یقیناً بڑی اچھی چیز ہے لیکن ہم جب یہ پتھروں کی یا اینٹوں کی عمارت بنارہے ہیں اور ان اینٹوں کو جوڑ رہے ہیں تو اسکے ساتھ ظاہری تصور کے علاوہ ایک تصور ہمارے لئے یہ بھی اُبھرتا ہے کہ ہم محبت اور پیار کی دیواروں کو کھڑا کررہے ہیں۔ اور ان دیواروں کو جوڑ رہے ہیں جو اس حد تک مضبوط ہوجائیں کہ محبت پیار اور بھائی چارہ کی یہ دیواریں کبھی گرنے نہ پائیں اور ان میں مضبوطی ہمیشہ بڑھتی رہے اور دیواروں کی مضبوطی اور عمارتوں کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ ان کے لئے کوئی کچھ نہ کچھ عرصہ کے بعد مینٹیننس کا کام ہوتا رہے۔ مرمتوں کا کام ہوتا رہے۔ اس لئے اسلام ہمیں کہتا ہے کہ تم دین کے احکامات پر عمل کرتے رہو۔ اپنے خدا کے بھی حقوق ادا کرتے رہو بندوں کے حقوق ادا کرتے رہو۔ اپنی تعلیم پر عمل کرنے کیلئے اپنے معیاروں کو بڑھاتے رہو تا کہ یہ محبت اور پیار کی مضبوطی جو ہے یہ نہ صرف قائم رہے بلکہ مزید پختہ ہوتی رہے۔ پتھروں کی دیواروں میں تو مضبوطی کی حدود ہیں وہ ختم ہوجاتی ہے جس حد تک دیواریں مضبوط بنائی گئی ہوں، اس حد تک مضبوطی قائم رہتی ہے لیکن یہ دیواریں جو محبت اور پیار کے ساتھ کھڑی کی جاتی ہیں یہ ہر لحہ reinforce ہورہی ہوتی ہیں۔ ان میں مزید طاقت پیدا ہورہی ہوتی ہے۔ پس یہ ہے ہمارا تصور جو عمارتوں کو کھڑے کرنے سے ہے۔

درخت کا تحفہ انہوں نے دیا اس کے لئے بھی ان کا شکریہ۔ درخت کی جڑیں زمین میں مضبوط ہوتی ہیں۔ جب یہ جڑیں مضبوط ہوں گی تو اس سے انہوں نے یہ تصور دیا کہ اسی طرح یہاں آپ کے قدم مضبوط ہوں گے۔ آپ کا یہاں رہنا اس بات کی دلیل بنے گا کہ آپ اپنی جڑیں اس زمین میں گاڑ رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اسلام کی تعلیم ایک اور تصور بھی دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تم وہ درخت بنو جس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہوتی ہیں اور جس کی شاخیں آسمان پر چلی جاتی ہیں اور جب شاخیں آسمان پر جارہی ہوں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اس کی مخلوق کا حق ادا کرو گویا کہ جہاں ہم زمین میں جڑیں مضبوط کررہے ہیں وہاں ان شاخوں کے ذریعہ سے جو آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں جو پھل لارہی ہیں ہم یہاں کے لوگوں کے لئے محبت اور پیار اور بھائی چارہ کے پھل بھی پیدا کررہے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد یہ کرتے رہیں گے۔

انٹیگریشن کا سوال آیا۔ مسلمان انٹیگریٹ نہیں ہوتے۔ یہ عام طور پر تصور پایا جاتا ہے۔ مجھے تو یہاں کے رہنے والے جو بچے ہیں ان سے بعض دفعہ بات کرنا مشکل ہوجاتی ہے کیونکہ وہ تو اس حد تک انٹیگریٹ ہوچکے ہیں کہ اپنی زبان جس کو وہ لے کے آئے تھے یا ان کے والدین بولتے ہیں وہ بھول چکے ہیں اور جرمن بولتے ہیں۔ جو شخص جرمن زبان میں بات کررہا ہو اپنا مدّعا اس زبان میں ادا کررہا ہو جو یہاں کی مقامی زبان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یقیناً اس نے اپنے آپ کو اس ماحول میں سمولیا ہے اور وہ جذب ہوگیا ہے۔ ہاں جو مذہب ہے وہ دل کا معاملہ ہے اور قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔

زبانیں بولنے والے ہزاروں ہیں۔ دنیا میں سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے سینکڑوں ملکوں میں ہے جہاں مختلف لوگ اپنی اپنی زبانیں بولتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے ملک سے وفادار بھی ہیں، سموئے ہوئے بھی ہیں اور اس کے ساتھ ہی اپنی مذہبی تعلیم پر عمل کرنے والے بھی ہیں۔ کہیں قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ تم ملک سے بے وفائی کرو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ملک سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس جب ملک سے محبت ایمان کا حصہ بن جائے تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ حقیقی مذہب کو ماننے والا حقیقی مسلمان اپنے ملک سے بے وفائی کرے۔ یقیناً وہ ملک کا وفادار ہوگا اور جو ملک سے وفادار ہوگا وہ یقیناً وہی ہوسکتا ہے جو مکمل طور پر ملک کے قوانین کا پابند ہے۔ اور ملک کی ترقی کیلئے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لارہا ہے۔ یہی چیز ہے جو ہم افرادِ جماعت کو کہتے ہیں کہ ہمارے اندر پیدا ہونی چاہئے کہ ملک سے محبت ایسی ہو کہ ایک نشان بن جائے۔ دنیا کو نظر آئے کہ احمدی سب سے زیادہ قانون کی پابندی کرنے والا ہے۔ احمدی سب سے زیادہ ملک کی ترقی میں حصہ لینے والا ہے۔ احمدی سب سے زیادہ اپنے ماحول میں پیار محبت اور سلامتی کے پیغام کو پھیلانے والا ہے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کام کو سرانجام دینے والا ہے پس یہ ہے اسلام کی تعلیم اور یہ ہے جماعت احمدیہ کا مقصد اور یہ ہے وہ مقصد جس کے تحت ہماری مسجدیں قائم ہوتی ہیں اور جب مسجدیں بنتی ہیں تو وہاں سے یہ محبت اور پیار کے پیغام اور زیادہ خوبصورت رنگ میں ابھر کر دنیا میں پھیلتے ہیں۔ مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ احمدی اس مسجد کو تعمیر کرنے کے بعد پہلے سے بڑھ کر جہاں اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے وہاں اس ماحول میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ بعدازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدے داران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، لارڈ میئر شہر FRANKENTHAL مسٹر MARTIN HEBICH ، چیف منسٹر صوبہ RHEINLAND PFALZ کے نمائندہ Mr.MIGUEL VICENTE ، شہر WORMS کے میئر Mr.KOSUBECK، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم نعمان خالد صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس انصار اللہ)، مکرم حسنات احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ) مکرمہ عطیۃ النور ہیوبش صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی) مکرم عمران ذکا صاحب (نیشنل محاسب)، مکرم حمید احمد خالد صاحب (ریجنل امیر)، مکرم شوکت علی صاحب (صدر جماعت مقامی فرینکنتھال)، مکرم عصمت محمود کھوکھر صاحب (جنرل سیکرٹری مقامی جماعت) مبشر احمد صاحب (زعیم انصار اللہ) مکرم فراز احمد صاحب (قائد مجلس خدام الاحمدیہ) مکرمہ ثروت جہاں خالد صاحبہ (صدر لجنہ مقامی مجلس)

اس کے علاوہ واقفہ نو عزیزہ شافعہ احمد اور واقف نو طفل عزیزم تفرید احمد کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔ سنگ بنیاد کی تقریب اور ڈنر کا پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ پر ختم ہوا۔ اس تقریب کے موقع پر درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے ہوئے تھے۔

1۔ ٹی وی چینل SWR ، 2-ریڈیو چینل RPR، 3-ریڈیو چینل REGENBOGEN، 4-اخبار RHEINPFALZ ZEITING ، 5-اخبار مین ہائیمز مارگن۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا حضور انور سے انٹرویو

بعد ازاں ان جرنلسٹس اور نمائندوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لیا۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک اس جگہ پر مسجد بنانا کیا معنے رکھتا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری جہاں بھی جماعت ہو وہاں ہم اپنی مسجد بنانے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ آپ کے اپنے عقائد کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے جہاں بھی جگہ چاہیئے ہو مہیا کی جانی چاہیئے۔ بے شک ہم پہلے بھی یہاں پر ایک گھر یا نماز سینٹر میں عبادت کیا کرتے تھے مگر وہ باقاعدہ عبادت گاہ نہیں تھی جسے اسلام میں مسجد کہا جاتا ہے۔ اس لئے ہم یہاں پر یہ مسجد بنا رہے ہیں تا کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو سکیں اور باجماعت نماز ادا کر سکیں۔ اسی طرح دوسرے پروگراموں کیلئے مثلاً کھیلوں یا دوسرے فنکشن کیلئے ملٹی پرپز ہالز بھی بنائے جا رہے ہیں۔ بلکہ غیر مسلموں کو بھی دعوت ہے کہ وہاں پر آ کر اپنے فنکشن بھی کر سکتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ باقی مسلمان آپ کی جماعت کو نہیں مانتے تو کیا آپ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ جرمنی میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ کوئی مسئلہ ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر حکومت قوانین کی پابندی کا مکمل اہتمام کرے اور پابندی کروائے حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کام ہے کہ ہر انسان کو فساد سے محفوظ رکھیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہاں یورپ میں ہمیں اس طرح کی مشکلات کا کم ہی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہاں مسلمان ممالک میں یہ مسئلہ بہرحال ہے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس مسجد سے آپ دنیا کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اس مسجد سے ہم اپنے ہمسایوں تک اس شہر کے لوگوں تک اور بڑے پیمانہ میں اس ملک کے لوگوں تک پیار، امن اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلانا چاہتے ہیں۔

اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے جو مارکی سے باہر ایک قطار میں کھڑے تھے۔ اس کے بعد مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بج کر 25 منٹ پر یہاں سے بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح میں ورود مسعود ہوا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

● ایک بزرگ مہمان نے کہا کہ ان کے جماعت احمدیہ کے ساتھ کافی عرصہ سے تعلقات ہیں۔ اور وہ تیس سے زائد مختلف سنگ بنیاد کے مواقع پر شامل ہوئے ہیں لیکن انہوں نے آج تک اتنا اچھا انتظام کہیں بھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے نظریات جاننے کے خواہش مند تھے اور انہیں سن کر بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ وہ تمام لوگ جو اسلام کے متعلق شبہ میں ہیں اگر یہاں آ کر حضور انور کا خطاب سنتے تو ان کے اسلام کے متعلق خیالات بالکل بدل جاتے اور انہیں جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اسلام کی تعلیمات عیسائیت کی تعلیمات سے بہت ملتی ہیں۔ ● لارڈ میئر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور ایک بہت نورانی، محبت کرنے والے اور ایک امن پسند شخصیت ہیں۔ ایک غالب آنے والے پیغام کے ساتھ جو انہوں نے کہا وہی ان کی مراد تھی اور معاشرے کو یہ بات پتا لگنی چاہئے کہ آپ لوگ اتنے امن سے رہ رہے ہیں۔ ● (CDU) عیسائی پارٹی کے ڈپٹی چیئر مین pfalz Baldauf نے کہا کہ وہ جماعت کو 15 سال سے جانتے ہیں اور کئی لوگوں کے گھروں میں بھی گئے ہیں اور آج انہوں نے حضور انور کے ساتھ وقت گزار کر یہ بات جانی ہے کہ احمدیوں نے یقیناً یہ اعلیٰ اخلاق اپنے خلیفہ سے پائے ہیں۔ خلیفہ کا پیغام امن لانے والا ہے اور یہ امن پسند اور محبت بھرا پیغام سن کر مجھے لگتا ہے کہ حضور انور میرے روحانی ساتھی ہیں۔ ● لوکل پولیس کے افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ پروگرام انہیں پُر امن لگا اور انہوں نے جماعت کے متعلق صرف اچھا ہی سنا ہے۔ انہیں اس پروگرام میں شامل ہونے میں بالکل کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا۔ حضور انور ایک بہت قابل احترام اور باوقار شخصیت ہیں۔ ان کا خطاب بہت وسیع تھا خاص طور پر جو عورت کے حقوق کے متعلق تعلیم ہے وہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ انکا خطاب بہت اثر پذیر تھا۔ اور یہ ماٹو کہ محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں بہت خوبصورت اور پُر زور پیغام ہے اور تمام معاشرے کیلئے مفید ہے۔ ● ایک استاد نے بیان کیا کہ وہ صرف یہ دیکھنے کیلئے آئے تھے کہ یہ پروگرام کیسا ہوتا ہے اور وہ بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ حضور انور کے خطاب کی ایک گہری بنیاد ہے جس پر غور و فکر کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اب جماعت سے تعلقات بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ● ایک مہمان نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کو 25 سال سے جانتے ہیں اور اپنے boss کے فیملی فرینڈ ہیں۔ اور انہوں نے حضور انور کو کئی مرتبہ اپنے دوست کے گھر ٹی وی پر دیکھا ہے اور حضور کو ایک پُر نور اور عمدہ شخصیت پایا ہے۔ خلیفہ کا پیغام وہی ہے جو میں بھی انسانیت کے لئے چاہتا ہوں۔ ● ایک ہمسایہ خاتون نے بیان کیا کہ انہوں نے قرآن کریم کا جرمن ترجمہ پڑھا ہے۔ جو کچھ حضور انور نے آج فرمایا ہے اس کا تصور اس سے بالکل مختلف ہے جو آج اسلام کے متعلق دنیا میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے قرآن پڑھا ہے وہ تصدیق کر سکتی ہیں کہ یہ پیغام قرآن کریم سے ہی پیش کیا گیا ہے۔ حضور انور کی شخصیت بہت اہمیت کی حامل ہے اور آپ انصاف پسند ہیں۔ جب مسجد بنے گی تو میں اس مسجد کو بھی دیکھنے آؤں گی۔ ● پانچ عیسائیوں پر مشتمل ایک گروپ آیا تھا انہوں نے کہا کہ حضور انور ایک بہت خاموش اور باوقار شخصیت ہیں۔ آپ کی تقریر ان کو بہت پسند آئی۔ خاص طور پر آپ کا یہ پیغام کہ سب سے اچھا سلوک کرنا چاہئے نہ کہ صرف مسلمانوں سے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر دنیا وہ سب کچھ اپنا لے جو حضور انور نے فرمایا تو تمام مسائل حل ہو جائیں۔ باقیوں نے سر ہلاتے ہوئے انکی اس بات کی تصدیق کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو کچھ حضور انور نے فرمایا ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ جماعت کے ممبران کا تعلیمی معیار دیکھ کر حیران ہوئے۔ خاص طور پر عورتوں کا۔ اور وہ اس چیز سے متاثر ہوئے کہ عورتوں کو بھی سنگ بنیاد رکھنے کا اعزاز دیا جاتا ہے۔ ● ایک عمر رسیدہ شخص نے جو کہ مینجمنٹ میں کام کرتا ہے، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خاص طور پر اپنے پروفیشن کی وجہ سے وہ کافی غلطیاں نکالنے کے عادی ہیں، نظام اور ماحول سے کافی متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے حیرانی کا اظہار کیا کہ جماعت اتنے پروفیشنل طریق پر کام کرتی ہے۔ ان کو یہ توقع نہیں تھی کہ اتنے حسن انتظام سے ان کا خیال رکھا جائے گا۔ پرسکون ماحول سے بھی کافی متاثر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انہیں ماننا پڑا کہ وہ اس چیز کو دیکھ کر متذبذب ہیں کہ ایک جماعت کا اتنا مضبوط نظام بھی ہو سکتا ہے۔ وہ لیڈروں کو عام طور پر اچھے نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ کیونکہ بہت سے لیڈروں نے اپنی طاقت غلط طور پر بھی استعمال کی ہے۔ لیکن حضور انور اس طرح کے لیڈر معلوم نہیں ہوتے بلکہ ان کی ایک بہت اچھی باوقار شخصیت ہے اور ان کی تقریر سے بھی مَیں متاثر ہوں۔ مجھے یہ بھی پسند آیا کہ عورتوں کا بھی انتظام تھا۔ اب میں جماعت سے مستقل رابطہ رکھوں گا تا کہ معلوم کر سکوں کہ یہ وہی کرتے ہیں جو کیمرے کے سامنے کہتے ہیں۔ حضور انور بہت محتاط ہیں اور زندگی کی اہم ترین چیزوں کے متعلق بیان کرتے ہیں تاہم دنیا کی اقتصادی حرص کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر عمل کرنا مشکل ہے۔ ● ایک مہمان Mr.Recep Aydogan نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا یہاں اچھے طریق سے استقبال کیا گیا ہے۔ حضور انور کے الفاظ دل سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اسلام کی اصل تعلیمات پیش کی ہیں۔ انتظام بہت اچھا تھا۔ یہ مسجد مسلمانوں کیلئے کامیاب جگہ ثابت ہوگی۔ ● ایک مہمان ڈاکٹر کلاؤس نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور ایک بہت قابل احترام اور باوقار شخصیت ہیں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افرادِ خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افرادِ خاندان و مرحومین، حیدرآباد

جن سے امن اور سلامتی ظاہر ہوتی ہے۔ فرنکنتھال کیلئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ عورت کے مقام کے متعلق سن کر بھی میں بہت متاثر ہوں اور خوش ہوں کہ اتنا کچھ مجھے اس مضمون کے بارے میں سننے کو ملا ہے۔ ●ایک مہمان مسٹر کروگر نے کہا: حضور انور سے ایک خاص امن کی فضا ظاہر ہوتی ہے مجھے نظر آیا ہے کہ آپ واقعی اس طرح امن سے رہ رہے ہیں، جو آپ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی تیز رفتار سے بھی متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے سمجھایا ہے کہ ہمارے صرف حقوق ہی نہیں بلکہ کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔ ●ایک مہمان Mrs.Schafer نے کہا: آج حضور انور کی تقریر سے مجھے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی حقیقت معلوم ہوئی۔ ●ایک مہمان Mr.Bernd Holger نے کہا: جماعت کو میں کام کی وجہ سے اب 25 سال سے جانتا ہوں۔ حضور انور کو بھی میں کچھ عرصہ سے ٹی وی پر دیکھ رہا ہوں۔ میں پہلی دفعہ مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔ آپ کا ایک خاص جلال ہے اور میں آپ کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ ● ایک مہمان Dr.Ursula نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کی ذمہ داری پوری دنیا کے احمدیوں کیلئے ہے۔ بہت حیران کن بات ہے کہ فرنکنتھال جیسی چھوٹی جماعت کیلئے بھی آپ نے وقت نکالا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اس امن کی تعلیم کو بار بار سنایا جائے۔ میں امید رکھتی ہوں کہ خطبہ جمعہ کے دوران بھی ایسی پر حکمت باتیں آپ بتاتے ہوں گے۔ لوگوں کو اس کی ضرورت ہے۔ ● ایک مہمان Michelle Blaumeister نے کہا: یہ ماحول بہت اچھا ہے۔ الفاظ نہیں کہ بیان کرسکوں۔ اس ماحول میں کچھ خاص ہے اور وہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں بہت خوش ہوں کہ میں یہاں ہوں اور پورا دن ان لوگوں کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملا ہے۔ حضور انور کی تقریر ایسی ہے کہ تمام لوگوں کو سننی چاہئے۔ ● دومہمانوں نے کہا کہ ہم دعوت ملنے پر بہت خوش تھے اور اس کا شکریہ بھی کیا۔ وہ مسلمانوں سے ملنے آئے تھے تا باقی دنیا کو بھی بتا سکیں کہ مسلمان امن پسند ہیں آخر میں انہوں نے ایک لفافہ دیا جس میں ڈونیشن تھی۔ ● ایک مہمان Marting Henning، پروٹیسٹنٹ چرچ کے پادری نے کہا کہ اسلام اور عیسائیت میں بہت مشابہت ہے۔ جماعت احمدیہ کی تقریباً ہر بات میں اپنا ایک نقطہ نگاہ ہے۔ میں اس چیز کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ ہر مذہب کے لوگ یہاں آئے ہیں۔ خلیفہ رابع کو میں نے 20 سال پہلے دیکھا تھا۔ میں اس چیز کو دیکھ کر افسوس کرتا ہوں کہ ایک ایسی امن پسند انسٹی ٹیوشن یعنی خلافت کو آج سیریا میں انتہائی غلط طریق پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ● ایک ٹیچر Hiltrud Sieber صاحبہ نے کہا: جو تعلیمات حضور انور نے آج پیش کی ہیں ان کو دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ قرآن کریم کی آج وقت کے لحاظ سے تفسیر کرنے کی ضرورت ہے۔ ● ایک مہمان نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ حضور امن کو پھیلانے والے ہیں۔ جماعت کا خاص طور پر عورتوں کے حقوق کے متعلق نقطہ نگاہ دیکھ کر میں حیران ہوا ہوں۔ ●ایک مہمان Inge Gross نے کہا کہ حضور انور کی تقریر بہت عمدہ تھی۔ خاص طور پر عورتوں کے مقام کے متعلق۔ آج تک میں نے اس کو اس نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔ ●ایک مہمان Dr. Reiner Schulze نے کہا: مجھے یہ بات پسند آئی کہ آپ نے انسانوں کے حقوق کو ادا کرنے کے متعلق بات کی۔ میں سیاسی پارٹی Die Grunen سے تعلق رکھتا ہوں حضور کے الفاظ کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ ●ایک مہمان Jurgen Gross نے کہا: حضور انور نے کافی واضح بات کی ہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ ایک لیول پر ہو کر بات کی ہے۔ نہ کہ ہم کو نیچا سمجھ کر۔ میں نے 3 سال پہلے حضور کو جلسہ سالانہ پر دیکھا تھا اور میں کافی متاثر ہوا ہوں۔ ایسی شخصیت مشہور کیوں نہیں۔ میری یہ سعادت ہے کہ ایسی شخصیت کو جانتا ہوں۔ میں ماحول کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ خاص طور پر ٹینٹ کی ڈیکوریشن، ایم ٹی اے اور عمومی نظام مجھے پسند آیا۔ جس طرح مجھے خوش آمدید کہا گیا مجھے بہت پسند آیا ہے۔ جو مہمان اور احمدی یہاں موجود ہیں وہ تو ویسے ہی اچھے ہیں۔ جن کو اس پیغام کی ضرورت ہے وہ کبھی نہیں آئیں گے۔ ●حضور انور کی تقریر کو ایک عورت نے سنا اور اسلام میں عورت کے مقام کے بارے میں سن کر بہت حیران ہوئی۔ وہ یقین رکھتی ہے کہ اس تقریر کے بعد ہر ایک کا نقطہ نگاہ بدل گیا ہوگا۔ ●ایک مہمان احمد موسیٰ نے کہا: آج یہاں اسلام کی اصل تعلیم پیش کی گئی ہے۔ جو میڈیا میں تصویر پیش کی جاتی ہے وہ غلط ہے۔ مجھے یہ بھی پسند آیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ یہ مسجد لوکل لوگوں کیلئے بھی ہے۔ مجھے اس چیز کی خوشی ہوگی کہ اسلام میں اتحاد قائم ہو جائے۔ ● ایک مہمان Schuher Agiman نے کہا: مجھے حضور کو دیکھ کر خوشی ہوئی ہے اور یہ بات پسند آئی ہے کہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔ ● ایک مہمان Roswitha Osswald نے کہا: میری خواہش ہے کہ فرنکنتھال میں زیادہ لوگ اس سنگ بنیاد کے پروگرام میں دلچسپی رکھیں۔ میں اپنے آپ کو جماعت سے منسلک سمجھتی ہوں۔ اور میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ یہاں مسجد کی مخالفت نہیں ہوئی۔ میں حضور سے بہت متاثر ہوں۔ انہوں نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ میں مسجد کو اس کے تعمیر ہونے کے بعد وزٹ کرنے کی کوشش کروں گی۔ مجھے خوشی ہوئی کہ حضور نے اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق بتایا۔ وہ بہت آزاد ہیں۔ ●ایک مہمان Hans Burkhauser نے کہا: میں اس پروگرام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ یہ پہلی بار میرا مسلمانوں سے تعلق پیدا ہوا ہے۔ میں نے ''اچھے اسلام'' کے بارے میں سنا تھا۔ میں خوش ہوں کہ آج تجربہ بھی ہوگیا ہے۔ پورے پروگرام کا نظام بہت اچھا تھا۔

● ایک مہمان Kurt Lauer جو ایک شہر کے پارلیمنٹیرین ہیں اور جن کا سیاسی پارٹی Die Grunen سے تعلق ہے وہ کہتے ہیں کہ ''حب الوطن من الایمان'' کا پیغام سن کر وہ بہت خوش ہوئے ہیں۔ خاص طور پر ترکیوں کی جماعت کو دیکھ کر وہ فکرمند ہیں کہ وہ اس ملک کے صحیح وفادار نہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ حضور کے خطاب سن کر وفادار معلوم ہوتی ہے۔ نظام ہر لحاظ سے بہت اچھا تھا۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والے بہت اچھے تھے۔ خاص طور پر جماعت کے ایک مربی سے بات کرکے جس کو جرمن زبان اچھی آتی تھی مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ باقی مسلمانوں کے امام جرمن بولتے ہی نہیں۔ سیاست اور مذہب کو الگ رکھنے کا عقیدہ آپ کا اچھا ہے۔ ● ایک مہمان Jurgen Luders نے کہا: مجھے بہت افسوس ہے کہ ہمارے شہر نے آپ کو مسجد بنانے کے لئے جگہ دینے میں اتنی دیر کی ہے۔ آپ کو بہت پہلے جگہ مل جانی چاہئے تھی۔

......☆......☆......☆......

31 اگست 2016 بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر 40 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز لندن اور دنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ جرمنی کی جماعتوں سے بھی روزانہ احباب جماعت مرد و خواتین کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔ یہ خطوط اردو انگریزی اور جرمن زبان میں ہوتے ہیں۔ جرمن زبان کے خطوط کے ساتھ ساتھ تراجم کئے جاتے ہیں اور یہ سب خطوط بھی روزانہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں اور حضور انور ان سب خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ہدایات سے نوازتے ہیں۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج 39 فیملیز کے 144 افراد اور پچاس سنگل افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز جرمنی کی 38 مختلف جماعتوں سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے۔ اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر کچھ وقت کیلئے تشریف لے گئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 138 افراد اور پچاس افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 34 مختلف جماعتوں سے آئی تھیں۔ اور بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کرکے ملاقات کی سعادت کے حصول کیلئے پہنچے تھے۔ کاسل سے آنے والے دوصد کلومیٹر، ہانوور سے آنے والے 350 کلومیٹر، ulm donau سے آنے والے 310 کلومیٹر اور ہمبرگ سے آنے والے 500 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کرکے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ جرمنی سے آنے والی ان فیملیز اور انفرادی احباب کے علاوہ بیرونی ممالک پاکستان، بورکینا فاسو، آسٹریلیا، قادیان (انڈیا)، لتھوانیا، تاجکستان، اور گیمبیا سے آنے والے افراد اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح آج کے دن مجموعی طور پر 382 افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔ اور ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کیلئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کیلئے رہنمائی حاصل کی۔ طلباء و طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ مبارک ساعتیں ان کیلئے آب حیات بن گئیں۔ سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

عزیزہ فائزہ امتیاز وڑائچ، رشبہ داؤد، علیشہ رضا، کاشفہ منان، امۃ الباری منان، سارہ رائے، باسمہ اعجاز، کاشفہ حمید۔عزیزم تمثیل احمد، فائز احمد، محسن احمد الطاف، عظیم احمد الطاف، رانا عطا محمود، سعد شریف خالد، عطا علیم خان، فراست احمد، ساحر سمیر احمد، شیخ جاذب احمد، سلمان عطا، مرتاض احمد، وجدان رحیم، فراست محمود، شاہ زیب اسد احمد، کاشف محمود پرویز، فاران احمد ظفر، توقیر احمد ثاقب، عطاء الشافی احمد، اظفر معتصم (جری اللہ)، طاہر احمد مصطفیٰ، مصور احمد بھٹی۔تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

یکم ستمبر 2016 بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر 40 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپوٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe کیلئے روانگی تھی۔ پانچ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ Karlsruhe شہر کیلئے روانہ ہوا۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے Karlsruhe شہر کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے K.Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کُل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اسکا Covered حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئر کنڈیشنز ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے اور ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں اٹھارہ ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔مجموعی طور پر ان چاروں ہال سے ملحق 128 بیوت الخلاء ہیں، علاوہ ازیں اس ایریا کے اندر بہت سے دفاتر ہیں اور بہت سے چھوٹے ہال بھی ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

قریباً ایک گھنٹہ 55 منٹ کے سفر کے بعد سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی اور مکرم حافظ مظفر احمد عمران صاحب افسر جلسہ گاہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لے آئے تو کارکنان نے بڑے پُر جوش انداز میں نعرے لگائے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی

بعد ازاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔ نائب افسران جلسہ سالانہ اور ناظمین ایک قطار میں کھڑے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کے پاس سے گزرے اور اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائش کا معائنہ فرمایا۔''اسلام اور قرآن Exhibition'' کے نام سے یہاں نمائش لگائی گئی ہے۔اس میں تبلیغی نمائش کے علاوہ ''ریویو آف ریلیجنز (جرمن)'' اور ایک پروگرام ''القلم'' کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس نمائش میں مقامی انتظامیہ کے علاوہ لندن سے ریویو آف ریلیجنز کی ایک ٹیم بھی کام کررہی ہے۔

نمائش کے بالمقابل شعبہ خدمت خلق، کارڈ چیکنگ سسٹم اور افسر جلسہ سالانہ اور رہائش مہمانان بیرون از جرمنی کے دفاتر تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دفاتر اور شعبوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے شعبہ ایم.ٹی.اے ایڈیٹنگ میں تشریف لے گئے۔ اس شعبہ کے انتظام کے تحت درج ذیل شعبے کام کررہے ہیں۔ (1) آف لائن (2) ایڈیٹنگ (3) گرافکس (4) سوشل میڈیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے بعض امور سے متعلق دریافت فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مین ہال سے باہر شعبہ ٹرانسلیشن میں تشریف لے گئے۔ جہاں مختلف زبانوں میں جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں اور تقاریر کے Live ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹور میں تشریف لے آئے جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔حضور انور نے منتظمین سے بعض اشیاء کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ڈائننگ ہال کا معائنہ فرمایا جہاں مختلف ممالک سے آنے والے غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں کیلئے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اسی ہال کے ایک حصہ میں جلسہ سالانہ کے تمام مہمانوں کیلئے کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔اس انتظام کے تحت ایک وقت میں ہزاروں افراد کھانا کھا سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔سب سے پہلے حضور انور نے گوشت کی کٹائی اور اس کو محفوظ کرنے کے بارہ میں جائزہ لیا۔لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران حضور انور نے کھانا پکانے کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا۔ آلو گوشت اور دال پکی ہوئی تھی اور ساتھ وہ نان بھی رکھے گئے تھے جو مہمانوں کو دیئے جانے تھے۔حضور انور نے ازراہ شفقت آلو گوشت اور دال دونوں سے ایک ایک لقمہ لے کر تناول فرمایا اور اس بات کا جائزہ لیا کہ سالن صحیح طرح پکا ہوا ہے یا نہیں۔حضور انور نے کھانے کے معیار کے بارہ میں منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے نعرے بلند کئے اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کیلئے کیک کے مختلف حصّے کئے۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ نو سال سے لگائی جارہی ہے اور ہر سال اس میں بہتری لائی جارہی ہے۔ یہ مشین احمدی انجینئرز نے مل کر خود تیار کی ہے۔آغاز میں یہ صورت تھی کہ مشین پر دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا۔ لیکن اب یہ بٹن دبانا نہیں پڑتا بلکہ جونہی دیگ صفائی کیلئے رکھی جاتی ہے خود بخود آٹو میٹک فنکشن شروع ہوجاتا ہے۔ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خود بخود فنکشن شروع ہوجاتا ہے۔امسال اس مشین میں تین نئے فنکشن شامل کئے گئے ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ باہر والے برُش کا ایک موٹر کم کردیا گیا ہے اور وہ Passive ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب دیگ نے باہر آنا ہوتا ہے تو یہ برُش خود اٹھ جاتا ہے اور دیگ خود بخود باہر آجاتی ہے۔ دوسرا فنکشن یہ شامل کیا گیا ہے کہ پانی کا مزید ایک ہیٹر لگایا گیا ہے۔جس سے پانی کا درجہ حرارت مزید بلند کیا جاسکتا ہے اور صفائی زیادہ مؤثر طور پر ہوتی ہے۔ تیسرا یہ کہ واشنگ پروگرام میں درج ذیل تین پروگرام بھی شامل کئے گئے ہیں۔ پہلا پروگرام دیگ کو ہنگالتا ہے، دوسرا پروگرام مثلاً دال اور چاول والی دیگوں کو صحیح صاف کرتا ہے۔ تیسرا پروگرام Intensive ہے یعنی سخت قسم کے گند کو نرم کرکے صاف کرتا ہے۔

لنگر خانہ اور دیگ واشنگ مشین کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیوٹ خیمہ جات کے ایریا میں تشریف لے آئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ آغاز میں ہی ایک مارکی لگا کر کارکنان کے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔حضور انور نے اسبارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ مختلف فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض اپنے خیمے نصب کررہی تھیں۔سبھی اپنے ہاتھ بلند کرکے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔حضور انور ازراہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعضوں سے گفتگو بھی فرماتے۔ خیموں کے مختلف سائز تھے۔حضور انور ازراہ شفقت فیملیز سے دریافت فرماتے کہ اس میں کتنے افراد قیام کرسکتے ہیں۔

پرائیوٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصہ پرائیوٹ Carvan کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ حضور انور نے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے اس حصہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ان خیمہ جات اور Carvan کے ایریا کے اردگرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جاسکتا ہے۔ خیمہ جات کے اس رہائشی حصہ کے معائنہ کے دوران سینکڑوں خاندانوں نے اپنے پیارے آقا کو انتہائی قریب سے دیکھا۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں پائیں۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بیحد خوش تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور لجنہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

لجنہ جلسہ کے انتظامات کیلئے ناظمہ اعلیٰ کے تحت بارہ نائب ناظمات اعلیٰ ہیں۔ اسی طرح مختلف شعبوں کیلئے ناظمات کی تعداد 66 ہے اور نائب ناظمات کی تعداد 400 ہے، اس کے علاوہ منتظمات کی تعداد 80 ہے اور معاونہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی تعداد 10 ہے اور معاونات کی تعداد 4000 (چار ہزار) ہے۔اس طرح مجموعی طور پر 4586 خواتین اور بچیاں لجنہ کی طرف ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

لجنہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA کے سٹوڈیوز اور دیگر متعلقہ امور کا معائنہ فرمایا اور بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کے سٹور اور سٹال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں بڑی ترتیب کے ساتھ میزوں اور مختلف سٹینڈز پر کتب رکھی گئی تھیں تاکہ کتب حاصل کرنے والے احباب بآسانی اپنی مطلوبہ کتب حاصل کرسکیں۔

امیر صاحب جرمنی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ کتاب ''سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم'' کی پہلی جلد کا جرمن ترجمہ شائع ہوکر آگیا ہے۔اسی طرح ''Essence of Islam'' کا بھی جرمن ترجمہ شائع ہوکر آگیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ دونوں کتب دیکھیں اور طباعت کے حوالہ سے بعض امور دریافت فرمائے۔

بعد ازاں شعبہ جائداد سو مساجد کا بھی حضور انور نے معائنہ فرمایا یہاں جرمنی میں تعمیر ہونے والی مختلف مساجد کی تصاویر اور ماڈلز رکھے گئے تھے۔ اسی ایریا میں شعبہ سمعی وبصری، جامعہ احمدیہ، شعبہ امور عامہ، چیریٹی واک خدام الاحمدیہ، شعبہ وصایا، شعبہ رشتہ ناطہ اور شعبہ ہیومنٹی فرسٹ کے دفاتر قائم کئے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیومنٹی فرسٹ کے دفتر میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ افریقہ میں پانی کے حصول کیلئے جو نلکے اور پمپ لگائے گئے ہیں ان کو تصاویر میں دکھایا گیا تھا۔حضور انور نے تفصیل کے ساتھ ان تصاویر کو دیکھا اور منتظمین سے

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

.... a desired destination for royal wedding & celebrations.

2-14-122/2-B, Bushra Estate

Hydrabad Road, Yadgir - 85201

Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277

Proprietor : Nasir Ibrahim

(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

بعض استفسارات فرمائے۔ وہاں پڑی ہوئی مختلف اشیاء اور پروگراموں کے بارہ میں چیئرمین ہیومنٹی فرسٹ جرمنی ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب سے گفتگو فرمائی اور یہاں سے کچھ اشیاء خریدیں اور ہدایات سے نوازا۔

تصاویر میں ایسے کنویں اور پمپ بھی دکھائے گئے تھے جن سے بیل کے ذریعہ پانی نکالا جاتا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر منتظمین نے بتایا کہ ایک منٹ میں پانچ سولٹر پانی نکالا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جہاں بیلوں سے کام لینا ہے وہاں بیلوں کیلئے چارہ بھی لگائیں تاکہ انہیں صحیح اور پوری خوراک ملے۔

جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ تمام ناظمین اپنے اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ اپنے شعبہ کے نام کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے۔ افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے علاوہ نائب افسران کی تعداد 20 ہے۔ ناظمین کی تعداد 113 اور نائب ناظمین کی تعداد 480 ہے۔ منتظمین کی تعداد 210 ہے۔ جب کہ معاونین کی تعداد 5500 ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 6326 احباب، مرد حضرات اور بچے ڈیوٹی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ لجنہ کی کارکنات کو شامل کر کے یہ کل تعداد 10912 بنتی ہے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جو مکرم احسن فہیم بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب برموقعہ
معائنہ کارکنان جلسہ سالانہ جرمنی

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو پھر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

امیر صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ اس دفعہ کافی تعداد میں نئے آنے والے کارکنان بھی ہیں۔ پس نئے آنے والے کارکنان یاد رکھیں کہ آپ نے اپنے جذبات پہ control رکھتے ہوئے اور اپنے نفس پہ control رکھتے ہوئے مہمانوں کی خدمت سرانجام دینی ہے۔ بہت سے پُرانے کارکن کام کرنے والے ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس حد تک تربیت ہوگئی ہوئی ہے کہ عموماً الا ماشاء اللہ ان کی شکایت نہیں ہوتی کہ کسی نے کسی قسم کی بداخلاقی کا مظاہرہ کیا ہو۔ ہاں چند ایک ہوتے بھی ہیں لیکن اگر نئے آنے والے کارکنوں کی تعداد بڑھ رہی ہے تو ان کے لحاظ سے فکر ہوسکتی ہے کہ تجربہ نہیں ہے۔ پس یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جو خدمت کا موقع دے رہا ہے یہ بہت بڑی خدمت ہے۔ مہمان کی مہمان نوازی تو ویسے بھی ایک بہت اہم کام ہے اور ایسا کام ہے جو اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسندیدہ ہے۔

اور پھر وہ مہمان جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک جگہ جمع ہو رہے ہوں اور اس لئے جمع ہو رہے ہوں کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں سننی ہیں تاکہ ہمارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو۔ وہ مہمان تو خاص طور پر بہت زیادہ توجہ چاہتے ہیں۔ قسم قسم کے مہمان ہوتے ہیں۔ بعض تعاون کرنے والے بھی مہمان ہوتے ہیں، بعض سے عدم تعاون کا مظاہرہ ہوگا، لیکن آپ نے کسی سے بھی کسی قسم کی بداخلاقی کا مظاہرہ نہیں کرنا اور یہی ایک کارکن کی خاصیت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں جلسہ سالانہ پر نظر آتی ہے اور اس کا دوسرے دیکھنے والے غیر بھی اظہار کرتے ہیں۔ بعض دفعہ بچوں کی وجہ سے اُن کے بڑے، عورتوں میں ان کی مائیں اور مردوں میں بعض دفعہ باپ، اگر بچوں کو چُپ کروایا جائے یا کہا جائے کہ بچوں کو خاموش کروائیں یا کسی وجہ سے بچوں کو شرارتوں سے روکا جائے تو سختی سے بات کر لیتے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ پیار سے اُن کو سمجھائیں اور اگر پھر بھی کوئی کج بحثی پر آمادہ ہو، اپنے آپ کو اپنے قابو میں رکھنے والا نہ ہو تو کارکن کا، معاون کا کام یہ ہے کہ اپنے بالا افسر کو اس کی اطلاع کردیں وہ خود ہی ان کو سمجھالیں گے۔ لیکن کج بحثی اور لڑائی جھگڑے کی کہیں بھی صورت پیدا نہیں ہونی چاہئے۔

کھانا کھلانا ایک بہت بڑا کام ہے۔ دنیا اس بات پر حیران ہوتی ہے کہ کس طرح تم لوگ اتنے لوگوں کو دو وقت کھانا مہیا کر دیتے ہو۔ اس کیلئے جو کارکن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے تربیت یافتہ ہیں۔ وقت پہ کھانا پکا بھی لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھانا اچھا بھی ہوتا ہے۔ جو کھانا مجھے آج انہوں نے چکھایا ہے اگر جلسوں کے دنوں ویسا ہی معیار رکھیں گے تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ کسی کو شکایت نہیں ہوگی۔ لیکن کھانا کھلانے والے جو ہیں جن کی ڈائننگ ہال میں ڈیوٹی ہے انکی براہ راست جو لوگوں سے ڈیلنگ ہوتی ہے۔ بعض دفعہ لوگ ایسے بھی آتے ہیں اگر آلو گوشت پکا ہوا ہے تو اس پر کہہ دیں گے کہ سارا آلو نکال دو مجھے صرف بوٹیاں چاہئیں۔ خاموشی سے اس پر عمل کرلیں۔ پھر جب لنگر خانے میں آلو واپس جائیں گے تو ان کو آپ ہی پتا لگ جائے گا کہ کس شرح سے انہوں نے آلو ڈالنے ہیں۔ لیکن شرح بہرحال لنگر خانوں نے وہی رکھنی ہے جو نسخہ بنا ہوا ہے۔ پیار سے آپ نے سمجھانا ہے۔ جو میں نے کہا اس کا مطلب لنگر خانہ والے یہ نہ لے لیں کہ اگلے کھانے میں اپنا نسخہ بدل دیں نسخہ انہوں نے وہی رکھنا جو ہمارا ایک منظور شدہ نسخہ ہے۔ لیکن چند ایک لوگ ایسے ہوتے ہیں اس میں کہیں اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو وہ کہتا ہے وہ کر دیں۔ پھر کوئی کھانا لینے کیلئے ایک دفعہ آئے، دو دفعہ آئے، تین دفعہ آئے، چار دفعہ آئے تو ان کو آپ نے کھانا دینا ہے اور مسکراتے چہروں کے ساتھ دینا ہے۔ کھانے کے معاملہ میں ایسا سلوک نہیں ہونا چاہئے کہ انسان کو لگے کہ ذلیل کر کے کھانا دیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وہ نیکی جس کے پیچھے دُکھ اور اذیت ہو اُس سے بہتر ہے کہ وہ نیکی نہ کرو۔ پس جذبات کا خیال رکھنا ایک بہت اہم کام ہے جس پر ہر کارکن کو عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

باقی جہاں تک انتظامات کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال انتظامات بہتر ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس سال بھی انشاء اللہ بہتر ہوں گے۔ لیکن عموماً صفائی اور نظافت کی جو ٹیم ہے اُس کو خاص طور پر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر عورتوں کی طرف ٹائلٹس وغیرہ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

اس دفعہ یو. کے کے جلسہ سالانہ پر اس طرف خاص توجہ دی گئی تو اکثر مہمانوں نے عورتوں کی طرف سے بھی مردوں کی طرف سے بھی مجھے یہ لکھا کہ صفائی کا بہت خیال کیا گیا تھا بلکہ یہاں جرمنی سے جانی والی خواتین نے لکھا کہ بعض کارکنات کی پہنچ سے باہر کام ہو جاتا تھا تو ہم لوگ جو یہاں سے گئی ہوئی تھیں ہم نے بھی اُن کی مدد کی۔ تو بہت سارے مہمان بھی ایسے ہوتے ہیں جو کارکنوں کے ساتھ مل کر کام کر دیتے ہیں۔ لیکن بہرحال یہ کارکنوں کی ذمہ داری ہے کہ مہمان کو حتی الوسع آرام پہنچانے کی کوشش کریں۔

اللہ کرے کہ یہ جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر خوش اخلاقی کے ساتھ مسکراتے چہروں کے ساتھ اور نیکیاں پھیلاتے ہوئے، نیکیاں پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ سلام کرنا بھی ہر کارکن کا فرض ہے، سلامتی پھیلاتے ہوئے خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

جلسہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جلسہ گاہ کے اندر ہی ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

......☆......☆......☆......

Satnam Singh Property Adviser
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
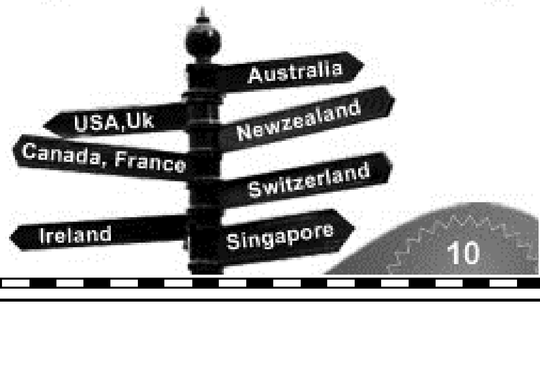

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعت احمدیہ برطانیہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفراللہ عاجز اور فرّخ راحیل)

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن 13 اگست 2016ء (حصہ دوم)

جلسہ سالانہ UK کے تیسرے اجلاس کا آغاز تین بج کر 14 منٹ پر ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ بعد ازاں درج ذیل معزز مہمانوں نے ایڈریسز پیش کئے:

❁Tetsuhiro Aoyame Yosef (صدر اینگلکن چرچ جاپان) نے اپنا خطاب جاپانی زبان میں کیا۔ خطاب کا مختصر اردو ترجمہ مکرم انیس احمد ندیم صاحب مبلغ سلسلہ جاپان نے پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ Tetsuhiro Aoyame Yosef نے جاپان میں آنے والے زلزلہ اور تسونامی کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمات پر جاپانی قوم اور سیدنا امیر المومنین کا شکریہ ادا کیا۔

❁Councillor Richard Clifton (میئر آف Sutton) نے کہا: میں ساکنین Sutton کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے افراد جماعت احمدیہ مسلمہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سٹن میں ہماری کمیونٹی اور civic society کا فعال حصہ ہیں۔

❁Davor Bernadic (ممبر آف پارلیمنٹ کروشیا) نے کہا: السلام علیکم۔ مجھے بہت سے نئے دوست ملے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ دنیا عالمی اخلاقی مشکلات کا شکار ہے اور ان مشکلات کا حل اصل میں اسلام ہی ہے۔ اسکا پرچار آپ پوری دنیا میں کر رہے ہیں۔ مَیں آپکا اس سلسلہ میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

❁Chernor Maju Bah (ممبر آف پارلیمنٹ سیرا لیون) نے کہا کہ یہ جلسہ ایک یاددہانی کے طور پر ہے کہ دنیا میں بھائی چارہ کی بہت ضرورت ہے۔ مجموعی طاقت کی انفرادی طاقت سے زیادہ اہمیت ہے۔ میں سیرالیون کے باشندوں اور صدر مملکت کی طرف سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے انتہائی مشکل حالات میں جو رحمدلی اور مخلصانہ دوستی کا مظاہرہ کیا ہے ہم اسے کبھی بھی نہیں بھولیں گے۔ احمدیہ مشن وہ دوست ہے جسے دیکھ کر مسلسل اللہ یاد آتا ہے۔

❁Councillor John Ward (میئر آف Farnham) نے فارنہم council اور جماعت احمدیہ کے قیام کی مماثلتیں بیان کرنے کے بعد کہا کہ احمدی مسلمانوں کو اور عیسائیوں کو بھی اپنے دین کی خاطر انتہاپسندوں کے ظلم وستم سہنے پڑتے ہیں۔ مَیں Town Council کی جانب سے آپ کے عظیم تعاون، مدد اور Charities میں دی گئی رقوم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

❁Baroness Dorothy Thornhill (میئر آف Watford) نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ہم Watford میں بین المذاہب تعلقات پر ناز کرتے ہیں۔ مَیں احمدی مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اس میں ایک نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ احمدی ہمارے شہر سے محبت کرتے ہیں۔ وہ باقاعدگی سے charities کی امداد کرتے ہیں۔

❁ گوئٹے مالا سے آئے ہوئے Sergio Leonel (Congressman and Deputy Celis Navas Minister) نے سپینش زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم David Gonzalez نے انگریزی میں مختصر ترجمہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ Guatemala کے 40000 باشندوں کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنے کیلئے یہاں آئے ہیں۔ مُلک Guatemala کی مدد اور تعاون کے لئے انہوں نے حضور انور اور Humanity First کا شکریہ ادا کیا۔

❁Councillor Iftikhar Chaudhri (ڈپٹی میئر Runnymede Borough Council) احمدی ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ اُن کے لئے یہ بہت عزت کا باعث ہے کہ انہیں جلسہ سالانہ میں کچھ کہنے کا موقع دیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اُن کے مرحوم والد صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ اُن کا بیٹا ایک دن جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرے۔ انہیں بحیثیت احمدی مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی دینے کا موقع ملا ہے۔

❁Councillor Matthew Bayliss (میئر آف Alton Town Council) نے کہا: آلٹن کیلئے یہ بہت عزت کا باعث ہے کہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہر سال یہاں ہوتا ہے۔ اور آلٹن شہر کے ہر باشندے کی طرف سے ایک پُر امن اور دوستانہ انداز میں مَیں آپکو دوبارہ خوش آمدید کہتا ہوں۔

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں آمد 4 بجکر 7 منٹ پر ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال پُرجوش نعروں سے کیا گیا۔ اس کے بعد حضور انور نے حاضرین کو ''السلام علیکم'' کا تحفہ پیش کیا اور فرمایا: بیٹھ جائیں۔ بعد ازاں مندرجہ بالا مقرر نے اپنے ایڈریس کے اختتامی کلمات کہے۔ اسکے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے حضور انور کی اجازت سے درج ذیل مقررین کو باری باری اپنے خیالات کا اظہار کرنے کیلئے بلایا۔

❁Deborah Schulte (ممبر آف پارلیمنٹ کینیڈا) نے بتایا کہ وہ کینیڈا میں اُس علاقہ میں کام کرتی ہیں جہاں مسجد بیت الاسلام اور Peace Village واقع ہے۔ حضور انور کا انسانیت کے لئے پُرامن اور برابری کا پیغام، لوگوں کا اکٹھے ہوکر اچھائی کے لئے کام کرنے کا پیغام اور مستحق لوگوں کی امداد کرنے کا پیغام ایک ایسا اہم پیغام ہے جو دنیا بھر کے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔

❁Seema Malhotra (ممبر آف پارلیمنٹ ، Laybor Party) نے کہا کہ جلسہ سالانہ کی وسعت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک بین الاقوامی جلسہ ہے۔ جلسہ کے ذریعہ سے ہمیں یہ موقع ملتا ہے کہ ہم آپس میں دنیا بھر کے لوگوں سے ملیں اور اچھے تعلقات قائم کریں۔ دنیا کے موجودہ حالات میں جہاں ہم مشکلات کے حل کے لئے جوابات کے متلاشی ہیں، حضور انور کی باتیں مسلسل سچ ثابت ہوتی ہیں۔

❁Mr Eamon O Cuiv (ممبر آف پارلیمنٹ آئرلینڈ) نے سب کو ''السلام علیکم'' کہا اور جلسہ سالانہ پر دعوت دیئے جانے کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا: مجھے Galway میں دو مرتبہ حضور انور سے ملنے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ حضور انور کا دین، رحمدلی اور اخلاص ہر اس شخص پر واضح ہے جو آپ سے ملتا ہے۔ آپ تشدد کے خلاف اور امن کے حامی ہیں۔

❁ Dr Sheikh Osman Nuhu Shrabutu(Chief Imam of Ghana) نے اپنے خیالات کا اظہار عربی میں کیا۔ اُن کے پیغام کا مختصر اردو ترجمہ مکرم عبد المومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک یوکے نے کیا۔ آپ نے کہا: موصوف غانا کے اماموں کے امام اور مفتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غانا میں جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت کے طور پر مشہور ہے۔ اور دوسرے فرقوں کے ساتھ، امن وآشتی کے ساتھ رہنے کے بارہ میں معروف ہے۔ اور تعلیم، صحت اور قیام امن کے لئے جماعت کی انسانی خدمات وہاں سب پر عیاں ہیں۔ ہمارے ساتھ جماعت احمدیہ کے بڑے مضبوط اور خوشگوار تعلقات ہیں۔

معزز مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد امریکہ سے تشریف لانے والے Pastor Mark Tonnesen (Saint Andrews Lutheran Church, USA) نے حضور انور کو Bishop Robert Shafor کی طرف سے مبارکباد پر مشتمل ایک خط پیش کیا۔ اور حضور انور کو کہا کہ یہ میرے لئے بہت عزت کا باعث ہے اور میں نہایت عاجزی سے حضور انور کو Saint Andrews Lutheran Church کی طرف سے مبارکباد پر مشتمل خط پیش کر رہا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ہم باہمی تعاون اور اکٹھے کام کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی حضور انور ایدہ اللہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ ......(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16 ستمبر 2016)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 اگست 2016 بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد الرشید صاحب مرحوم، تھارٹن ہیتھ، کرائیڈن، یوکے)

13 اگست 2016 کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعاگو اور مہمان نواز، مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو دس سال تک بطور صدر لجنہ گھنو کے جچہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم خالد رشید صاحب مورڈن جماعت میں بطور سیکرٹری امور عامہ اور ایک بیٹے مکرم طاہر محمود صاحب تھارٹین ہیتھ جماعت میں بطور سیکرٹری تبلیغ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم حاجی شیخ عبد اللطیف صاحب
(آف مراد کلاتھ ہاؤس، فیصل آباد)

28 جولائی 2016 کو 90 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے بیٹے اور حضرت شیخ جھنڈا صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ بڑے منکسر المزاج، تہجد گزار اور نمازوں کے پابند تھے۔ گھر میں نماز سینٹر تھا جہاں روزانہ نماز ہوا کرتی تھی۔ اکثر قرآن کریم پڑھتے رہتے۔ جوانی میں ہی حج کی سعادت پائی۔ ضرورت مندوں کی پوشیدہ طور پر مدد کرتے۔ مالی قربانیوں میں حصہ لیتے۔ بڑے نرم مزاج، خوش اخلاق اور مہمان نواز تھے۔ 1953 اور 1974 میں شدید جماعتی مخالفت کا سامنا کیا یہاں تک کہ آگ لگانے اور ماردینے کی دھمکیاں بھی ملیں، مگر آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ لائلپور کے سیکرٹری امور عامہ اور جناح کالونی کے صدر رہے۔ قائد خدام الاحمدیہ بھی رہے اور علم انعامی وصول کیا۔ 1988 میں جرمنی منتقل ہوگئے۔ بیس سال بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ جہاں بھی رہے تبلیغ کرتے رہے۔ کافی بڑی ذاتی لائبریری تھی جو جماعت کو دے دی۔ آپ دُکھ دینے والوں سے بھی حسن سلوک کرتے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیوں اور پانچ بیٹوں سے نوازا جو مختلف رنگ میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرم مولوی پی۔ ایم محمد علی صاحب
(ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ) تامل ناڈو، انڈیا

26 جولائی 2016 کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1970 میں بیعت کی سعادت پائی اور پھر جامعہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرکے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تامل ناڈو کی مختلف جماعتوں میں خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نے تفسیر صغیر اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تامل زبان میں ترجمہ کیا۔ جماعت کے تامل رسالہ Way of Peace کے نو سال تک ایڈیٹر رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے نماز تہجد کا التزام کرنے والے ایک نیک انسان تھے۔ طبیعت میں عاجزی تھی۔ تبلیغی اور تربیتی کاموں میں کافی وقت گزارتے تھے۔ احباب جماعت کو باشرح چندہ ادا کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے بطور صدر جماعت تروچی اور قائد ضلع چنئی جبکہ چھوٹے بیٹے عزیزم علی باسل واقف نو قادیان میں شعبہ نور الاسلام میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ قرۃ العین صاحبہ
(اہلیہ مکرم شاہد خرم صاحب آف جرمنی)

2 جون 2016 کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت نیک، تہجد گزار اور روزانہ تلاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ سے فون پر رپورٹس لیتیں اور تربیت کے شعبہ کے ساتھ مل کر نفلی روزہ کیلئے اطلاع کرتیں اور سحری کیلئے لجنات کو جگایا کرتی تھیں۔ اسی طرح حضور انور کی خدمت میں خط لکھوا کر پوسٹ کرواتی تھیں۔ آپ کا تعلق سیکھواں کے مشہور خاندان سے تھا۔ آپ کی نانی کے بھائی حضرت جلال الدین صاحب، حضرت امام الدین صاحب اور حضرت خیر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔

(4) مکرم محمد اکرم صاحب (آف بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ)

4 جون 2016 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت مخلص، دیندار، ہمدرد، سادہ اور صاف طبیعت کے انسان تھے۔ محکمہ مال میں ملازم ہونے کے باوجود ہمیشہ نہایت دیانتداری سے کام کیا اور اس وجہ سے پورے علاقہ میں آپ کا اثر ورسوخ اور نیک شہرت تھی۔ 1974 میں مخالفین نے پسرور میں آپ کے مکان کو آگ لگادی۔ گھر کا تمام سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ اٹک میں ملازمت کے دوران آپ پر جھوٹا مقدمہ بھی قائم کیا گیا جس کی پیشیاں بھگتنے کیلئے آپ کو پسرور سے اٹک جانا پڑتا تھا لیکن آپ نے نہایت دلیری اور خندہ پیشانی سے حالات کا مقابلہ کیا۔

(5) عزیزم بہزاد احمد
(وقف نو، ابن مکرم اعتماد احمد وڑائچ صاحب، آف کیلگری)

جولائی کے آخری ایام میں دریا میں ڈوب جانے سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم مرحوم کی عمر گیارہ سال تھی۔ 22 جولائی کو آپ اپنی فیملی کے ساتھ سیر وتفریح کیلئے دریا پر گئے۔ پتھروں سے پاؤں پھسلنے سے دریا میں گر گئے۔ پانچ دن بعد لاش ملی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے ملنسار اور بہادر تھے اور کسی کام کو کرنے سے نہ گھبراتے تھے۔ مسجد میں کلاسز میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور بڑے اچھے طالب علم تھے۔ اپنی والدہ کو، ہمسائیوں کو کھانے پینے کی چیزیں بھجوانے کا کہتے اور ساتھ یہ بھی کہتے کہ فلاں فیملی سکھ ہے اور وہ گوشت نہیں کھاتے اس لئے انہیں کچھ بھجواتے وقت اس بات کا خیال رکھیں وغیرہ۔ آپ سکول میں بچوں کی مدد کرتے اور اساتذہ کی بات مانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم خلافت

✿ جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ میں مورخہ 27 مئی 2016 کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ (سید اقبال احمد معلم سلسلہ مالیر کوٹلہ پنجاب)

✿ جماعت احمدیہ پارولی، مورینہ (ایم. پی) میں مورخہ 27 مئی 2016 کو مکرم ستار خان صاحب مبلغ سلسلہ مانمور، مورینہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عالم خان نے کی۔ مکرم اکرم خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی بعد ازاں خاکسار نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت اور مکرم سراج الدولہ احمد خان صاحب مبلغ انچارج ضلع مورینہ نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ 25 زیر تبلیغ احباب و مستورات نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر زیر تبلیغ دوستوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ (حلیم خان شاہد، مربی سلسلہ پارولی، مورینہ، ایم. پی)

✿ جماعت احمدیہ دھنباد، جھارکھنڈ میں مورخہ 27 مئی 2016 کو مکرم محمد کامل قریشی صاحب صدر جماعت دھنباد کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم خالد احمد قریشی صاحب نے کی۔ مکرم دانش قریشی صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں دو زیر تبلیغ دوستوں نے بھی شرکت کی۔
(خالد احمد ملکانہ، مبلغ انچارج دھنباد، جھارکھنڈ)

✿ جماعت احمدیہ لدھیانہ میں مورخہ 27 مئی 2016 کو مکرم شاہ جہان صاحب صدر جماعت لدھیانہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر عبد الباسط صاحب نے کی۔ نظم مکرم سرور احمد صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ عہد وفائے خلافت کے بعد مکرم سرور احمد صاحب، مکرم جاں نثار صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایوب علی خان، مبلغ سلسلہ لدھیانہ)

✿ جماعت احمدیہ مونگھیر میں مورخہ 27 مئی 2016 کو احمدیہ مسجد میں مکرم عبد الحکیم غلام احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شارق احمد صاحب نے کی۔ نظم عزیز دلشاد احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم محمد حبیب صاحب معلم سلسلہ مونگھیر نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید فضل باری، مبلغ انچارج بھاگلپور، بہار)

ہفتہ قرآن کریم

✿ جماعت احمدیہ حیدر آباد میں مورخہ 8 اگست 2016 تا 14 اگست 2016 حلقہ افضل گنج، فلک نما، سعید آباد، بشارت نگر، بی بی بازار اور کاپی گوڑہ وغیرہ میں ہفتہ قرآن مجید منعقد ہوئے جن میں قرآن مجید کی اہمیت و برکات، تلاوت قرآن مجید کی عظمت اور قرآن مجید کی تعلیمات سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ ان اجلاسات کی صدارت مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر ضلع حیدر آباد اور مکرم محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے کی۔ مورخہ 14 اگست 2016 کو مسجد الحمد سعید آباد میں اس سلسلہ کا آخری اجلاس مکرم امیر صاحب حیدر آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نور احمد میاں صاحب معلم سلسلہ سعید آباد نے کی۔ عزیز لیاقت احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سید عادل احمد خان صاحب نے بعنوان قرآن اور سائنس، مکرم حمید احمد غوری صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی نے بعنوان قرآن کریم کی تلاوت کی اہمیت اور خاکسار نے قرآن کریم کے احکامات کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم فرحان احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم قاری نواب احمد صاحب مینیجر اخبار ہفت روزہ بدر نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج، حیدر آباد)

✿ جماعت احمدیہ پارولی، مورینہ (ایم. پی) میں مورخہ 22 تا 28 جولائی 2016 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ پارولی میں قرآن مجید کی عظمت و اہمیت اور دیگر موضوعات پر خاکسار نے تقریر کی۔ مورخہ 24 جولائی کو اطفال و ناصرات کی ایک ٹیم نے خاکسار کی قیادت میں تمام احمدی گھروں کا دورہ کیا۔ بچے خوش الحانی سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی نظم ''قرآن سب سے اچھا'' پڑھ رہے تھے۔ اس موقع پر تمام افراد جماعت کو باجماعت نماز کے قیام اور تلاوت قرآن مجید کی تلقین کی گئی جس کا علاقہ کے غیر احمدی احباب پر بھی بہت اچھا اثر ہوا۔
(حلیم خان، مربی سلسلہ پارولی، ایم. پی)

✿ ماہ مئی میں جماعت احمدیہ بھرتپور کے علاوہ ابراھیم پور، تالگرام، رائے گرام، کیتھا، پولیہ اور پلکھنڈی میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ قرآن کریم سے متعلق مختلف عناوین پر علمائے کرام نے تقاریر کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر سورۃ فاتحہ کا بنگالی ترجمہ بھی سنایا گیا۔ اس موقع پر بچوں کو قرآن کریم کی آخری دس سورتیں حفظ کروائی گئیں۔ شاملین جلسہ کی کُل تعداد 470 تھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین
(ظہیر الحق، مبلغ سلسلہ بھرتپور)

مرشد آباد (بنگال) میں ہفت روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

✿ جماعت احمدیہ مرشد آباد میں احمدیہ مسلم مشن برہمپور کی جانب سے مورخہ 22 تا 27 مئی 2016 کو بھرتپور اسکول میں اور مورخہ 28 مئی تا 2 جون 2016 برہم پور مشن ہاؤس میں ہفت روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بھرتپور اور برہمپور کے کُل 84 خدام واطفال شامل ہوئے۔ طلبا نے نماز با ترجمہ، نماز سادہ، قرآنی دعائیں، قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی ابتدائی 17 آیات، 20 احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ کے 15 اشعار یاد کئے۔ مورخہ 27 مئی کو خدام واطفال کے ورزشی اور مورخہ 2 جون کو علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو انعامات دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین
(ابو طاہر منڈل، مبلغ انچارج مرشد آباد، بنگال)

جماعت احمدیہ ممبئی میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

✿ رمضان المبارک کے پیش نظر جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 5 جون 2016 حلقہ نالہ سپارہ میں بعد نماز عصر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سید شکیل احمد صاحب نے کی، نظم مکرم عبادۃ الحق خان صاحب نے کی، بعدہ خاکسار نے رمضان المبارک کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی نصائح بیان کیں۔ آخر میں دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا مہینہ بعد نماز فجر درس القرآن اور بعد نماز عصر حدیث کا درس باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ دوران ماہ ہر اتوار بعد نماز عصر مسجد میں تربیتی کلاسز منعقد ہوتی رہیں۔ جو خاکسار اور مکرم عارف احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے لیں۔ ہر کلاس کے اختتام پر ایک سے ڈیڑھ گھنٹے کی سوال وجواب کی محفل ہوتی رہی، جس میں احباب جماعت نے رمضان المبارک کے متعلق سوالات کئے۔ امسال مسجد کے علاوہ چار جگہ نماز تراویح کے سینٹر بنائے گئے، جہاں نماز تراویح ادا کی جاتی رہی۔ مورخہ 7 جولائی 2016 کو نماز عید الفطر ادا کی گئی۔ (سید عبد الہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

قرارداد تعزیت بروفات مکرم محمد شفیع اللہ صاحب
سابق امیر جماعت احمدیہ بنگلور وسابق صوبائی امیر کرناٹک وگووا

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ بنگلور مکرم محمد شفیع اللہ صاحب کی وفات پر گہرے دُکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے درج ذیل قرارداد تعزیت تحریر کرتے ہیں کہ:

موصوف 18 اگست کی صبح اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم بی. ایم. عبد الرحیم صاحب سابق صدر جماعت بنگلور کے فرزند اور جماعت احمدیہ بنگلور کے پہلے احمدی مکرم موسیٰ رضا صاحب کے پوتے تھے۔ آپ کی جماعتی خدمات کا آغاز سن 1952 سے بطور قائد خدام الاحمدیہ ہوا۔ مکرم بی ایم عبد الرحیم صاحب کے وصال کے بعد آپ امیر جماعت مقرر کئے گئے۔ اپنے دور امارت میں آپ خلفائے احمدیت کی مکمل اقتدا میں سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ خلافت رابعہ کے دور میں آپ صوبائی امیر برائے کرناٹک وگووا مقرر کئے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی رہنمائی میں آپ نے جنوبی ہندوستان کی چار جماعتوں کے تعاون سے ساؤتھ انڈیا ریجنل کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اسی طرح خلافت حقہ کی رہنمائی میں آپ لگاتار کئی سالوں تک نیشنل یوم تبلیغ بھی مناتے رہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور سابق ناظر اعلیٰ قادیان ودیگر بزرگان سلسلہ سے آپ کے بڑے گہرے مراسم تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ آپکے دور امارت میں سن 1989 میں احمدیت کا صد سالہ جشن اور سن 2008 میں خلافت حقہ اسلامیہ کا صد سالہ جشن بڑے احسن رنگ میں منایا گیا۔

صوبہ کرناٹک وگووا میں جہاں کہیں بھی مخالفت ہوتی آپ فوری طور پر محکمہ پولیس کے اعلیٰ عہدے داروں سے ملاقات کر کے مخالفت کا تدارک کرتے۔ مرحوم کی لگاتار کوششوں کے نتیجہ میں قرآن کریم کا کنڑا زبان میں ترجمہ کیا گیا جس کی افتتاحی تقریب صوبہ کرناٹک کے گورنر صاحب کی صدارت میں منعقد کی گئی۔ اس کے علاوہ آپ کے دور امارت میں کئی جماعتی کتب کا کنڑا زبان میں ترجمہ کیا گیا اور کئی مساجد کی تعمیر بھی عمل میں آئی۔ سن 1991 کے جلسہ سالانہ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ازراہ شفقت آپ کو اپنے قریب بٹھاتے ہوئے مجلس مشاورت انڈیا کا آغاز فرمایا۔ سال 1994 میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم اپنے تبلیغی دورہ پر بنگلور آئے تو مرحوم نے اُن کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ سن 1998 میں جب آپ فریضہ حج کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے تو وہاں پر مخالفین نے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا مگر آپ نے بڑی ہمت کے ساتھ مخالفین کے ہر اعتراض کا احسن رنگ میں جواب دیا۔ جب مخالف آپ کے دلائل سے لاجواب ہوگئے تو غصہ میں آکر آپ کو فریضہ حج سے روک دیا اور واپس بھیج دیا۔ اس طرح مرحوم فریضہ حج عملاً ادا نہیں کر سکے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

اپنی زندگی کے آخری دنوں تک آپ فرض نمازوں و جماعتی اجلاسات میں شریک ہوتے رہے۔ آپ کی اس غمناک جدائی کے موقع پر ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ بنگلور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں داخل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

(منجانب مجلس عاملہ جماعت احمدیہ بنگلور)

......☆......☆......☆......

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7929: میں طاہرہ فرید زوجہ مکرم سید فرید الحق صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: خانپور، دہلی، مستقل پتہ: حلقہ دارالانوار، قادیان، گورداسپور، پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر:-/1,50,000 روپئے، زیور طلائی: 2عدد ہار، 2جوڑی بالیاں (کل وزن 30 گرام 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب ایک جوڑی 37.700 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فرید الحق — الامۃ: طاہرہ فرید — گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7930: میں عبد الحئی رشی ولد مکرم عبد الرشید رشی صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: سرائے طاہر، حلقہ دارالانوار، قادیان، گورداسپور، پنجاب، مستقل پتہ: آسنور، کولگام، کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اعجاز احمد میر — العبد: عبد الحئی رشی — گواہ: صہیب احمد وانی

مسل نمبر 7931: میں اکبر رمضان شیخ ولد مکرم رمضان شیخ صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 38 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن Bidigharkul,1 group,house no-2506،حیدر آباد روڈ، شولا پور، مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم/اگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ اسحٰق — العبد: اکبر رمضان شیخ — گواہ: شیخ طاہر احمد

مسل نمبر 7932: میں آسنا پی.اے زوجہ مکرم سکیر کے .کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن Pottekkadtil ڈاکخانہ Ambalavaval ضلع Wavanad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 12 گرام 22 کیریٹ،حق مہر وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر سی.پی — الامۃ: آسنا پی.اے — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7933: مَیں سکیر کے.کے ولد مکرم محمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال تاریخ بیعت 2011، ساکن Khadeeja's، ڈاکخانہ Pachapoika ضلع Kannur صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/مارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر سی.پی — العبد: سکیر کے.کے — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7935: میں شمیم ٹی.ایچ ولد مکرم حمزہ.ٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: Thiruthill House، پلی پورم، پلکڈ، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/دسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔مکان 1200sqft پر مشتمل واقع پلی پورم، پلکڈ، کیرالہ۔ زمین 14 سینٹ واقع پلی پورم، پلکڈ، کیرالہ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 1700 AED ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد — العبد: شمیم ٹی.ایچ — گواہ: تقی الدین

مسل نمبر 7936: میں خالد احمد شاہانہ ولد مکرم فیض احمد شاہانہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: House no-3-5-28، عصر مسجد یادگیر، کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/دسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔30x40 سائز کے 2 پلاٹ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 AED ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد — العبد: خالد احمد شاہانہ — گواہ: تقی الدین

مسل نمبر 7937: میں حسبان احمد حلیم ولد مکرم عبد الحلیم صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: جکارتا، انڈونیشیا، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/جنوری 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ DHS 10,000 ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد ملک — العبد: حسبان احمد حلیم — گواہ: عبد الحلیم غزالی

مسل نمبر 7938: میں عبد الباسط سلیم ولد مکرم سلیم .کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: فاطمہ منزل، آزاد نگر، کرونا گاپلی، کیرالہ، انڈیا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/دسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 9500 AED ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد — العبد: عبد الباسط — گواہ: تقی الدین

مسل نمبر 7939: میں باسط راشید گنائی ولد مکرم عبد الرشید گنائی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: بھدرواہ، کشمیر، انڈیا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/جنوری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 AED ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سہیل احمد سوری — العبد: باسط رشید گنائی — گواہ: عبد الحلیم

مسل نمبر 7940: میں نصرت جہاں سلیم زوجہ مکرم سلیم کڈالائی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: دارالامان، پوکایل، مالا پورم، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیورات: 7عدد کڑے 96 گرام، 3عدد بریسلیٹ 40 گرام، 6عدد انگوٹھیا 20 گرام، 7عدد چین 160 گرام، 6عدد بالیاں 30 گرام، ہیرے کی چین اور پینڈنٹ 24 گرام۔ 13 سینٹ زمین بمقام کرونا گاپلی، ضلع کولم، کیرالہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 AED ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کاشف ملک — الامۃ: نصرت جہاں سلیم — گواہ: عبد الواحد بی

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
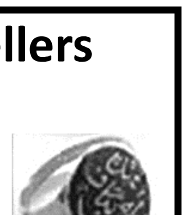
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔ یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

بعض جگہ سختی کرنی پڑتی ہے لیکن غضب میں آکر غصہ میں آکر سختی کرنا جائز نہیں۔ اسلام میں سزاؤں کا تصور ہے لیکن اس کیلئے اصول و قواعد ہیں۔ غضب میں آکر سزا حکمت اور انصاف سے دور لے جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں غصہ دبانے کے بعد جو معاف کرنے کا کہا ہے تو بغیر کسی حکمت کے نہیں کہا کہ معاف کرتے چلے جاؤ بلکہ معافی اور سزا کی حکمت بتا کر فیصلہ کرنے کا کہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ

اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

پس اصل چیز مجرم کو اس کے جرم کا احساس دلا کر اصلاح کرنا ہے نہ کہ بدلہ لینا، مقدمہ بازیوں میں پھنسانا، اپنا بھی مال ضائع کرنا اور دوسرے کا بھی مال ضائع کروانا۔ اپنا بھی وقت ضائع کرنا اور دوسرے کا وقت ضائع کروانا اور اگر جماعتی اداروں میں بات ہے تو ان پہ بدظنیاں کرنا۔ اگر معاف کرنے سے اصلاح ہو جاتی ہے تو معاف کرنا بہتر ہے۔ اگر سزا دینا اصلاح کیلئے ضروری ہے تو حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ سزا دی جائے اور پھر بیشک متعلقہ اداروں تک معاملہ لے جایا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس پُر حکمت حکم کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

قانون انصاف کی رو سے ہر ایک بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے گناہگار کو معاف کر دے بشرطیکہ اس معاف کرنے میں شخص مجرم کی اصلاح ہو نہ یہ کہ معاف کرنے سے اور بھی زیادہ دلیر ہو اور بے باک ہو جائے تو ایسا شخص خدا تعالیٰ سے بڑا اجر پائے گا۔

پس عفو اور معاف کرنا اس وقت ہے جب قصوروار کا رویہ نظر آتا ہو کہ وہ آئندہ یہ غلط کام نہیں کرے گا۔ بعض عادی مجرم ہوتے ہیں اور ہر مرتبہ جرم کر کے معافی مانگتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے سزا ضروری ہوتی ہے اور سزا پھر اس طرح ہو کہ اس سے اس کی اصلاح کا پہلو نکلتا ہو۔

پس یہ ہے اسلامی سزا اور معافی کی حکمت کہ اصلاح مدّنظر ہو۔ نہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ آنکھیں بند کر کے ہر ایک کو معاف کرتے چلے جاؤ نہ یہ کہ غضبناک ہو کر سزائیں دینے کی طرف ہی رجحان ہو۔ معاف کرتے چلے جانے سے بھی معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور سزا دیتے چلے جانے سے بھی رنجشیں اور کینے بڑھتے ہیں اور معاشرے میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی ہوتی ہیں اور بدامنی پھیلتی چلی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس حد تک معاف فرمایا کرتے تھے۔ معاف کرنے کی معراج تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتی ہے کہ جن لوگوں کی سزا کے فیصلے بھی ہو گئے تھے آپؐ نے انہیں بھی معاف فرما دیا۔ کسی دوسرے کے قصوروار کو معاف نہیں کیا بلکہ اپنے قصورواروں کو اپنی اولاد کے قاتلوں کو معاف کر دیا کیونکہ ان کی اصلاح ہو گئی تھی۔ روایات میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص حبار بن اسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس وقت حاملہ تھیں حملہ کی وجہ سے آپ کا حمل بھی ضائع ہو گیا زخمی بھی ہوئیں چوٹ لگی اور اس چوٹ کی وجہ سے آپ کی وفات بھی ہو گئی۔ اس جرم کی وجہ سے حبار کے لئے قتل کی سزا کا فیصلہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ شخص بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو حبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ پہلے میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا لیکن مجھے آپ کا عفو اور رحم واپس لے آیا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہل تھے مشرک تھے خدا نے ہمیں آپکے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا میں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں پس میری جہالت سے صرف نظر فرماتے ہوئے مجھے معاف فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو معاف فرما دیا اور فرمایا کہ جا اے حبار! میں نے تجھے معاف کیا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اسنے تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس جب آپ نے دیکھا کہ اصلاح ہو گئی ہے تو اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرما دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔ تبھی تو آپ نے کھانے میں زہر ملا کر کھانا کھلانے والی یہودیہ کو بھی معاف فرما دیا تھا۔ پھر ہند جس نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کا مثلہ کیا تھا معاف فرما دیا۔ ہند پر آپ کے عفو کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا پلٹ گئی۔ بہت مخلص ہو گئی۔ اسی دن شام کو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور دو بکرے بھون کر بھجوائے اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ آجکل جانور کم ہیں اس لئے حقیر سا تحفہ پیش ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ہند کے ریوڑوں میں بہت برکت ڈال۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے نتیجہ میں ایسی برکت پڑی کہ ریوڑ اس کے سنبھالے نہیں جاتے تھے۔

عبداللہ بن ابی بن سلول کی تمام گستاخیوں کو معاف فرمایا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا۔ کعب بن ظہیر ایک مشہور شاعر تھا بعض باتوں کی وجہ سے اس کے لئے بھی سزا کا حکم ہو چکا تھا فتح مکہ کے بعد ان کے بھائی نے اسے لکھا کہ اب آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگ لو چنانچہ وہ مدینہ آکر اپنے ایک جاننے والے کے پاس ٹھہر گئے اور فجر کی نماز مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ادا کی۔ نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کعب بن ظہیر تائب ہو کر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکل سے اسے پہچانتے نہیں تھے اس لئے اس نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو اسے پیش کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں آجائے، اس پر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ہی کعب بن ظہیر ہوں۔ اس پر ایک انصاری اسے قتل کرنے کے لئے اٹھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اس کے بعد اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک قصیدہ پیش کیا جس پر آپ نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی چادر بھی اسے اوڑھا دی۔ پس یہ تھا آپ کی معافی کا معیار کہ نہ صرف معاف فرماتے تھے بلکہ انعام دے کر دعائیں دے کر رخصت فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کی بے شمار مثالیں ہیں ایسے معراج پر پہنچا ہوا عفو ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا ایک غلام ہے جو غلط کام کرتا ہے کیا میں اسے بدنی سزا دے سکتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے ہر روز ستر مرتبہ درگزر کر لیا کرو۔ یعنی بہت زیادہ درگذر کیا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان کان آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینے اور بغض پیدا ہو جاتے ہیں اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوتی ہے چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

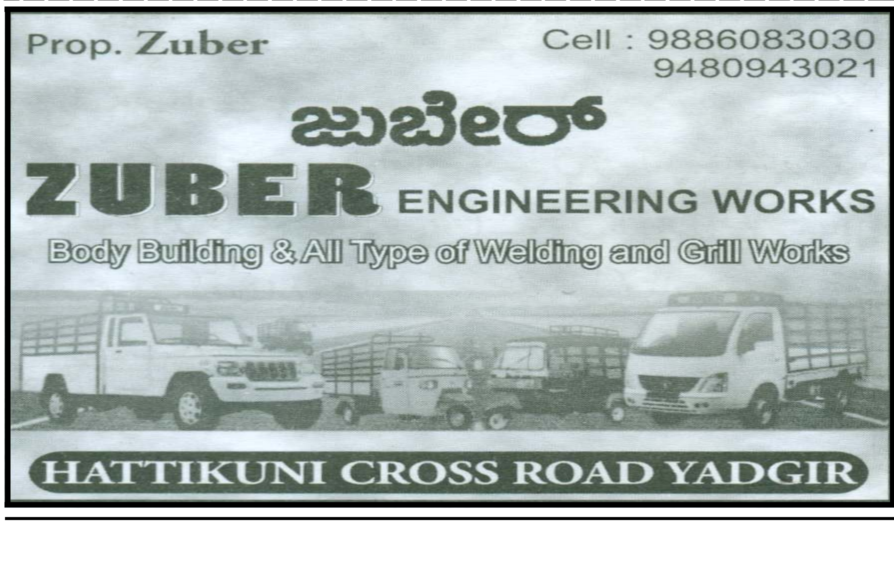

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 29 Sep 2016 Issue No. 39

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست - ستمبر 2016ء

مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم امن اور سلامتی کی تعلیم ہے

● حقیقت میں اگر اسلام کی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا جائے اور قرآن کریم کی تعلیم کو دو فقروں میں بیان کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی عبادت کا حق ادا کرو اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرو۔ ● مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں جماعت احمدیہ اُس اسلام کو مانتی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں، اللہ تعالیٰ کی اُس کتاب میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری۔ قرآن کریم کی تعلیم میں یہ نہیں لکھا کہ سختی کرو یا ظلم کرو بلکہ امن اور سلامتی کی تعلیم ہے۔ ● اسلام میں عورت کے حقوق کی تو عجیب عجیب مثالیں ہیں، بانی اسلام نے فرمایا ہے کہ جو عورت اپنی بچیوں کی تربیت اس طرح کردے کہ اُن کو تعلیم دلوادے اُس کو اللہ تعالیٰ جنت میں بڑا اعلیٰ مقام دے گا۔ ● اسلام کہتا ہے کہ عورت ماں کی حیثیت سے وہ ہستی ہے جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے اس لئے کہ عورت وہ ہستی ہے جو لڑکوں کی بھی اور لڑکیوں کی بھی نیک تربیت کرکے ان کو معاشرہ کا فعال حصہ بناتی ہے۔ ● ہم جب یہ کہتے ہیں کہ مسجد خدا کا گھر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی مخلوق کیلئے اس مسجد سے پیار اور محبت اور بھائی چارہ کا پیغام نکلنا چاہئے یہ اعلان ہونا چاہئے کہ اس خدا کے گھر میں آنے والے لوگ صرف پیار اور محبت اور بھائی چارہ پھیلائیں گے۔ ● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ملک سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے، جب ملک سے محبت ایمان کا حصہ بن جائے تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان اپنے ملک سے بے وفائی کرے۔ ● مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ احمدی اس مسجد کو تعمیر کرنے کے بعد پہلے سے بڑھ کر جہاں اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے وہاں اس ماحول میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والے ہوں گے۔

شہر Frankenthal جرمنی میں مسجد نور کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

اس ماحول میں کچھ خاص ہے اور وہ بیان نہیں کیا جاسکتا

اگر دُنیا وہ سب کچھ اپنالے جو خلیفہ نے فرمایا تو تمام مسائل حل ہوجائیں

❁ مَیں جماعت احمدیہ کے نظریات جاننے کا خواہش مند تھا، اور انہیں سن کر بہت متاثر ہوا، وہ تمام لوگ جو اسلام کے متعلق شبہ میں ہیں اگر یہاں آکر خلیفہ کا خطاب سنتے تو ان کے اسلام کے متعلق خیالات بالکل بدل جاتے۔ ❁ خلیفہ ایک بہت قابل احترام اور باوقار شخصیت ہیں، ان کا خطاب بہت وسیع تھا، خاص طور پر جو عورت کے حقوق کے متعلق تعلیم ہے وہ بہت اہمیت رکھتی ہے، انکا خطاب بہت اثر پذیر تھا، محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں بہت خوبصورت اور پُرزور پیغام ہے اور تمام معاشرے کیلئے مفید ہے۔ ❁ خلیفہ ایک بہت خاموش اور باوقار شخصیت ہیں، آپ کی تقریر بہت پسند آئی، خاص طور پر آپ کا یہ پیغام کہ سب سے اچھا سلوک کرنا چاہئے نہ کہ صرف مسلمانوں سے۔ ❁ اگر دُنیا وہ سب کچھ اپنالے جو خلیفہ نے فرمایا تو تمام مسائل حل ہوجائیں۔ ❁ یہ ماحول بہت اچھا ہے، الفاظ نہیں کہ بیان کرسکوں، اس ماحول میں کچھ خاص ہے اور وہ بیان نہیں کیا جاسکتا، میں بہت خوش ہوں کہ میں یہاں ہوں، حضور کی تقریر ایسی ہے کہ تمام لوگوں کو سننی چاہئے۔ ❁ حضور کی تقریر بہت عمدہ تھی، خاص طور پر عورتوں کے مقام کے متعلق۔ ❁ میں حضور سے بہت متاثر ہوں۔ انہوں نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ میں مسجد کو اس کے تعمیر ہونے کے بعد وزٹ کرنے کی کوشش کروں گی۔ مجھے خوشی ہوئی کہ حضور نے اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق بتایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر مہمانان کرام کے تأثرات

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 30، 31/اگست و یکم/ستمبر 2016 کی مصروفیات

30/اگست 2016 بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی دفاتر اور اسی طرح مختلف جماعتوں سے موصول ہونے والے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 139 افراد اور 51 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 44 جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان میں سے بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت کے حصول کے لئے پہنچی تھیں۔ Freidberg سے آنے والی فیملیز 280 کلومیٹر، کاسل سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر اور کولون سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر، ہمبرگ سے آنے والے 500 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے احباب اور فیملیز 550 کلومیٹر کا طویل سفر کرکے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ جرمنی کی ان جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور بورکینا فاسو سے آئے ہوئے بعض احباب اور فیملیز نے بھی پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جماعت Frankenthal میں مسجد نُور کی سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔ پانچ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Frankenthal کیلئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔

آج کا یہ انتہائی مبارک دن، احباب جماعت Frankenthal کیلئے بہت خوشیوں اور سعادتوں سے معمور دن تھا۔ ان کے شہر میں پہلی بار حضور انور ایدہ

باقی رپورٹ دورہ حضور انور صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad